SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, December 15, 1998

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes after six in the evening with Mr. Chairman (Mr .Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولا تستوی الحسنتہ ولا السیئۃ ادفع بالتی ھی احسن فاذ الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم O وما یلقھا الا الذین صبروا وما یلقھا الا ذوحظ عظیم O واما ینزغنک من الشیطن نزغ فاستعذباللہ انہ ھوالسمیع العلیم O ومن ایتہ الیل و لانھار والشمس والقمر لا تسجدو اللشمس ولا للقمر واسجدوا اللہ الذی خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدونO

ترجمہ : اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہوسکتی ۔ تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو(ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے۔ اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنیوالے ہیں۔ اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں۔ اور اگر تمہیں شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ پیدا ہو تو خدا کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بیشک وہ سنتا جانتا

ہے۔ اور رات اور دن اور سورج اور چاند اس کی نشانیوں میں سے ہیں - تم
لوگ نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو بلکہ خدا ہی کو سجدہ کرو جس نے
ان چیزوں کو پیدا کیا ہے اگر تم کو اس کی عبادت منظور ہے۔

جناب چیئرمین : جزاک اللہ۔

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

In pursuance of sub Rule 1 of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members in order of precedence to form the Panel of Presiding Officers for the 92nd Session of the Senate of Pakistan.

1. Ch. Muhammad Anwar Bhinder.
2. Mr. Muhammad Akram Zaki.
3. Hafiz Fazal Muhammad.

QUESTION AND ANSWERS

Mr. Chairman: Question No.1, Saifullah Khan Paracha Sahib.

1 * Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) Whether it is a fact that Hajis travelling between Karachi and Jeddah and back suffer inconvenience while using usual water basin and European style toilet;

(b) the reasons for not installing Muslim Shower provide lota and desi toilet in PIA Aircraft travelling between Karachi and Jeddah; and

(c) the steps proposed to be taken in this regard?

Minister Incharge for Defence: (a) Desi toilets and Mulsim Showers are availble in the departure and arrival lounges in Pakistan and Saudi Arabia. The flight from Karachi to Jeddah is of less than four hours duration. The passengers make use of these facilities before boarding, therefore, the number of passengers facing any possible inconvenience due to non-availability of these facilities on board is very small.

(b) As a standard design feature all passenger aircrafts are equipped with European style toilets as a manufacturing deature. These toilets have a limited volume waste collector tank. The clean water storage volume on board the aircraft is also limited since it caters for hand wash only.

The installation of Muslim Shower in the toilet areas will constitute a major modification and will require No Technical objection Certificate from the Aircraft Manufacturer together with other Certification i.e. Supplemental Type Certificate (STC) from Federal Aviation Administration (FAA)/Civil Aviation Authority (CAA)/French Civil Aviation Authority (DGAC) for meeting the air worthiness requirements. Carrying of extra weight of water, storage tank, waste tank and extra structural supports will also effect the payload of the aircraft.

(c) In order to evolve a solution, other airlines from Muslim countries such as Saudia, Kuwait and Emirates have been contacted to evaluate how they address the issue.

Mr. Chairman: Supplementary question?

Mr. Saifullah Khan Paracha: Yes, sir. This is a very important issue and I have brought this matter not because of any other reason, I am myself diabetic. It is physically impossible

یہ کہتے ہیں کہ چار گھنٹے کا سفر ہے اور ادھر آپ کے لئے کراچی میں انتظام ہے۔ آپ اور ہم سب جانتے ہیں کہ جب ہم جدہ پہنچتے ہیں تو وہاں تین گھنٹے لگنا تو بڑی معمولی سی بات ہے ' چار گھنٹے کا سفر ہے ۔ دوسرا یہ ہے کہ یہاں سے جب ہم حج یا عمرہ کے لئے جاتے ہیں تو ہمیں احرام باندھ کر جانا پڑتا ہے اس وجہ سے کہ جہاز میقات سے گزرتا ہے ۔ اس واسطے لازم ہے کہ احرام کراچی میں باندھا جائے ۔ اب انہوں نے یہ فرمایا کہ یہ ممکن نہیں ہے ۔ اتنی معمولی سی بات ہے اور لاکھوں پاکستانی جاتے ہیں حج اور عمرہ کے لئے ' تو کیا وزیر صاحب اس کے متعلق کچھ فرمائیں گے ۔

جناب چیئرمین : جی وزیر انچارج آف ڈیفنس۔

جناب شاہد خاقان عباسی : جی میں نے جواب دے دیا ہے کہ existing seat میں یہ modification ممکن نہیں ہے۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں لیکن بنیادی طور پر جب جہاز کے اندر کوئی تبدیلی کی جائے تو اس کی بہت زیادہ approval لینی ہوتی ہے اور اس کے لئے structural modification بھی چاہیئے۔ اس لئے یہ ممکن نہیں ہے ۔ جو نیا fleet ہوگا اس میں ہم investigate کروا رہے ہیں کہ کس طرح اس مسئلے کو حل کیا جائے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔ جی جناب ڈاکٹر بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : جناب سیف اللہ پراچہ صاحب نے واقعی ایک اہم مسئلہ اٹھایا ہے۔ حاجی صاحبان احرام باندھتے ہیں جب وہ اس toilet میں جاتے ہیں تو ان کے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں' ان کو وہ بدل بھی نہیں سکتے ہیں۔ تو آیا وہ as a special case اسے لیں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی مشکل نہیں ہے ۔ اگر چیئرمین صاحب چاہیں تو ان کے لئے بالکل آسان ہے as a special case اس مسئلے کو حل کرنا ۔ چونکہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور وہ اس سسٹم کو change کر سکتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بحیثیت اسلامی ملک اور we are Pakistanis, یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے اور وہ کہتے ہیں کہ نہیں اس کے لئے بڑا لمبا process وغیرہ ہوگی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ کرنا نہ چاہیں تو مشکل ہے اور اگر وہ کرنا چاہیں تو آسان ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پورے ہاؤس کا بھی مسئلہ ہے اور پوری قوم یہی چاہتی ہے اور تمام حاجیوں کی یہ ڈیمانڈ ہے ۔ ہم سے وہ یہ شکایت کرتے ہیں کہ خدارا ! اس

مسئلے کو حل کریں - میں سمجھتا ہوں کہ دوسرا سسٹم ہونا چاہیئے اور آپ اپنے ذاتی interest سے ان کو کہیں کہ اس کو reconsider کریں اور وہ ہمیں بتائیں کہ کب تک کریں گے۔

جناب چیئرمین ، جی منسٹر برائے ڈیفنس۔

جناب شاہد خاقان عباسی ، جیسا کہ میں نے پہلے بھی جواب دیا ہے اور written بھی ہے کہ it is not possible to make this change in the existing seat. نئے جہازوں میں ہم کوشش کریں گے۔ ان جہازوں میں it is absolutely not possible

جناب چیئرمین ، شکریہ جی ۔جی جناب حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ ، ویسے تو ہمارے حجاج کرام کو انتہائی مشکلات کا سامنا ہے اس سلسلے میں اور ہمارے دو سینیٹر حضرات نے کافی تفصیلات بتائی ہیں۔ جس طرح منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے کہ restructuring of toilets in P.I.A.aeroplanes were impossible تو میں انہیں صرف اتنا بتانا چاہوں گا کہ restructuring کی بات نہیں ہے، جس طرح یہاں کہا گیا ہے کہ conservative یا traditional لوٹا ۔ اس میں پائپ سسٹم کیا جا سکتا ہے جس طرح عام toilets میں shovering ہوتا ہے اس طرح کیا جا سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ restructuring میں واقعی مشکلات ہوں گی لیکن اتنا کیا جا سکتا ہے کہ جس طرح عام toilet میں ، ماڈرن toilets میں ایک سسٹم ہے لوٹے کی بجائے، ویسے آپ اسے ماڈرن لوٹا کہیں، لوٹا تو ہم ویسے خود بھی پیدا کر رہے ہیں ،لیکن یہ جو ماڈرن طریقہ ہے یہ کیا جا سکتا ہے۔ ایسی کوئی مشکل نہیں ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے استفادہ ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین ، جی جناب مسعود کوثر صاحب ، آپ کی کیا تجویز ہے۔

بیرسٹر مسعود کوثر ، جناب میں یہ سمجھتا ہوں کہ اور بھی ایسے اسلامی ممالک ہیں اور مسلمان صرف پاکستان میں ہی نہیں ہیں دیگر ملکوں میں بھی ہیں، وہ بھی حج کے لئے تشریف لاتے ہوں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ ضروری نہیں ہے کہ لوٹا ہی استعمال کیا جائے۔ لوٹے آج کل اور جگہ استعمال ہو رہے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ via-media نکال کر، ان حجاج صاحبان کو، جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر دیسی toilet بھی بن جائے تو جو احرام کی حالت ہوتی ہے اس میں بھی شاید ان کو وہ پوری

حاصل نہ ہو تو بات لوٹے اور دیسی toilet کی نہیں ہے، بات یہ ہے کہ آپ کوئی facility کریں تاکہ جو حجاج صاحبان کی جو تکلیف ہے اسے دور کیا جائے سکے۔ alternate arrangement آپ اس پر اس قسم کی کوئی کمیٹی بٹھائیں گے جو اس پر سوچے کہ کیا تجویز ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی شاہد خاقان صاحب۔

جناب شاہد خاقان عباسی۔ جیسے میں نے سوال میں ذکر کیا ہے کہ ہم نے دوسری air lines سے بات کی ہے جو Muslim countries کی air lines ہیں کہ اس مسئلے کو وہ کس طرح حل کر رہے ہیں۔ اگر Standing Committee of Defence چاہے تو وہ بھی اس مسئلے پر briefing دے سکتے ہیں کہ کیسے مسئلہ حل ہو۔ فی الحال ان کے پاس بھی کوئی حل نہیں ہے لیکن وہ بھی ڈھونڈ رہے ہیں کہ اس کو کس طرح حل کیا جائے۔ ایک مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی سیف اللہ خان پراچہ صاحب۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ اس معاملے کو وہ سمجھ نہیں رہے ہیں کہ صرف پاکستان سے جو لوگ جاتے ہیں وہ میقات سے گزر کر جاتے ہیں، ہمیں احرام باندھنا پڑتا ہے۔ اگر یورپ سے آئیں، افریقہ سے آئیں تو یہ مسئلہ نہیں ہے کیونکہ وہ جدہ پہنچ سکتے ہیں اور وہاں پر اپنا احرام باندھ سکتے ہیں۔ ملائیشیا سے problem نہیں ہے، انڈونیشیا سے problem نہیں ہے اگر problem ہے تو ہمیں problem ہے اور یہ مسئلہ جو ہے آپ کہتے ہیں اور مسلمان ملکوں سے ہم پوچھیں گے، ان کو تو یہ problem ہی نہیں ہے تو کیا وزیر صاحب یہ سوچیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر صاحب۔

جناب شاہد خاقان عباسی۔ جناب جو بھی Saudi Arabia کی East پر countries ہیں سب کو یہ problem ہے اور میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کس طرح اس مسئلہ کو حل کیا جائے۔ موجودہ جہازوں میں ممکن نہیں ہے کیونکہ ان کا ایک structure بنا ہوا ہے، water supply limited ہے جو systems ہیں وہ already بنے ہوئے ہیں، ممکن نہیں ہے کہ یہ system نیا لگایا جائے۔ نئے جہازوں میں اس مسئلے کو کس طرح حل کرنے کے لئے ان سے بات کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال جی کافی سوالات ہو گئے ہیں۔ Next question No. 2 Mr.

answer taken as read, supplementary question جی Saifullah Khan Paracha Sahib

2. * Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Railways be pleased to state;

(a) the date-wise details of rock salt wagon loaded since 1st January1998 indicating also the names of the railw, the named of loaders, wagon number, destinations, the consignees and the where about of these wagons;and

(b) the time by which these wagons will reach the destination?.

Minister for Railways: The detailed information in this respect is being collected from Pakistan Railways, Headquarters Office, Lahore which will be submitted on next rota date.

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ جناب انہوں نے answer تو دیا ہی نہیں ہے تو جب answer نہیں دیا تو میں supplementary کیا کروں۔

جناب چیئرمین۔ جی اس کا جواب کون دے گا۔ آپ دے دیں گے۔ جی ریلوے کے بارے میں Answer آیا نہیں، جی کہتے ہیں کہ جواب نہیں آیا۔

سید غوث علی شاہ۔ جناب اس لئے کہ جو details پوچھی گئی ہیں یہ پورے ایک سال کی ہیں اور اس میں loaders کے نام بھی دینے ہیں، railway stations بھی دینے ہیں، wangons ہیں تو یہ سارے collect نہ ہو سکے اور اتفاق سے اس ڈویژن کا Minister Incharge بھی نہیں ہے تو next rota day پر انشاء اللہ تعالیٰ full جواب دیں گے۔

جناب چیئرمین۔آپ نے کافی تفصیل مانگی ہے۔

wagon numbers, names of loaders

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ جناب اس وجہ سے مانگی ہے کہ ریلوے دن بدن برباد ہو رہی ہے اور here is an example and the Chief Loader salt کا PMDC خود ہے اور ان

ریلوے والوں کی اتنی بے توجہ ہے۔ میرا ریلوے والوں کے ساتھ بڑا قریبی واسطہ رہا ہے' it's not such a fantastic information کہ وہ یہ gather نہیں کر سکے' either they are trying to hide something or else they are not doing their job تو یہ میری گزارش ہے۔ Next rota day پر کریں گے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ میں آپ کو وجہ بتاتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی' جی صفدر صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب وجہ یہ ہے کہ ساری wagons جو ہیں وہ اتفاق کی اور ان کے دیگر گروپ کی' چینی لے کر دہلی میں کھڑی ہوئیں ہیں' وجہ یہ ہے کہ ساری wagons دہلی میں کھڑی ہیں ۔تو مجھے لگتا ہے کہ شاہ صاحب اس سوال کو avoid کرنا چاہ رہے ہیں' اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ساری wagons sugar لے کر وہاں دہلی میں کھڑی ہیں اور ابھی تک ان کو واپسی کی کوئی امید نظر نہیں آ رہی ہے۔

جناب چیئرمین ۔ اچھا۔ جی جناب زاہد خان صاحب۔ یعنی اس چیز پر سوالات جس کا جواب بھی نہیں ہے۔ فرمائیے جی۔

جناب محمد زاہد خان۔ اور Minister بھی نہیں ہیں تو یہ جواب دے سکیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی' جی فرمائیے۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب آج کل ریلوے کے مزدور ان کے مطالبات ہیں وہ ہر سٹیشن پر بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ privatization کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ کیا حکومت اس کے لئے کچھ کر رہی ہے' اس کے پاس کوئی planning ہے کہ مزدور اس سے مطمئن ہو جائیں کہ وہ بھوک ہڑتالیں ختم کریں یا ہڑتالیں ختم کر دیں۔ Minister صاحب کچھ بتا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی Minister صاحب۔

سید غوث علی شاہ۔ اصل جو سوال ہے اس کا جواب ہے اس پر تھوڑا time لگے گا۔ اس کے ساتھ جہاں تک ہڑتال کا سوال ہے' نیا question کریں گے تو پتا لگا کے' اس کا بھی

جواب عرض کر دیں گے۔

Mr. Chairman: O.K.

answer taken as read, supplementary question اقبال حیدر صاحب Next question No.3 جی.

جی فرمائیے۔

3 *. **Syed Iqbal Haider**: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the number of women murdered, injured, burnt to death or injured, raped, kidnapped and committed suicide since January 1998 in each province with month -wise break-up?.

Ch. Shujaat Hussain: The requisite information with respect to the Punjab Province and I.C.T is at Annex-A and Annex-B respectively.

Information in respect of other Provinces is awaited . The same will be placed before the House as soon as it is received.

Annex-I

COAL CONSUMPTION, POWER GENERATION AND RUNNING HOURS OF 3x 50 MW COAL FIRED THERMAL POWER PLAN, KNANOTE-LAKHRA

MMS

Month	Coal Consumption (M. Tons) Unit No. ST-1	Unit No. ST-2	Unit No. ST-3
Jul-97	—	17131.137	15921.6
Aug-97	—	16399.09	20236.62
Sep-97	—	22291.68	—
Oct-97	—	3717.98	10317.61
Nov-97	22841.344	—	—
Dec-97	12265.758	2885.64	13098.631
Jan-98	—	10248.86	10598.22
Feb-98	10924.98	13180.11	11056.12
Mar-98	9783.194	16424.347	14364.459
Apr-98	6558.56	—	2695
May-98	24245.331	64.624	17118.045
Jun-98	10216.79	—	4523.21
Jul-98	11818	—	5387
Aug-98	8735	2851	19779
Sep-98	—	10412	21679
Oct-98	4001.18	4356.108	13461.142
Nov-98	7854.878	5395.063	16189.059
Dec-98	—	—	—

Annex-3

Running Hours (Hours)

Month	Unit No. ST-1	Unit No. ST-2	Unit No. ST-3
Jul-97	—	469.33	467.41
Aug-97	—	464.2	580.41
Sep-97	—	654.21	—
Oct-97	—	109.13	397.03
Nov-97	670.09	—	—
Dec-97	370.9	79.4	386.59
Jan-98	—	300.27	301.36
Feb-98	320.11	385.17	323.22
Mar-98	371.45	508.02	449.054
Apr-98	211.25	—	83.49
May-98	744	7.38	553.15
Jun-98	337.1	—	128.36
Jul-98	381.88	—	190.51
Aug-98	286.8	91.97	650.53
Sep-98	—	342.45	704.19
Oct-98	128.32	141.23	478.06
Nov-98	266.34	163.56	512.34
Dec-98	—	—	—

Annex-2

Power Generation (in KWH)

Month	Unit No. ST-1	Unit No. ST-2	Unit No. ST-3
Jul-97	—	19134000	18319000
Aug-97	—	18137000	22679000
Sep-97	—	25215000	—
Oct-97	—	4256000	14858000
Nov-97	26086000	—	—
Dec-97	14179000	2972000	15071000
Jan-98	—	11558000	12024000
Feb-98	12442000	14904000	12484000
Mar-98	11364000	19944000	17609000
Apr-98	8254000	—	3202000
May-98	30876000	218000	21551000
Jun-98	13800000	—	6001000
Jul-98	15710000	—	6983000
Aug-98	11313000	5607000	25629000
Sep-98	—	13492000	28011000
Oct-98	5014000	5412000	16976000
Nov-98	9980000	6480000	20006000
Dec-98	—	—	—

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب میں وزیر صاحب کی توجہ دلاؤں گا ان سے جو figures مانگی گئی تھی چاروں provinces کی ان خواتین کی جو murder ہوئیں یا زخمی ہوئیں یا ان کا ریپ ہوا یا kidnap ہوا ۔ انہوں نے اور provinces کا تو ابھی جواب یہاں نہیں دیا لیکن پنجاب کا جواب یہاں پر آیا ہے ۔ اورایک بات جس کی نشاندہی ہم یہاں بار بار کرتے رہے کہ پنجاب میں Law and Order situation بہت حد تک بہت زیادہ حد تک خراب ہے۔ figures یہ بتا رہی ہیں کہ گیارہ مہینے میں 1183 خواتین murder ہوئی ہیں یعنی ان کو مار دیا گیا ہے۔ 1293 خواتین جو ہیں وہ زخمی ہوئی ہیں ۔ 1341 خواتین کو ریپ کیا گیا ہے ۔ اور 3741 خواتین kidnap ہوئی ہیں ۔ میں جناب وزیر داخلہ سے پوچھتا ہوں کہ آیا وہ وزیرداخلہ کی حیثیت میں پاکستان کے وزیر داخلہ کی حیثیت میں پنجاب کے Chief Minister سے سوال کرسکتے ہیں یہ کیا ان کی صورت حال ہے وہاں پر ۔اس سے کم خراب صورت حال میں وزیراعظم صاحب نے Governor's Rule کی حمایت کی سندھ کے اندر اور ہماری Provincial Assembly کو وہاں تالے لگا دئیے گئے ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وفاقی وزیر داخلہ کی حیثیت میں کیا وہ پنجاب کے وزیراعلیٰ سے سوال کرسکتے ہیں کہ اس قسم کی pathetic اور گندی صورت حال جو ہے پنجاب کے اندر law and order کی

Mr. Chairman: Yes, Minister for Interior!

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا ! یہ سوال کم ہے ویسے statement زیادہ ہے۔ بہرحال جہاں تک figures کا تعلق ہے تو آپ ذرا ملاحظہ فرمالیجئیے اس میں یہ تو میں نہیں کہتا کیوں ہوا ہے لیکن کمی ضرور واقع ہوئی ہے ۔جیسا کہ یہ پہلے کہہ رہے ہیں کہ murder کے cases جو ہیں وہ 83 ہیں تو اس سے پہلے جو پچھلے مہینوں کا اگر لیا جائے figures تو اس سے کافی کمی واقع ہوئی ہے ۔اس لئے یہ کہنا کہ وہاں پر کچھ زیادہ واقعات ہوئے ہیں تو یہ غلط ہوگا۔

جناب چیئرمین: ان کا مطلب یہ ہے کہ نومبر میں باقی مہینوں کی نسبت کمی ہوئی ہے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب کیا کمی ہوئی ہے ۔ چلیں بحث کریں کیا کمی ہے ۔ 109 کی جگہ 83خواتین کو مار دیا گیا یہ کہتے ہیں کمی ہے ؟ میں ان سے پوچھنا چاہ رہا ہوں ۔ 105 کی

جگہ 25 زیادہ زخمی ہوگئی ہیں۔ 108 کی جگہ 97 ریپ ہوئے ہیں ۔ کیا کمی ہوئی چوہدری صاحب یہ بتائیں۔جناب آپ غلط بات نہ کریں ۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب پہلے اس کو پڑھیں تو سہی ذرا ۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب میں پڑھ رہا ہوں ۔ کیا کمی ہوئی ہے ؟

جناب چیئرمین : ایک منٹ سوال کا جواب آ جائے پھر آپ پوچھ لیں جی جناب supplementary جی فرمائیے شفقت محمود صاحب۔

جناب شفقت محمود : وزیر صاحب سے اس کا کوئی جواب نہیں بن پایا ۔ دوسرے صفحے پر Islamabad Capital territory صرف ایک ضلع وہ بھی چھوٹا سا۔ وزیر داخلہ جس کے directly incharge ہیں یعنی کہ اس میں کوئی صوبائی حکومت، کوئی کچھ نہیں وزیر داخلہ کے directly control میں آتا ہے ۔ذرا اس کو ملاحظہ فرمالیں ۔ چھوٹے سے ضلع میں nine women murdered, twenty injured, 33 women raped in Islamabad اور یہ directly ان کے under ہے اور یہ چھوٹا سا ایک ضلع ہے ۔ اور ابھی سندھ ، بلوچستان اورسرحد کی figures ہی نہیں ہوئیں ۔ 33 women raped, 23 women kidnapped اور ساتھ یہ کہتے ہیں کہ جی بہت کمی ہو رہی ہے ۔جنوری میں ان کے حساب سے 2 عورتیں rape ہوئیں ۔ نومبر میں تین عورتیں ریپ ہوگئیں اسلام آباد کے اندر ۔یہ کہتے ہیں کم ہو رہا ہے ۔ یہ کمی کی طرف رجحان ہے۔

Mr. Chairman: Yes Minister for Interior!

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا یہ کمی کی بات انہوں نے اسلام آباد کی شروع کی ہے پنچ پنجاب میں گئے ہیں ۔ دونوں کی بات علیحدہ علیحدہ کریں ۔آپ پوچھنا کیا چاہتے ہیں سوال تو پوچھیں ۔

جناب شفقت محمود: سوال یہ ہے کہ آپ چادر اور چار دیواری اور عورتوں کو تحفظ دینے میں totally ناکام ہیں آپ کو استعفیٰ دے دینا چاہیے ۔

چوہدری شجاعت حسین: چلیں بات ختم ہوگئی آپ نے یہ بات کر دی ؟ آپ تو statement دے رہے ہیں ۔

جناب شفقت محمود، عورتیں murder ہو رہی ہیں قتل ہو رہی ہیں آپ کہہ رہے ہیں سوال کیا ہے ۔ آپ کو تو اس پر شرم آنی چاہیے کہ آپ کہتے ہیں کہ سوال کیا ہے۔ عورتیں مر رہی ہیں قتل ہو رہی ہیں اور آپ کہتے ہیں سوال کیا ہے۔ خواجہ صاحب آپ بیٹھیں وزیر صاحب پہلے جواب تو دیں جو میں پوچھ رہا ہوں۔ ذرا بتائیں قوم کو کہ آپ محافظ ہیں قوم کے۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا ! ان کے دور کی دیکھ لیتے ہیں ان کے دور کی بھی سامنے رکھ دیتے ہیں ۔ میں جناب والا تسلیم کر رہا ہوں کہ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے لیکن یہ بتنگڑ بنانے والی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب قطب الدین صاحب

Khawaja Qutabuddin: Sir this is a very ------

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ایک منٹ جی قطب الدین صاحب

خواجہ قطب الدین: جناب میرے خیال سے ایسے الفاظ use نہیں کرنے چاہیں ۔

جناب چیئرمین۔ کیا الفاظ استعمال کئے ہیں۔

خواجہ قطب الدین۔جناب والا! کہتے ہیں کہ آپ کو شرم کرنی چاہیئے XXXX

I think this is unparliamentary and this should be expunged.

چوہدری شجاعت حسین۔ ان کو تو شرم نہیں ہے مجھے شرم آنی چاہیئے ان کو تو ویسے ہی شرم نہیں ہے ۔

Khawaja Qutabuddin: Sir, this is a very important question and a very important issue. I think, has the question asked for figures right from the day when the Peoples Party was also in power then, we would have been able to judge whether the situation has improved or deteriorated. So, I will request that in the next question answer session the Interior Minister should bring all

---

XXX These words are expunched by the order or the Chairman.

the figures what was the position exactly, as it has been reported for 1998, with all these crimes when Peoples Party was in power.

جناب چیئرمین۔ آپ سوال پوچھیں پھر جواب آ جائے گا۔ عباس سرفراز صاحب۔

(interruption).

Mr. Abbas Sarfraz Khan: Mr. Chairman thank you. A few months ago, as we might all recall there was a very gruesome murder here in Islamabad, it was death of a girl by the name of Neena Aziz, I would like to ask how far the investigation has progressed and what happened to those people who were arrested in the case. This was a very gruesome murder where the girl had her headcapitated. Would the Interior Minister kindly let us know where this matter progressed to. Thank you.

چوہدری شجاعت حسین ۔ جناب والا! معزز سینیٹر درست فرما رہے ہیں میں ان چیزوں کو defend نہیں کر رہا کہ ایسی چیزیں ہونی چاہیئں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ بھی ہوا ہے غلط ہے ۔ جہاں تک انفارمیشن کا تعلق ہے میں اکٹھی کرکے ان کو خود ذاتی طور پر پہنچا دوں گا، جس کیس کا انہوں نے ذکر کیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ جناب والا! بات یہ نہیں ہے کہ موجودہ غلطیوں کا جواب دینے کے لئے پچھلی حکومت کو مورد الزام ٹھہرایا جائے ۔ یہ مسئلہ بڑا اہم ہے کیونکہ ویسے ہی ترقی پذیر ممالک میں اور خاص طور پر پاکستان کے اندر عورتیں دہرے تہرے ظلم و جبر کا شکار ہیں اور اس پیمانے کو دیکھتے ہوئے میں چند سوالات وفاقی وزیر داخلہ صاحب سے کرنا چاہتا ہوں وہ انہیں نوٹ کرلیں اور خاص طور پر پولیس کے محکمے میں اصلاحات لانے کے لئے شاید ان کے کام آ جائیں تاکہ یہ فگر کم از کم ہو جائے ۔ میں کہتا ہوں کہ ہمارے جیسے ملک میں جہاں شریعت اور سنت کی بات ہم کرتے ہیں اور اس میں 3741 women kidnap ہو جاتی ہیں اور ان کے متعلق ہمارے پاس کوئی انفارمیشن نہیں ہوتی ، میں حیران ہوں کس طرح ہمارے پاس یہ انفارمیشن

نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ اس ملک کے اندر 3141 rape ہو جاتے ہیں اور اس بارے میں بھی ہم کچھ بھی نہیں کر پاتے ۔ میں آپ کو انفارمیشن دینا چاہتا ہوں کہ وہ ہزاروں عورتیں جو شرم کے مارے اپنی رپورٹ تھانے درج کروانے نہیں جا سکتیں ان کے بارے میں آپ کے پاس انفارمیشن ہے ؟

دوسری بات یہ ہے کہ حد آرڈیننس جو آج آپ نے جاری کیا ہے وہ تمام laws کو over-ride کر رہا ہے اس میں چار ایسے گواہ چاہیئں کہ جو یہ ثابت کریں کہ rape penetration اتنا enough ہے جس پر زنا اور حد لاگو ہو سکے ، کیا اس معاشرے کے اندر rape کرنے والے چار گواہ اپنے ساتھ لے جائیں گے ؟ یا وہ بدبخت عورت جو اس ملک میں پیدا ہوئی ہے جس کو آپ نے کوئی حقوق نہیں دیئے ہیں ، وہ اگر رپورٹ درج کروانے جائے تو اس پر حد آرڈیننس لگا دیا جاتا ہے وہ اس وجہ سے بھی اپنی رپورٹ درج کروانے نہیں جاتیں لہذا ان قوانین کے بارے میں کیا خیال ہے جو اس وقت لاگو ہیں یا جو بھی رپورٹ درج کروانے جاتا ہے اسے خود involve کر دیا جاتا ہے اس حساب سے کہ وہ اپنے آپ کو اس معاشرے کے اندر defend نہیں کر پا رہا ہے۔ اس معاشرے کے اندر، اس عدالت کے اندر۔

تیسری بات جو میں کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وزیر صاحب کم از کم اسلام آباد میں تو اپنا control دکھائیں کیونکہ اسلام آباد کی position یہ ہے کہ دن دیہاڑے عورتوں کو kidnap کیا جاتا ہے ۔ پجارو گاڑی میں پچھلے دنوں ایک واقعہ ہوا تھا جس میں مسلح لوگوں نے عورت کو اسلام آباد میں، پنجاب میں تو چوہدریوں کا راج ہے، وہاں تو ہوتا رہتا ہے، لیکن یہ capital میں ہوا ہے۔ اس کے بارے میں مجھے ذرا بتائیں کہ یہ عورت برآمد ہوئی ہے یا نہیں ہوئی، ہم تو ابھی تک تشویش میں ہیں ۔

جناب چیئرمین: جی، تین سوال ہیں وزیر داخلہ صاحب، ایک تو وہ فرما رہے ہیں کہ کچھ عورتیں شرم کی وجہ سے تھانے میں رپورٹ نہیں کرواتی ہیں۔ آپ کے پاس اس قسم کی کوئی information ہے اور اس کے بارے میں آپ کیا کر رہے ہیں۔ نمبر 2، وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ حدود ordinance کے تحت چار گواہ ضروری ہوتے ہیں اس جرم کو ثابت کرنے کے لئے، اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے اور تیسری بات یہ کہہ رہے ہیں کہ کہیں کوئی kidnapping ہوئی تھی پجارو میں، اس کے بارے میں کیا خیال ہے آپ کا۔

چوہدری شجاعت حسین: جہاں تک پجارو کا تعلق ہے ، میں اس کا جواب پہلے دے دوں - جاوید عباسی صاحب نے ابھی مجھے بتایا ہے کہ اسی رات کو پجارو recover کر لی گئی تھی اور ان لوگوں کو پکڑ بھی لیا گیا تھا لیکن جہاں تک دوسری باتوں کا تعلق ہے، جناب والا! میں اس سلسلے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ بجائے اس کے کہ قانون کی پیچیدگیوں میں جایا جائے، یہی تمام وجوہات تھیں جس کے اوپر مجبور ہوکر ہمیں یہ آرمی کورٹس لگانی پڑیں۔ یہ انشاء اللہ تعالی کامیابی کے ساتھ چلیں گی اور تب ہی اس طرح کے واقعات نہیں ہوں گے۔

جناب چیئرمین: جی رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I am grateful, I will just take one minute , sir, I think,

یہ جو سلسلہ ان کی طرف سے شروع ہے کہ جی دو سال پہلے کیا تھا اور پیپلز پارٹی کے دور میں کیا ہوا، تو میں صرف اتنا ان سے عرض کرنا چاہوں گا کہ دو سال پہلے ہم accountable تھے، ہاؤس کے اندر بھی اور ہاؤس کے باہر بھی - اب ان کی حکومت ہے، ان کو accountable ہونا ہے، یہ بات ہاؤس سے یا عوام سے کہیں تو یہ accountability سے بھاگ نہیں سکتے۔ They have to answer for their deeds, یہ تھی ایک بات۔ جناب دوسری بات - میں وزیر صاحب سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو statistics انہوں نے پنجاب کے بارے میں دی ہیں، اگر آپ ان statistics کو دیکھیں گے تو اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مجموعی طور پر 7740 offences against women ہیں صوبہ پنجاب کے اندر پچھلے 11 مہینوں میں 7749 offences against- women, یہ ایک بات ہے جناب۔ دوسری بات جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلے سیشن میں وزارت داخلہ نے جواب دیا تھا سینٹ کے فلور پر، جس میں یہ بات کہی گئی تھی کہ 3700 killings صوبہ پنجاب میں صرف پانچ ڈویژنوں میں ہوئی تھیں نومبر تک۔ کچھ odd number مجھے یاد نہیں ہیں، لیکن 3700 killings or murders پانچ ڈویژنوں میں ہوئی ہیں۔ ان کو اگر آپ مجموعی طور پر ملائیں تو یہ کوئی 11, 12 ہزار killings گیارہ مہینوں کے اندر ہوئی ہیں۔ جب گیارہ، بارہ ہزار killings گیارہ مہینے کے اندر ہوئی ہیں تو کیا یہ sufficient ground نہیں ہے کہ صوبہ پنجاب کے اندر بھی گورنر راج نافذ ہو یا یہاں پر صرف کیونکہ چھوٹے بھائی کی حکومت ہے لہذا گورنر راج

یہاں پر نافذ نہیں کیا جا رہا اور اس کے برعکس صوبہ سندھ میں جہاں پر killings کا ratio کہیں کم ہے۔ گیارہ یا بارہ ہزار killings گیارہ مہینوں میں ہوئی ہیں۔ ان کے اپنے figures کے مطابق، یہ ہمارے figures نہیں ہیں۔ پچھلے questions and answers کے اندر وزارت داخلہ نے figures دیئے، آج کے یہ figures, Interior Ministry نے دیئے، ان کے اپنے figures کے مطابق گیارہ یا بارہ ہزار killings گیارہ مہینوں میں ہوئی ہیں جو کہ اوسطاً 1000 people, men and women have been brutally murdered, raped in the province of Punjab, is this not sufficient for imposition of Governor's Rule? Will the Minister kindly answer?

جناب چیئرمین: جی وزیر داخلہ صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! پہلے تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ--------

جناب چیئرمین: جی جی بھنڈر صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سننے تو دیں کہ ہے کیا۔

(مداخلت)

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Point of order.

Mr. Chairman: Yes, Bhinder Sahib.

Mian Raza Rabbani: Sir, first let the Minister to answer.

Mr. Chairman: Let me understand

کہ کیا ہے۔

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, then you rule the question out of order.

Mr. Chairman: I am not ruling it out of order but let me understand

کہ وہ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔

Mian Raza Rabbani: Qutubuddin Sahib should address me through the Chair, don't talk to me directly.

خواجہ قطب الدین۔ ان کو کہیں کہ ہماری بات سنیں ورنہ ہم بھی ان کی بات نہیں سنیں گے۔

میاں رضا ربانی۔ آپ ہماری بات نہ سنیں ۔ آپ کیا کرلیں گے۔

خواجہ قطب الدین۔ آپ کو بھی نہیں بولنے دیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ مجھے صرف سمجھ لینے دیں کہ وہ کیا point of order ہے' اگر نہیں ہو گا تو

I will rule it out. What is the point of order?

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, the point of order is that all the supplementary questions are very brief and relevant. It is not a statement. In every supplementary there are statements made on the floor of the House that means that most of the questions will be left out, that is not the interest of the House. Supplementary questions should be limited, they should be relevant.

جناب چیئرمین۔ جی جناب اجمل خٹک صاحب۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جناب والا! میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر ایک ممبر یہ کہے کہ بات نہیں کرنے دیں گے تو پھر میرا آپ سے سوال ہے کہ اس کے معنی کیا ہیں۔ اس ہاؤس میں ہمیں بات کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اس کے لئے قانون ہے جس کا تحفظ آپ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں خٹک صاحب نے بڑی صحیح بات کی ہے کہ کسی کو بھی یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ بات نہیں کرنے دیں گے۔ میرے خیال میں سب کا حق ہے اور اگر ہم پارلیمانی norms پر چلیں تو سب بات کر سکیں گے اور سب سنیں گے۔ ہاؤس کا مقصد بھی یہ

ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کی بات سنیں اور برداشت ہو، تحمل ہو ۔ سخت بات ادھر سے بھی ہوتی ہے، ادھر سے بھی ہوتی ہے لیکن آرام سے سن کر پھر وہ مجھ پر چھوڑ دیا جائے ۔ اگر میں غلط بھی کروں تو آپ کہیں کہ ٹھیک ہے انہوں نے کر دیا ہے تو تب کام چلے گا۔ جی چوہدری صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ ایک اچھے وکیل ہیں، جھوٹ کو سچ کرنے کی کوشش کرتے رہے ہوں گے۔ میں یہ کہوں گا کہ انہوں نے ہاؤس کو mislead کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے کسی سوال کا حوالہ دیا ہے، پتا نہیں وہ سوال تھا یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ سوال میں آپ نے تین مہینے کی یہ figures دی تھیں، پھر تین مہینوں کے figures کو multiply کر کے سال کی figures نکال لی ہیں۔ یہ مجھے کلیہ تو بتا دیں کہ یہ کلیہ انہوں نے کیسے نکال لیا ہے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب والا! وہ تین مہینوں کی figures نہیں تھیں، وہ بھی نومبر تک کی figures تھیں جس میں تین ہزار کی figure دی گئی تھی اور وہ سوال سینٹ کے ریکارڈ پر موجود ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! اس point کو بے شک آپ pending کر دیں۔ کیوں کہ انہوں نے جو پہلے کہا ہے وہ ریکارڈ کی بات ہے، انہوں نے تین مہینوں کی figures دی ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ تین مہینے میں تین ہزار ہوئے تھے اور چھ مہینے میں اتنے اور نو مہینوں میں اتنے اور بارہ مہینوں میں اتنے۔ اس لئے جناب چیئرمین! میں اس کے جواب میں یہ نہیں کہنا چاہوں گا کہ میں اسے defend کر رہا ہوں ۔ اس طرح کے کام نہیں ہونے چاہئیں۔

میاں رضا ربانی، جناب وہ تین مہینے کی figures نہیں تھیں ۔ وہ بھی نومبر تک کی figures تھیں ۔ جس میں تین ہزار بتایا گیا تھا۔ سینٹ کے record پہ وہ بات موجود ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا، چلیں۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! اس point کو بے شک pending کر دیں کیوں کہ جس طرح انہوں نے کہا ہے ۔ پہلے جو آیا ہے وہ record کی بات ہے۔ تین مہینے کی

انہیں figures دی گئیں ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں تین مہینے میں تین ہزار کیس ہوئے ہیں۔ چھ مہینے میں اتنے اور نو مہینے میں اتنے اور بارہ مہینے میں اتنے، اس لئے میرا خیال ہے------بہرحال میں یہ کہنا نہیں چاہوں گا کہ میں اسے defend کر رہا ہوں۔ میں تو کہتا ہوں کہ اس طرح نہیں ہونا چاہئیے
-

میاں رضا ربانی: میں نے تین مہینے اور ان کو multiply بالکل نہیں کیا۔ آپ record منگوا کر دیکھ لیں۔ میں نے بالکل clearبات کی تھی کہ یہ جو figures انہوں نے دیئے ہیں۔ 7740 یہ گیارہ مہینے کے figures ہیں کہ صوبہ پنجاب کے اندر خواتین کے خلاف جو crimes ہوئے ہیں وہ 7740 ہیں پچھلے session میں 3700 پانچ ڈویژنز کے اندر murders ہوئے ہیں۔ میں صرف murders کی بات کر رہا ہوں۔ 3700 murders ہوئے ہیں till November کے وہ figures ہیں۔ کیونکہ session وہاں پہ ختم ہوا ہے۔ so that figures were at the end of October, beginning of November میں نے اس وقت بھی یہ بات کہی تھی اب بھی میں نے یہ بات کہی ہے۔ ان سب کو ملا کے total 12,000 کے قریب جا کر بنتا ہے۔ اوسطاً one thousand killings every month تو میں نے ان سے سوال پوچھا تھا وہ یہ تھا کہ جب یہ صورتحال صوبہ پنجاب میں ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: لیکن آپ نے double counting کر لی ہو گی ناں۔ اس 3700 میں یہ 1100 شامل ہونگے ناں۔ because یہ بھی انہیں مہینوں کی تفصیل آ رہی ہے۔

Mian Raza Rabbani: All right, for the sake of argument let us reduce the figures.

Mr. Chairman: The point you are trying to make is

کہ crimes بہت زیادہ ہو رہے ہیں۔

میاں رضا ربانی: جناب میرا سوال یہ ہے کہ on the same basis جو انہوں نے سندھ میں draw کی ہے۔ اسی basis کے اوپر

will the Minister recommend that Governor's Rule should be imposed in Punjab as

well or not? If not, why? Why double yardstick? That is my question to the Minister.

جناب چیئرمین: جی جناب Minister for Interior۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! پہلے ہم سندھ میں تخریب کاروں سے نپٹ لیں پھر اس کے بعد دیکھیں گے۔

جناب چیئرمین: جی فضہ جونیجو صاحبہ۔

محترمہ فضہ جونیجو: جناب چیئرمین! یہ بہت ہی serious question ہے۔ اس کو اسی طرح سے answer بھی کرنا چاہیئے منسٹر صاحب کو۔ انہوں نے نمبر جو یہاں پہ دیا ہے۔ یہ انہوں نے صرف وہ نمبر بتا دیئے ہیں کہ یہ killings اتنی ہوئیں تھیں اور باقی واقعات اتنے ہوئے تھے اور وہ بتدریج کم ہوئے ہیں۔ لیکن کسی مہینے میں وہ پہلے سے زیادہ ہیں۔ یہ تو انسانی زندگیوں کی بات ہے۔ اس لئے یہ جواب تسلی بخش جواب اس طرح نہیں ہوگا۔بے شک انہوں نے یہ لکھ کے دیا ہے۔ لیکن زبانی طور پہ ہم ان سے زیادہ وضاحت چاہیں گے اس کی۔ اس میں ابھی ایک بات ہوئی حدود Laws کی۔ ایک High Powered Commission بنا تھا جس میں حدود لاز کے متعلق رپورٹ تیار کی۔ جس کی میں بھی ممبر تھی۔ ہم نے recommendations دیں تھیں۔ کہ یہ عورتوں کے خلاف ہے۔ اس کا ہمیں آج تک کچھ نہیں بتایا گیا۔ کہیں سے اس کے متعلق آواز نہیں آئی کہ آیا اسے ختم کیا جا رہا ہے یا اس میں کوئی changes کی جا رہی ہیں۔ اس سلسلے میں آپ کو کچھ علم ہو تو بتائیں۔ اس کے علاوہ یہ بتائیں۔ کہ کیا remedial measures آپ لے رہے ہیں۔ جب کہ حالات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں۔ یہ ایک اسلامی معاشرہ ہے۔ اور خواتین کو اسلام سب مذاہب سے زیادہ تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اگر ہمارے معاشرے میں یہ چیزیں ہیں تو آپ بتائیں کہ اس کےلئے کیا measures لے رہے ہیں۔ آپ صحیح کہہ رہے ہوں گے کہ پیچھے کچھ اور ہو رہا ہو گا۔ اس سے زیادہ killings ہو رہی ہونگی۔ لیکن اس کے ذمہ داری پھر ان پر نہیں آتی ہے۔ ان سے جواب موجودہ چیز کا ہم مانگتے ہیں۔

Mr. Chairman: Minister for Interior.

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! ہماری محترم بہن نے بڑا اچھا سوال کیا ہے تو

اس سلسلے میں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اسی لئے یہ شریعت بل ہم لا رہے ہیں۔ اسلامی قوانین لا رہے تھے۔ اگر یہ چیزیں آگے بڑھنے دیں تو اس طرح کے حالات تبھی درست ہوں گے۔

جناب چیئرمین: جی اکرم شاہ صاحب۔سب کو باری ملے گی۔ don't worry about it.

جناب اکرم شاہ خان: شکریہ جناب چیئرمین! جناب وزیر موصوف نے سینیٹر حبیب جالب صاحب کے سوال کے جواب میں جس میں انہوں نے حدود لاز کی بات کی اور یہ بھی کہا کہ لوگ گواہیوں کی وجہ سے رپورٹ درج نہیں کراتے۔ تو اس کے جواب میں وزیر موصوف نے فرمایا کہ اسی مجبوری کے تحت ہم نے فوجی عدالتیں قائم کی ہیں۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ کیا فوجی عدالتوں میں قوانین کچھ اور ہیں اور ہماری سول عدالتوں میں اور ہیں؟

Mr. Chairman: Minister for Interior.

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! ان کا طریقہ کار بڑا لمبا تھا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ درست کام نہیں کر رہی تھیں۔ لیکن ان کا طریقہ کار لمبا تھا اس لئے آئین اور قانون کے تحت یہ فوجی عدالتیں لگائی گئی ہیں۔ تا کہ یہ period کم کیا جا سکے۔

جناب چیئرمین: تا کہ جلدی فیصلے ہو جائیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ: جناب چیئرمین! ہم کافی تفصیل میں چلے گئے۔ میں ایک بات کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ figures صرف پنجاب کی دی گئی ہیں اور جواب یہ دیا گیا ہے کہ information in respect of other provinces is awaited. The same will be placed before the House as soon as it is received. میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ information province of Sindh کے حوالے سے بھی تھیں تو وزیر موصوف نے جان بوجھ کر province of Sindh کی figures کو چھپایا ہے تا کہ دونوں کا تقابلی جائزہ نہ ہو سکے۔ کیا یہ بات صحیح ہے یا غلط ہے؟

جناب چیئرمین: جی وزیر داخلہ۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! اگر وہ اعتبار کریں تو میں حلفاً کہنے کو تیار ہوں کہ انہوں نے ابھی تک figures نہیں بھیجیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔ جی جناب عاقل شاہ صاحب۔

سید عاقل شاہ: جناب میں یہ بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ سوال کیا جاتا ہے وزیر صاحب سے تو جواب دیتے ہیں قطب الدین صاحب۔ پھر سوال کیا جاتا ہے دوسرے منسٹر صاحب سے تو جواب دیتے ہیں قطب الدین صاحب۔قطب الدین صاحب چیز کیا ہیں؟ اور پھر جب یہ کہتے ہیں کہ جی ہم یہاں پر کسی کو بات نہیں کرنے دیں گے۔ تو ان کا کیا خیال ہے کہ ہم یہاں پر کوئی چوڑیاں پہن کر آئے ہیں کہ آپ ہم کو بات نہیں کرنے دیں گے۔(XXXXXX) اور یہ پہلی دفعہ نہیں ہے۔ وہ پھر کھڑا ہو گیا۔ جناب، فلور میرے پاس ہے۔ جناب اصل میں یہ بے تاب ہیں Minister بننے کے لئے۔

جناب چیئرمین: عاقل شاہ صاحب ' again میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ کے colleague ہیں۔ ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیے۔

سید عاقل شاہ: جناب یہ احترام نہیں کرتے تو ہم کس لیے کریں ۔ احترام صرف ہمارے لیے ہے۔ ہمارے لیڈر اٹھ کے کھڑے ہوتے ہیں تو یہ بیچ میں بولنا شروع ہو جاتے ہیں۔ He has no right کہ یہ کہیں کہ ہم کسی کو بات نہیں کرنے دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ نے ایک بے قاعدگی کی نشان دہی کی ہے اور خود بھی آپ ایسے سوال کر رہے ہیں جن سے سوال کا تعلق نہیں ہے۔ چلیں آپ سوال پوچھیں ۔

سید عاقل شاہ: سوال میرا یہ ہے کہ یہ چیز کیا ہیں ۔

خواجہ قطب الدین: جناب چیئرمین صاحب ! (XXXX) کا لفظ expunge کیا جائے۔

Mr. Chairman: That is expunged.

جی زاہد خان صاحب ۔ اب دیکھیں ٹائم نکل رہا ہے اور بات آگے نہیں چل رہی ہے۔

جناب محمد زاہد خان: شکریہ جناب۔ جناب میرا short question ہے۔ معزز وزیر صاحب سے میرا یہ سوال ہے۔ یہ سوال اسلام آباد اور پنجاب کے بارے میں تھا ۔ Minister صاحب نے بہت اچھی بات کی۔ انہوں نے اپنی ناکامی کا اور موجودہ حکومت کی ناکامی کا اعتراف کر لیا۔

(XXXX Expunged by order of the Chairman)

انہوں نے کہا کہ اس لیے ہم نے ملٹری کورٹس بنائی ہیں کہ جو قانونی پیچیدگیاں تھیں ان میں ہم ناکام ہو چکے تھے۔ میرا سوال ہے کہ پنجاب میں آپ ناکام ہو گئے کیونکہ آپ نے خود اعتراف کیا۔ تو کب آپ پنجاب میں گورنر رول نافذ کر رہے ہیں اور کیا اس میں ملٹری کورٹس بھی بنائیں گے۔ یہ کب تک بنائیں گے؟

جناب چیئرمین: جی .Minister for Interior

چوہدری شجاعت حسین: جناب میں اس کا جواب پہلے بھی دے چکا ہوں کہ پہلے ہمیں وہاں پر کام کر لینے دیں اس کے بعد باقی معاملات بھی دیکھ لئے جائیں گے۔ سارے صوبوں میں، سارے ملک کے اندر اس طرح کے جرائم ہو رہے ہیں ان کو ختم کرنے کے لیے ایک جامع قسم کی پالیسی صوبوں کو دے دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جی نسرین جلیل صاحبہ۔

مسز نسرین جلیل: چیئرمین صاحب! شریعت بل تو شاید سینٹ سے پاس نہیں ہوگا تو اس وقت تک پنجاب میں خواتین کے تحفظ کے لیے حکومت نے کیا اقدامات کیے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ کیا سمری کورٹ پنجاب میں بھی کام کریں گی؟ اور تیسری بات یہ ہے کہ سندھ میں جو experiment کر رہے ہیں اور scapegoat ہمیں بنایا جا رہا ہے۔ جسطرح سے پولیس والے گھروں کے دروازے توڑ کے اندر داخل ہوتے ہیں اور کوئی lady searcher ساتھ نہیں ہوتی، خواتین کی بے حرمتی ہوتی ہے اور چوہدری صاحب، وزیر داخلہ کے علم میں مستقل ایسے واقعات لاتے رہے ہیں جن میں خواتین کی بے حرمتی کی گئی ہے۔ خواتین ایف آئی آر درج کروانے کے لیے پولیس سٹیشن گئیں اور وہاں پر ان کی عزت لوٹنے کی کوشش کی گئی ہے۔ خواتین کو ساتھ لے جانے کا سلسلہ بھی انہوں نے شروع کردیا ہے کہ اگر فلاں شخص کا تم پتہ نہیں جاؤ گی تو ہم تمہیں لے جائیں گے۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ منسٹر صاحب نے ان پولیس والوں کے خلاف بھی کوئی اقدامات کیے ہیں جنہوں نے قانون کو اپنے ہاتھوں میں لے رکھا ہے، جنہوں نے بربریت اورظلم کا بازار گرم کیا ہوا ہے سندھ میں؟

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! جب بھی اس طرح کا کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو صوبائی گورنمنٹس کو کہا گیا ہے کہ وہ اس پر باقاعدہ ایکشن لیں اور انہوں نے لیا بھی ہے۔

ایک ڈی ایس پی کو معطل بھی کیا ہے لیکن اگر ویسے الزام لگانا شروع کر دیں تو وہ ایک علیحدہ چیز ہے۔ جب ہمارے نوٹس میں کوئی چیز آتی ہے تو اس کا پورا نوٹس لیا جاتا ہے۔جہانتک عورتوں کے تحفظ کا تعلق ہے تو سختی کے ساتھ یہ کہا گیا ہے کہ عورتوں کی کسی بھی موقع پر کوئی بےحرمتی نہیں کرنی چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ ' Next question No. 4 عبدالحئی بلوچ صاحب۔

*4. **Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state;

(a) the number, registration numbers, model and make of the vehicles with the HQ Anti-Narcotics Force, Rawalpindi;

(b) the expenditure incurred on maintenance and fuel of these vehicles during the last two years with month-wise breakup; and

(c) the steps taken by the government to prevent misuse of these vehicles?

(Reply not received.)

جناب چیئرمین۔ سپلیمنٹری' جواب ہے ۔ میرے پاس آ گیا ہے ۔ اس کا جواب کون دے رہا ہے شجاعت حسین صاحب ' یہ جواب آپ کے پاس آ گیا ہے یا نہیں۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ آگیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔جی فرمائیے ۔ پراچہ صاحب ۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ ہمارے ڈاکٹر صاحب نے یہ دریافت کیا کہ یہ نوٹس لیں گے تو انہوں نے C میں جو جواب دیا ہے۔ is the Minister satisfy with this reply

جناب چیئرمین ۔ C میں ہے ۔ the step taken to prevent misuse of these vehicles جو اقدامات کئے جا رہے ہیں تا کہ misuse نہ ہو۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جی ہاں ' میں satisfied ہوں ۔ جو کچھ اقدامات لئے گئے ہیں

وہ درست ہیں۔اس سے misuse ہونے کا خطرہ کم ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ جی شیخ صاحب فرمائیے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ یہ information in respect of other Provinces related یہ کب ہاؤس کے سامنے رکھی جائے گی۔

جناب چیئرمین۔ یہ اگلے Rota day تک لے آئیں۔ او۔ کے، جی حبیب جالب صاحب فرمائیے۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب چیئرمین یہ Head Quarter Narcotics Force کو جو گاڑیاں دی گئیں ہیں ۔ اس میں پجارو five door کی ، لینڈکروزر five door کی اور جیپیں three door کی اور اس میں کاریں بھی ہیں، پک اپ بھی ہیں، کوسٹرز ہیں۔ ان کے اگر monthly expenditures دیکھیں total amount allotted 29 lakh to Petrol ۹۸-۱۹۹۷ء میں جو release بھی ہوئے ہیں۔اتنے ہی ہوئے ہیں جتنے رکھے گئے تھے۔ یعنی اس کا مطلب ہے کہ ایک روپیہ بھی اوپر نیچے نہیں ہوا ہے۔جتنا الاٹ کیا گیا تھا خرچہ بھی اتنا ہی آیا ہے۔پتہ نہیں یہ کس قسم کا تراوز تھا کہ بیلنس آ گیا ہے لیکن میرا جو سوال ہے وہ یہ ہے کہ انٹی نارکوٹکس فورس پر جو اتنے اخراجات کئے جا رہے ہیں اور اگر وہ فگرز دیکھے جائیں جن میں بلوچستان میں، سندھ میں، پنجاب میں اور سرحد میں جتنے کیسز رجسٹرڈ ہوئے ہیں اور اس کے علاوہ انٹرنیشنل برادری بھی چیخ رہی ہے ۔ کل جو ہمارے دوست تھے آج وہ ناراض ہیں۔وہ بھی چیخ رہے ہیں کہ سب سے زیادہ ڈرگ ٹریفکنگ پاکستان سے ہو رہی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ عنقریب پاکستان کو منشیات پیدا کرنے کا سب سے بڑا اڈہ قرار دے دیا جائے گا اور افغانستان سے جس پیمانے پر یہ منشیات آ رہی ہیں تو میں ان سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ اتنے بڑے اخراجات کے باوجود منشیات کی سمگلنگ میں بھی اتنی تیزی سے اضافہ کیوں ہو رہا ہے ؟ جیسے کسی نے کہا کہ ملیریا کیوں ختم نہیں ہو رہا تو ملیریا ڈیپارٹمنٹ کے Head نے کہا کہ اگر ملک سے ملیریا ختم ہو گیا تو ڈیپارٹمنٹ ہی ختم ہو جائے گا۔ کیا اس کا جواب آپ دے سکیں گے؟

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا یہ تاثر دینا بالکل غلط بات ہوگی کہ فگرز زیادہ ہو رہی ہیں۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پہلی دفعہ اس سال جس تیزی کے ساتھ یہ فگرز نیچے آ رہی ہیں وہ

حیران کن ہیں اور یونائیٹڈ نیشن والوں نے بھی تعریف کی ہے ۔ پچھلے دنوں انہوں نے مجھے خط لکھا کہ ہم پاکستان کو ایک شوکیس کے طور پر دوسرے ممالک کے لئے پیش کر سکتے ہیں۔اس کی detail چاہیں گے تو میں وہ پیش کر دوں گا ۔جہاں تک vehicles کا تعلق ہے ۔تو یہ aids کے تحت آتی ہیں جو سعودی عرب نے بھی دی ہیں۔ یونائیٹڈ نیشن نے بھی دی ہیں۔یو ایس ایمبسی نے بھی دی ہیں۔ فرنچ ایمبسی نے بھی دی ہیں ۔ دوسری ایمبیسز بھی اس طرح کے ہمارے معاملات میں aided projects کے طور پر کام کرتی رہتی ہیں۔تو اس میں کوئی نئی بات تو نہیں ہے ۔ سوال جو انہوں نے کیا ہے کہ منشیات کا دھندہ بڑھا ہے ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ دھندہ کم ہوا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ سید قائم علی شاہ ۔

سید قائم علی شاہ ۔ جناب اتنی بڑی گاڑیاں ہیں مفت کا مال ہے جس طرح سے یہ لٹائیں۔ لیکن اس پر جو حکومت پاکستان کا maintenance کا خرچہ ہے وہ تقریباً پچاس لاکھ ہے ۔ میں یہ منسٹر صاحب سے پوچھوں گا کہ اتنی گاڑیاں ہیں تو کیا اس کا result بھی ایسا ہی آ رہا ہے اس میں کچھ کمی ہوئی ہے یا زیادتی ہوئی ہے خاص کر ۹۸ء میں ؟

جناب چیئرمین۔ جی چوہدری شجاعت حسین صاحب ۔

چوہدری شجاعت حسین ۔ جناب والا! یہ بھی کہنا درست نہیں ہے کہ اس میں سارے کا سارا خرچہ حکومت پاکستان کا ہوتا ہے ایسا نہیں ہے بلکہ یہ aided project ہے ان کا زیادہ خرچہ ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب شیخ رفیق صاحب۔

شیخ رفیق احمد۔ جناب میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس نے یہ بجٹ تیار کیا تھا total amount alloted and total amount of expenditure اتنا exact ہے کہ شاید یہ کمپیوٹر بھی نہیں کرسکتا تھا ۔ کیا اس شخص یا گروپ کے بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے، کیا اس کی سروسز آپ پاکستان کا بجٹ بنانے کے دوران avail کرسکتے ہیں تاکہ اسی طرح کا بجٹ آرگنائیز کردے جس طرح اس کا کیا ہے ؟

چوہدری شجاعت حسین۔ یہ جناب میں نے ابھی ہی یہ اعداد دیکھی ہیں - یہ جواب چونکہ ابھی موصول ہوا تھا تو ظاہر ہے میں اس کو verify کرلیتا ہوں یہ اعداد و شمار اس طرح کی کیوں دی گئی ہیں -

جناب چیئرمین۔ یعنی اتنی باریکی سے حکومت دیکھتی ہے کہ پورا ان کو پتہ ہے کہ Mobil oilٹیوب ٹائر اتنے اتنے پیسوں کے آئے ہیں -

چوہدری شجاعت حسین۔ اگر کسی بات پر یہ شک ہو کہ یہ درست نہیں ہے - اگر اس کو مان لیا جائے تو پھر بھی کھپ، اگر نہ مانا جائے تو پھر بھی کھپ۔ اس لئے میں نے یہ گزارش کی ہے کہ مجھے موقع دیں، میں اس کو چیک کرتا ہوں -

جناب چیئرمین۔ جی تاج حیدر صاحب -

جناب تاج حیدر - میں annex-A کی طرف وزیر صاحب کی توجہ دلاؤں گا اور اس میں آخری کالم ریمارکس کا ہے - ریمارکس کے کالم ۷، ۲۰، ۲۱ نمبر پر ریمارک لکھا ہوا ہے in lieu of that اس کا کیا مطلب ہے ؟

جناب چیئرمین۔ اگلی حادثہ کا شکار ہوگئی اور ایک نئی آ گئی -

Mr. Taj Haider: In lieu of what?

Mr. Chairman: In lieu of the earlier car.

Mr. Taj Haider: There is nothing earlier.

جناب چیئرمین۔ نہیں، نہیں ہوگا - یہ ۱۹۹۲ء میں ہے - اوپر آپ دیکھیں ۹۸-۱۹۹۷ء کی گاڑیاں آ رہی ہیں - somebody must have damaged the present car and got a new car in 1992. It is quite obvious. جی جناب الیاس بلور صاحب -

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب میں ایک چھوٹا سا سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وزیر صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ جو رقم خرچ کی گئی ہے اس میں کتنی ایڈ اور کتنا حکومت پاکستان کا حصہ ہے ؟ کیا اس کی تفصیل دی جائیگی ؟

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب میں اس کی تفصیلات ہاؤس میں پیش کردوں گا۔

(مداخلت)

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب میرے سوال کا جواب کیا آیا ہے جی؟

جناب چیئرمین۔ انہوں نے کہا ہے کہ میرے پاس فوری طور پر جواب نہیں ہے اس کی تفصیل میں آپ کو پیش کردوں گا۔ جی جہانگیر بدر صاحب۔

جناب جہانگیر بدر۔ جناب چیئرمین، کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ اتنا بڑا مخلیٹ جو اینٹی نارکوٹکس والوں کو دیا گیا ہے۔ کیا پاکستان میں کوئی authenticated narcotics dealers list ترتیب دی گئی ہے وہ بتائی جائے؟

چوہدری شجاعت حسین۔ کیا کہا ہے؟

جناب چیئرمین۔ کہتے ہیں کہ کوئی باقاعدہ لسٹ نارکوٹکس ڈیلرز کی بنائی گئی ہے؟ ان کا مطلب ہے مجرموں کی لسٹ۔ جو نارکوٹکس کا روبار کرتے ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جن پر الزامات ہیں ان کی لسٹ دی جاسکتی ہے۔ وہ اگر یہ کہیں گے تو میں پیش کردوں گا۔

جناب جہانگیر بدر ۔ کچھ نام بتادیں۔ کوئی اس میں آفیسر، سیاستدان یا کوئی اور اس میں شامل ہوں۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ابھی میرے پاس لسٹ نہیں ہے۔

جناب جہانگیر بدر ۔ جناب یہ وزیر داخلہ ہیں ان کو پتہ ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین۔ آج کل ان کی توجہ دوسری جانب ہے۔

جناب جہانگیر بدر۔ کس جانب ہے جناب ان کی توجہ۔

جناب چیئرمین۔ کراچی کی جانب ہے۔

جناب جہانگیر بدر۔ کراچی ہی کے بتا دیں۔

Mr. Chairman: Next question!

*5. **Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Defence be pleased to state;

(a) whether it is a fact that the Government has decided to withdraw more than one Arms licence (Free) issued to the personnel of Armed Forces, if so, its reasons; and

(b) whether it is also a fact that the Government had banned the renewal of more than one Arms licence(Free) issued to the said personnel, if so, its reasons?

Minister Incharge for Defence: (a) No. the government has not taken any decision to withdraw more than one Arms licence issued to the personnel of Armed Forces.

(b) No ban has been imposed on the renewal of more than one Arms licence (Free) issued to Armed Forces personnel.

Mr. Chairman: Supplementary question.

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ اس میں جناب چیئرمین ! سوال تو ڈاکٹر صاحب نے تو بڑا دلچسپ کیا ہے اور جواب بھی بڑا دلچسپ ہے ۔ No,the Government has not taken any decision to withdraw more than one arms license issued to the personnel of the armed forces یہ آرمڈ فورسز کے پرسنل کو تو اسلحہ لائسنس کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ وہ اسلحہ سے لیس ہوتے ہیں ۔ لیکن میرا ایک ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو آئے دن ان کے مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن یا اہلحدیث والوں کی طرف سے جو دھمکیاں سینیٹر حضرات کو دی جارہی ہیں کہ اگر ایسا نہیں کیا تو یہ ہوگا ۔ تو اس سلسلے میں میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ، ویسے سینیٹرز کو اسلحہ کی ضرورت نہیں ہوتی ، وہ عوام رکھتے ہیں اور وہ زیادہ سیکیورٹی provide کرتے ہیں۔ کیونکہ بڑی بڑی طاقتیں تھیں اور ان کے پاس ایٹمی اسلحہ بھی تھا لیکن وہ ملک کو قائم نہیں رکھ سکے ۔ اس طرح اگر ایک کلاشنکوف رکھے گا تو وہ بھی نہیں ۔ تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے

میں اسلحہ لائسنس حکومت فراہم کرتی ہے یا وہ گائیڈلائن، پولیٹیکل گائیڈ لائن جو لوگوں کو اکسایا جاتا ہے کہ وہ کسی کے خلاف اشتعال میں آجائیں ، وہ گائیڈ لائن کو کس طرح کنٹرول کیا جائے وہ گائیڈ لائن آپ کی ہے یا نہیں ہے، یہ میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر فار ڈیفنس۔

سید غوث علی شاہ ۔ سوال تو ہے army personnel کے سلسلے میں ۔ اور باقی اس کے علاوہ تو ہر ایک کا اپنا risk ہے جو یہ بات کرتا ہے اس کی اپنی ذمہ داری ہے ۔ کوئی کسی کو نہ لائسنس دیتا ہے ایسی بات کہنے کی ، نہ expected ہوتا ہے۔ اگر کوئی آدمی بات کرتا ہے اس کا اپنا پورا رسک ہے اس میں ۔ یہاں سوال ہے کہ بھئی آرمڈ پرسنل سے لائسنس withdraw ہونے کا کوئی پرگرام ہے تو اس کے لئے کوئی پروگرام نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔any other question جی جناب مولانا فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد ۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں ۔ کہ فوجیوں کے لئے اور دوسرے سول لوگوں کے لئے ایک ہی قانون کے تحت یہ لائسنس ایشو ہوتے ہیں یا ان کے لئے الگ قواعد و ضوابط ہیں ۔ جبکہ عام لوگوں کو ایک سے زائد نہیں دیتے ہیں ۔ اور یہاں جواب سے صاف پتہ چلتا ہے کہ فوجیوں کو ایک سے زائد لائسنس بھی دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر فار ڈیفنس۔

سید غوث علی شاہ ۔ آرمی آفیسرز کے لئے آرمی ایکٹ اور ریگولیشن ہوتے ہیں اور آرمی ریگولیشنز میں ان کے ساتھ جو deal کیا جاتا ہے وہ سویلین کے لئے نہیں ہوتا ہے ۔ سویلین کے لئے اس معاملے میں قانون اور ہے آرمی پرسنل کے لئے اور ۔

حافظ فضل محمد ۔ اس کے لئے کیوں الگ الگ دو قوانین بنا دیے ۔

جناب چیئرمین۔ اس کے لئے دو قانون کیوں بن گئے ۔

سید غوث علی شاہ ۔ کیونکہ یہ جو آرمی ہے ان کی جو ذمہ داریاں ہیں وہ یہی ہیں کہ وہ protect کرتے ہیں frontiers کو ۔ ملک کے اندر اور ملک کے باہر ۔ اور عوام کے لئے یہ optional ہے ۔ کیونکہ ان کے لئے compulsory ہے ان کی یہ ڈیوٹی ہے ۔

جناب چیئرمین - شکریہ جی - Next question No. 6, Dr. Abdul Hayee Baloch Sahib!

*6. **Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Defence be pleased to state the date on which the land between in and out gates of General Bus Stand, Sialkot Cantonment was sold indicating also its measurement, value and the name of its purchaser?.

Minister Incharge for Defence: The land between In and Out gate of General Bus Stand, Sialkot, Cantt. was sold on 25-4-1994. Its measurement was 1672.20Sq.Meter. It was sold for Rs.77,00,000 and name of purchaser was M/s. Seven Brothers, Rawalpindi.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Sir, the land in the heart of Sialkot has been sold on 4,600 per square meter. Why this is so cheap and why this is sold to the party of Rawalpindi? In Sialkot, the land has been sold to a party of Rawalpindi; what is wrong in this, can the honourable Minister tell me?

Mr. Chairman: Yes, Minister for Defence!

سید غوث علی شاہ - یہ ہے تو سیالکوٹ میں لیکن اس کا اخبار میں اشتہار دیا گیا - parties اشتہار سن کر auction میں آئیں اور جو Highest bidder تھا اس کو یہ دیا گیا - اس میں راولپنڈی یا سیالکوٹ کا سوال نہیں ہے سوال یہ ہے کہ پیسے زیادہ کس نے offer کیے - جس نے offer کئے، اس کے حوالے کیا گیا -

جناب چیئرمین - شکریہ جی - جی جناب مسعود کوثر صاحب -

سید مسعود کوثر - bids میں یہ ہی ہوتا ہے کہ ایک reserve price بھی ہوتی ہے - جب کوئی میل ملاپ نہ ہو تو اس میں یہ ہوتا ہے کہ اگر پوری قیمت نہیں ملتی تو دوبارہ اس

کو auction کیا جاتا ہے تو کیا حکومت نے جان بوجھ کر اس کو اس طریقے سے Manipulate کیا کہ جن کو وہ چاہتے تھے ان کو زمین الاٹ ہو جائے ۔

جناب چیئرمین - جی Minister for Defence

سید غوث علی شاہ - دراصل حکومت تو وہ اب رہی نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین - یہ تاریخ دیکھی ہے کہ یہ کب ہوا ہے ؟ یہ 94 کا ہے۔ آپ کی حکومت تھی اس وقت ۔

سید غوث علی شاہ - جی حکومت تو وہ اب رہی نہیں ۔

جناب چیئرمین - یہ 94 میں ہوا ہے ۔

سید غوث علی شاہ - اتفاق سے ۔

جناب چیئرمین - آپ کہہ دیں کہ یہاں حکومت کی ساز باز سے ہوا ہے یہ سب ۔

سید غوث علی شاہ - جناب وہ حکومت تو اب رہی نہیں - یہ 1994 auction میں ہوا تھا اور حکومت نے، میں سمجھتا ہوں کہ considerations ضرور رکھے ہوں گے ۔

جناب چیئرمین - میں دیکھ رہا تھا صفدر عباسی صاحب بے چین ہو رہے تھے، کہہ رہے تھے کہ کیا کر رہے ہیں آپ ؟ جی جناب انور بھنڈر صاحب ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب والا! میں دو چیزیں معلوم کرنا چاہتا ہوں 25-4-94 کو یہ زمین دی گئی تھی ۔اس زمین کو دینے کی in and out کے درمیان سیالکوٹ میں کیا جواز تھا یا ملٹری کو کیا compulsions تھیں یا کیا وہ وجوہات تھیں جن کے لئے زمین دی گئی ۔اور کیا حکومت اس سے مطمئن ہے کہ 70 لاکھ میں جو دی گئی وہ proper قیمت تھی اس کی ۔

جناب چیئرمین - جی Minister for Defence

سید غوث علی شاہ - پرانے قصے ہیں، یہ تاریخ کا حصہ بن چکا۔ اس وقت کی حکومت نے یہی مناسب سمجھا کہ اس کو auction کیا جائے تو وہ پیسے کام آئیں گے ۔اب

پرانے زمانے کی باتوں کو کتنا کھولیں گے آپ؛ پرانے زمانے کی بات ہے۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔ جناب میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے ذکر کیا تھا کہ auction کے لئے advertisement دی گئی تھی۔ میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو advertisement تھی وہ کس نے دی؛ کس department نے دی اور کن صاحب کے signatures ہیں؛

جناب چیئرمین۔ جی۔

سید غوث علی شاہ ۔ Cantonment Board ہی دیتا ہے جو مالک ہے اس زمین کا advertisement جب دی جاتی ہے وہ صرف اخبار میں نہیں دی جاتی۔ اس کی باقاعدہ beats of drumکے ذریعے بھی advertisement ہوتی ہے۔ اس کا notice conspicuous places پر لگایا جاتا ہے ۔ اس کے ساتھ DC کے دفتر میں ' station headquarters میں ' Military Engineering services ہیں جتنی بھی concerned جگہیں ہیں وہاں پر یہ Notice وغیرہ لگا کر اس کو اچھی طرح سے dispose of کیا گیا۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں نے جو دریافت کیا جس کا جواب نہیں آیا۔میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ یہ جو اراضی تھی، زمین جو دی گئی تھی، یہ کس غرض کے لئے دی گئی تھی؛ کیوں دی گئی تھی اور کس کو دی گئی تھی۔ یہ تو بتائیں۔

سید غوث علی شاہ ۔ زمین اس غرض کے لئے دی گئی تھی کہ Cantonment Board کو پیسوں کی ضرورت تھی اور یہ زمین کسی کام میں نہیں آ رہی تھی۔ ایسی جگہ پر تھی کہ اس کا disposal ہی ضروری تھا ۔ پھر جب open auction ہوا اس میں bidder کہیں کا بھی تھا اس کے حوالے کی گئی ۔ کسی نے اس highest bidder کے خلاف اپیل نہیں کی۔ کسی نے اعتراض بھی نہیں کیاکہ اس کا disposal صحیح نہیں ہو رہا ہے ۔ یہ ٹھیک طریقے سے Cantonment Board کے زمانے میں disposal ہو گیا۔

جناب چیئرمین ۔ جی الیاس بلور صاحب

جناب الیاس احمد بلور - جناب میں اپنے معزز وزیر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے فرمایاکہ beat of drum پر بھی auction ہوسکتی ہے تو beats of drum in Sialkot can not be heard by a person sitting in Pindi No -1 No - 2 میں یہ پوچھتا ہوں وزیر صاحب سے کہ اس میں کتنی پارٹیوں نے حصہ لیا اور اس کی reserve price کیا تھی Thank you very much جی -

جناب چیئرمین - جی Minister صاحب-

سید غوث علی شاہ - یہ سوال نئی نوعیت کا ہو گیا ہے اس لئے اس پر نئے questions پوچھیں گے تو پتا بتا دیں گے-

جناب الیاس احمد بلور - جناب چیئرمین صاحب ! I request you please for God's sake

جناب چیئرمین - بہرحال اس وقت انفارمیشن نہیں ہے - but he can provide it on the next day.

جناب الیاس احمد بلور - جناب! I accept it, sir, اگر یہ کہتے ہیں. I don't mind لیکن یہ کہنا تو غلط ہے کہ نیا سوال لائیں - This is supplementary which I am giving. Thank you.

جناب چیئرمین- اگلا سوال نمبر 7 جناب عاقل شاہ صاحب -

*7. Syed Aqil Shah: Will the Minister for Defence be pleased to state;

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to repeal or amend the Cantonment Act of 1924; and

(b) whether it is a fact that there is a dual administration in various Cantonments and the affairs are being run by the Ministry of Defence as well as the elected members, if so, its reasons.?

Minister Incharge for Defence: (a) There is a proposal under

consideration of the Government to amend the Cantonments Act,1924.

(b) There is no dual administration in any Cantonment. The Board comprises of elected and nominated members on fifty fifty basis. The Station Commander generally presides over the Board meeting and decisions are taken by the Board. However, the Cantonment Boards are under the over all control of Ministry of Defence as provided under the Cantonments Act,1924.

جناب چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال ۔

Syed Aqil Shah. Sir, it is good news that the Government is considering to amend the Cantonment Act of 1924

میں یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ جو فرسودہ ایکٹ ہے ۔ یہ اس وقت لاگو ہوا تھا ۔ جب بکنگھم پیلس سے ہمارے آقا اپنی colonies کو کنٹرول کیا کرتے تھے اور جب Cantonment establish ہوئی تو Manual Act جب آپ کھولیں گے تو پہلے صفحے پر لکھا ہوا ہے that the Cantonments are being established for the welfare of the troops and all Cantonment Boards are self-financed. Taxes جو ہیں وہ تمام Cantonment Boards میں جو سویلین آبادی ہے وہ دیتی ہے اور باقی ممالک میں، انڈیا میں اور بنگلہ دیش میں they have already amended تو میں خود جناب دو ٹرم پشاور Cantonment Board کا ممبر رہا ہوں اور سب سے یہ بات میں وہاں بھی سنتا تھا کہ یہ سینٹ میں پہلے بھی raise ہوئی اور یہ جواب دیتے ہیں کہ It is under consideration. تو یہ کب تک ہو گا ۔ ایک تو میرا یہ ہے کہ۔ this is regarding part (a) of the question. اور(part (b میں جناب یہ لکھتے ہیں کہ دونوں کے fifty, fifty members ہوتے ہیں جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ غلط ہے ۔ کسی بھی Cantonment Board میں، وزیر صاحب آپ کی اطلاع کے لئے ایک nominated member ہمیشہ ہر Cantonment Board میں زیادہ ہوتا ہے ۔ پشاور میں اگر اس وقت 7 elected members ہیں تو 8 nominated members ہیں۔یہ ہر کنٹونمنٹ بورڈ میں یہ طریقہ کار ہے۔ یہ میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ آگے چل کر جی میرا جو سوال ہے وہ خود ہی لکھتے ہیں that the Cantonment Boards are under the

اب جناب ! پشاور کنٹونمنٹ بورڈ جس صوبائی حلقے کے control of the Ministry of Defence. ساتھ لگتی ہے PF-4 وہاں پر ٹوٹل ووٹرز 64000 ہیں ۔ جس میں تقریباً 24000 ووٹ کنٹونمنٹ کے ہیں اور 36000 ووٹ کنٹونمنٹ کے علاوہ جو علاقے کے ہیں ، جو عملی طور پر ووٹ cast ہوتے ہیں وہ تقریباً 20000 ہوتے ہیں ۔ جس میں 11000 ووٹ کنٹونمنٹ بورڈ سے ہوتے ہیں اور 9000 ووٹ دوسرے علاقے سے cast ہوتے ہیں اور جس وقت وہ ووٹر جس پر کہ اس ایم پی اے کو نیشنل اسمبلی میں بھیجا ہے ۔ جب اس کے پاس ایک ووٹر اپنا مسئلہ لے کر جاتا ہے ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ جناب! آپ کا سوال کیا ہے ۔

سید عاقل شاہ۔ جناب والا! میرا سوال یہ ہے ۔ میں اس کی background دینا چاہتا تھا تو جناب ! سوال یہ ہے کہ dual administration کی بات ہو رہی ہے۔ When we go to that MPA who has been elected from my votes اور ہم اس کو کسی مسئلے کے لئے کہتے ہیں ۔ وہ یہ کہتا ہے کہ میں یہ نہیں کر سکتا اور نہ میں یہ بات اسمبلی میں اٹھا سکتا ہوں کیونکہ یہ جو مسئلہ ہے یہ ڈیفنس منسٹری کے پاس ہے تو یہ جیسے کہ you have federally administered tribal areas تو پھر آپ کنٹونمنٹ بورڈ کو بھی federally administered cantonment board areas قرار دے دیں کیونکہ وہاں پر صوبائی اسمبلی میں ممبر تو دیکھتے ہیں مگر ممبر آپ کی بات نہیں سنتا اور آپ کے لئے کچھ نہیں کر سکتا ۔ اس لئے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ یہ defence کے نیچے آتا ہے۔ تو یہ بڑی confusion ہے ، اس کے متعلق میں پوچھنا چاہوں گا کہ آپ کے ذہن میں کیا بات ہے ۔ اس کے متعلق آپ کیا amendment لانا چاہتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر برائے ڈیفنس۔

سید غوث علی شاہ۔ دراصل کنٹونمنٹ بورڈز کا جو قانون ہے ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہ ابھی out dated ہو گیا ہے ۔ اس میں کئی changes کی ضرورت ہے ۔ پہلے یہ کنٹونمنٹ ایریاز شہر سے بہت دور ہوا کرتے تھے۔ اب سویلین پاپولیشن بھی اس کے اندر آ گئی ہے ۔ کئی وہاں offences چھوٹے چھوٹے تھے ابھی جیسے میں ایک مثال دے دوں کہ جیسے وہاں پر کنٹونمنٹ میں prosecution نہیں ہو گی اور اگر کسی نے violation کی تو 500 روپے

جرمانہ ہو گا۔ یہ 500 روپے بہت تھوڑا ہے کیونکہ ابھی حالات اس طرح کے ہیں، یہ میں نے ایک مثال دی ہے۔ تو ایسے ہم کوئی 43 sections ہیں جن کو ہم amend کرنا چاہتے ہیں in order to bring it up to the mark and according to the present situation in the country. تو 43 کے قریب sections ہیں جن کو ہم amend کرنا چاہتے ہیں ۔جیسے کہ buffaloes ہیں وہ وہاں نہیں ہونی چاہئیں۔ تو ان کو دیکھ کر جہاں جہاں تبدیلی کی ضرورت ہے ۔ یہ process میں ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں بہت جلد changes آ جائیں گی ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک consideration کا تعلق ہے، یہ consideration کس stage پر ہے ، ایک consideration ہوتی ہے صرف thinking ، دوسری consideration ہوتی ہے formation of proposal ، تیسری consideration ہوتی ہے foramtion of the bill میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ کی consideration کس stage پر ہے ۔

Mr. Chairman: Minister for Defence.

سید غوث علی شاہ ۔ یہ proposal کے stage پر ہے ۔ اس پر مختلف proposals consider ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی بلور صاحب۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ جناب میں honourable Minister صاحب سے یہ request کرتا ہوں کہ جو شاہ صاحب نے سوال کیا ہے اس کا تو انہوں نے جواب ہی نہیں دیا۔ شاہ صاحب نے representation کا سوال کیا ہے ، حضور نے buffaloes کا جواب دیا ہے۔ Sir with due respect to honourable Minister why does not they make one constituency in Peshawar Cantonment, Nowsherah Cantonment ان کی صوبائی سیٹ یا نیشنل سیٹ الگ بنا دیں۔ میں منسٹر صاحبان سے ہاتھ جوڑ کر یہ درخواست کرتا ہوں کہ جو question ہو اس کا answer تو proper دیں ۔ question ہوتا ہے relevant اور اس کا answer بالکل ہی irrelevant دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا یہ representaton buffalo کی بات کرتے ہیں، وہ کہتے

this is not representation یہ prosecution کی بات کرتے ہیں۔ آخر یہ کیا مذاق ہو رہا ہے the way Sir۔ جناب یہ ہمارے بزرگ ہیں ہم ان سے request کرتے ہیں کہ صحیح جواب دیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب عاقل شاہ صاحب۔

سید عاقل شاہ۔ جناب اگر مجھے ایک دو منٹ دے دیں تو بات ان کو سمجھ آ جائے گی۔

جناب چیئرمین۔ نہیں بات تو سمجھ آ گئی ہے۔ آپ نے جو بات کی ہے اس کا جواب وہ نہیں ہے جو وہ دے رہے ہیں۔ آپ کا سوال یہ ہے کہ ایک MPA elect ہوتا ہے ' اس کو جب ہم مسئلہ بیان کرتے ہیں وہ کہتا ہے جی میں کچھ نہیں کر سکتا یہ جو Ministry of Defence کے تحت آتا ہے نیشنل اسمبلی میں جاؤ۔ ٹھیک ہے جی۔

سید عاقل شاہ۔ جی ہاں۔

Mr. Chairman: Then your problem is regarding dual control of a constituency represented by the MPA.

جس کا جواب بلور صاحب والا بھی ٹھیک نہیں ہے۔ اگر آپ علیحدہ بھی کر دیں تو پھر بھی وہی مسئلہ ہو گا تو that is the problem for consideration of the Ministry ۔ جی فرمائیے۔

سید عاقل شاہ۔ جناب ایک بات اور ہے وہ یہ کہ دوسری بات جو منسٹر صاحب نے کہی اس سے بھی مجھے بالکل اتفاق نہیں ہے اور اسے انہوں نے پڑھا نہیں ہے۔ انہوں نے جو یہ کہا کہ وہاں پر اس زمانے میں 1924 ، کا یہ ایکٹ ہے کہ prosecution کے لئے پانچ سو روپے جرمانہ تھا' ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ وہ پانچ سو روپے نہیں صرف پانچ روپے تھا اور یہ جو انہوں نے بات کی ہے کہ پکڑ لیتے ہیں تو اس وقت اس کا جرمانہ ایک آنہ تھا اور اب تک Cantonment Board میں رہنے والوں کے پاس property rights نہیں ہیں ۔ they do not own their property, they are just tax payees جس پر Cantonment Board چلتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ President of the Cantonment Board is not an elected member, he is nominated. Anybody that is a Station Commander by virtue , he is being the Station Commander of that Cantonment , becomes the President تو وہ جو elected

members ہیں اور ہر Cantonment Board میں انہوں نے ایک جان بوجھ کر کم رکھا ہوا ہے کیونکہ وہ اس وقت control کر سکتے ہیں اپنی colonies کو ، جس وقت ہم غلام تھے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ سارا پاکستان آزاد ہو گیا ہے ' پاکستان میں Contonment Board میں آنے والے لوگ اب تک آزاد نہیں ہوئے۔

جناب چیئرمین۔ آپ یہ کیوں نہیں کرتے کہ کچھ تجاویز منسٹر صاحب کو دے دیں تا کہ وہ ان کو بھی زیر غور لے آئیں۔

سید عاقل شاہ۔ میں نے تو خالد انور صاحب سے یہ بات آج سے چھ ماہ پہلے کی تھی اسی جگہ پر بیٹھ کر۔

Mr. Chairman: These are the good proposals.

ان کو دیکھ لیں۔ جی جناب مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر۔ جناب والا میں بھی اپنے ضلع کوہاٹ کے ایک ایسے حلقے سے دو دفعہ منتخب ہو چکا ہوں جس کا کہ ایک portion Cantonment کا اس میں شامل ہے۔ وہاں پر جو Cantonments establish کی گئی ہیں یہ عام طور پر وہاں کے لوگوں کی زمینوں کو انگریزوں کے زمانے میں acquire کیا گیا تھا۔ اب بدقسمتی یہ ہے کہ وہ لوگ جن کی زمینیں acquire کی گئی تھیں اور جن پر Cantonment بنے ہیں اب وہاں پر civilian population کو وہ جس طرف سے بھی کنٹونمنٹ گزر کر اگر اپنی زمینوں کو جاتے ہیں ' اپنے راستوں پر جاتے ہیں تو وہاں پر ان کو روکا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب کے نوٹس میں کوہاٹ کنٹونمنٹ کے حوالے سے یہ عرض کروں گا کہ آپ ان کو instructions دیں کہ کم از کم civilians کو وہ روڈ استعمال کرنے سے نہ روکا جائے جس میں کہ وہ اپنی کھیتی باڑی کے لئے روزمرہ اپنے کھیتوں کو جاتے ہیں اور آرمی کے جو بھی جوان ہوتے ہیں وہ ان کو روک لیتے ہیں ' وہ انہیں رات کو بھی روک لیتے ہیں ' دن کو بھی روک لیتے ہیں تو یہ ایک بہت serious مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ وزیر صاحب یہ بھی نوٹ کر لیں۔

سید عاقل شاہ۔ جناب ابھی تک میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے مسئلہ بیان کیا ہے وہ انہوں نے نوٹ کر لیا ہے۔

سید عاقل شاہ۔ نہیں جناب مسئلہ نہیں ہے

I have been waiting over one year for this question to come up.

Mr. Chairman: Which one?

سید عاقل شاہ۔ یہ سوال جناب جو میں نے کیا ہے اس کا جواب ہی نہیں آیا۔

جناب چیئرمین۔ کون سے سوال کی آپ بات کر رہے ہیں؟

سید عاقل شاہ: یہ سوال نمبر ۷ ہے۔ جناب وہ جواب دیتے ہیں کہ there is no representation میرا پوائنٹ یہ ہے جس کا جواب اب تک نہیں آیا ہے۔ الیاس بلور صاحب نے بھی یہ کہی ہے۔ اس کا جواب تو ان کو دینا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: دیکھیں ناں یہ تو ایک opinion کی بات ہے کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ dual administration ہے وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہے۔ یہ تو opinion کی بات ہے لیکن آپ نے جو مسئلہ بیان کیا ہے وہ بڑا صحیح بیان کیا ہے۔ وہ انہوں نے نوٹ کر لیا ہے۔

سید عاقل شاہ: اس کو کب rectify کر رہے ہیں یہ جو fault اس کو ختم کرنے کے لئے ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ اس پر ہم غور کر رہے ہیں۔ proposals بن رہے ہیں۔ میں آپ کو suggest یہ کروں گا کہ آپ کی جو تجاویز ہیں جو آپ نے پوائنٹ آوٹ کئے ہیں کہ جی یہ ایک nominated member ہیں۔ property rights نہیں ہیں۔ وہاں پر یہ مشکلات ہیں۔ یہ آپ منسٹر صاحب کو دے دیں تاکہ جب یہ چیزیں زیر غور آئے گی تو یہ مسئلے بھی سامنے آجائیں گی۔

سید عاقل شاہ: جناب چیئرمین، آپ ان سے یہ کہہ دیں کہ یہ مجھ سے written پوچھ لیں میں ان کو officially جواب دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ آپ ان سے باقاعدہ تجاویز لے لیں۔

سید غوث علی شاہ: سیدوں کی بھی ایک برادری ہوتی ہے۔ یہ میرے سید بھائی ہیں۔ ہم دونوں بیٹھ جائیں گے۔ اس بات کو آگے کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی حبیب جالب بلوچ صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ: چونکہ یہ مسئلہ کنٹونمنٹ ایکٹ ۱۹۲۴ کا ہے۔ یہ proposals کی stage پر ہے۔ میں ذرا کچھ indications دے رہا ہوں کہ بلوچستان کے اندر specially کوئٹہ میں۔ چونکہ یہ کنٹونمنٹ ایکٹ ۱۹۲۴ء یہ دراصل Colonial Act, تھا اور ابھی تک بدقسمتی سے ہے۔ شاید ہم نئی colonialism کے age میں ہیں اس لئے ہم نے ابھی تک رکھا ہوا ہے۔ تو کوئٹہ میں جناب یہ ہے کہ ہمارے پہاڑی آدمی یا باہر کا کوئی آدمی اس ایکٹ میں ہے کہ اگر باہر کا کوئی آدمی کنٹونمنٹ ایریاز میں داخل ہو جائے اور اس کو پکڑا جائے تو اس کو ۲ سال قید اور ۲۰۰ روپے جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ inquire کریں ابھی تک یہ لاگو ہے اس زمانے سے، زمانہ بہت پیچھے رہ گیا ہے۔ ذرا اس کو نوٹ کریں کہ ابھی ہمارے لوگ suffer کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: O.K. It is an end of the question hour.

*8. Mr. Sajid Mir: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state whether any inquiry was conducted in August/September, 1997, against the Jailor and Subedar of Central Jail, Karachi, on charges of corruption and man-handling of some customs officers in the said jail, if so, its findings?

Ch. Shujat Hussain: The Inquiry Officer found Mr. Shakir Hussain, Assistant Superintendent Jail, guilty of the allegations levelled against him for mal-treatment of prisoners. Therefore, after completing the legal formalitites under the Efficiency and Discipline Rules, 1973, the authorised Officer/I.G. Prisons awarded major penalty on the incumbent officer by reducing his pay by Two Stages.

[All the other questions and answers are taken as read and placed on the table of the House]

9. *Mr. Sajid Mir: Will the Minister for Information and Media Development be pleased to state the number of programmes produced and bought by PTV during 1996 and 1997, separately?

Mr. Mushahid Hussain Sayed: Number of programmes produced by PTV:

1996 - 5200 approximate.

1997 - 5300 approximate.

Number of Programmes bought by PTV:

1996 - 2 programes series:

(i) Hansti Dynya(7 Episodes)

(ii) Tumharay Saharay(6 Episodes)

1997 - Nil.

10. *Mr. Sajid Mir: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the names of terrorists apprehended by the Rangers in Karachi from July to November,1997?

Ch. Shujaat Hussain: The names of alleged criminals/terrorists apprehended by the Pakistan Rangers Sindh from July-November,1997 in Karachi are as under:

1. Asad Yousafi.
2. Muhammad Yasin.
3. Javed.
4. Farhan Hafeez.
5. Aqeel.

6. Shakeel.

7. Safeer.

8. Qurban Khan.

9. Javed Saeed.

10. Abbas Ali.

11. Muhammad Kausar Khan.

12. Nabi Bux Alias Bhaia.

13. Sharafat Ali.

14. Yaqoob Mada.

15. Ghulam Muhammad.

16. Shabbir.

17. Allah Jayaya.

18. Abdul Ghani.

19. Muhammad Ali.

20. Muhammad Sharif.

21. Ghulam Haider.

22. Ghulam Rasool.

23. Muhammad Akram.

24. Ishaq Masih.

25. Muhammad Yousaf.

26. Raza Muhammad.

27. Syed Khalil Ahmed.

28. Nasim-ud-Din alia Waseem Choru.

29. Muhammad Yousaf.

30. Ijaz Ahmed.

31. Muhammad Khalid.

32. Abdul Hameed.

33. Muhammad Sadiq.

34. Rashid Ahmed.

35. Mukhtar Ahmed.

36. Shahid Ahmed.

37. Yousaf.

38. Muhammad Abid.

39. Dost Muhammad.

40. Rafique.

41. Shabbir.

42. Asghar Ali.

43. Mujahid Abbas Naqvi.

44. Shahid Hussain.

45. Abbas Ali.

46. Adnan.

47. Younis Mansoori.

48. Muhammad Ali.

49. Shamshad.

50. Ghulam Murtaza.

11. ***Raja Aurangzeb**: Will the Minister for Defence be pleased to state;

(a) whether it is a fact that land is being acquired by G.H.Q(Welfare Directorate) for Officers Colony in the area of village Dakhli Humak, Islamabad, if so, its details; and

(b) whether it is also a fact that army personnel have set up their tents on

the said land and the owners of the land are not allowed to come there,if so, its reasons?

Minister Incharge for Defence: (a) No land has been acquired by Welfare Directorate, GHQ. However, land is being purchased through direct negotiations as per the prevailing market rates.

(b) There is an infantry platoon in the area since June 1996, basically to guard the 10,000 kanals of land purchased and to check any encroachments on it. The guard does not operate outside purchased area.

12. ***Haji Sakhi Jan:** Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairs, States and Frontier Region be pleased to state;

(a) the steps taken by the Government for the revival of abolished seven seats reserved for FATA in Bolan Medical College, Balochistan; and

(b) whether the seats reserved for AJK in the said college have been revived?

Lt. Gen. (Retd). Abdul Majeed Malik : (a) For the revival of reserved FATA seats in Bolan Medical College, the following steps have been initiated by the Government:-

(i) Letter addressed by the Minister to the Chief Minister, Balochistan.

(ii) Letter addressed by the Secretary, KANA/SAFRON Division to the Chief Secretary,Balochistan.

(iii) Letter addressed to the Chairman,Univeristy Grants Commission, to request the Bolan Medical College Balochistan for revival of these FATA seats.

The case is presently subjudice before the Balochistan High Court and

this Division will support the plea of students from FATA.

(b) No information is available in this regard.

13. *** Molvi Syed Ameer Khan:** Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairs, States and Frontier Region be pleased to state;

(a) whether it is a fact that a number of buildings have been constructed in North Waziristan Agency for Schools and health centres but staff has not been posted there, if so, the number of such buildings and the reasons for not posting the staff; and

(b) the time by which necessary staff will be posted there?

Lt. Gen (Retd.) Abdul Majeed Malik: (a) Yes. The following building have been constructed on North Waziristan Agency for Health Centres and Schools:-

1.	Basic Health Units.	01
2.	Civil Dispensaries.	35
3.	Mother Child Health Centres.	42
4.	Schools.	149

No staff has been provided to Health Centres due to the ban on recruitment. The Government has provided staff to 140 Schools and staff for the remaining Nine Schools, the posts are being advertised in the Press and will be provided after completing codal formalities.

(b) Staff for Health Institutions will be provided after the lifting of the ban on recruitment.

14. ***Syed Qasim Shah:** Will the Minister for Information and Media Development be pleased to state;

(a) the total amount collected from Radio and T.V. licences fee during the last five years with year-wise and province-wise break-up; and

(b) the total expenditure incurred on the collection of said fee during the said period with year-wise break-up?

Mr. Mushahid Hussain Sayed: (a) Province-wise and year-wise break-up of income from licences fee and expenditure incurred on its collection by PBC and PTV during the last five years is as under:-

PAKISTAN BROADCASTI NG CORPORATION

Year 1993-94	Collection	Expenditure
Sindh	6,543,033	
Balochistan	418,941	
Punjab	31,477,427	
NWFP	3,852,088	
Total:	42,291,489	17,323,012

(b)	Year 1994-95	Collection	Expenditure
	Sindh	4,913,313	
	Balochistan	306,986	
	Punjab	30,176,118	
	NWFP	3,677,372	
	Total:	39,073,789	20,236,933

Year 1995-96	
Sindh	5,649,600
Balochistan	378,658

Punjab	27,258,463	
NWFP	3,773,548	
Total:	37,060,269	21,712,523

Year 1996-97		
Sindh	5,612,030	
Balochistan	407,719	
Punjab	24,417,786	
NWFP	3,197,888	
Total:	33,635,423	19,342,792

Year 1997-98		
Sindh	4,587,850	
Balochistan	280,837	
Punjab	23,882,085	
NWFP	2,947,503	
Total:	31,699,275	19,399;581

PAKISTAN TELEVISION CORPORATION

1993-94	Collection	Expenditure
Punjab	187,096,414	
Sindh	57,425,586	
NWFP	5,924,209	
Balochistan	801,060	
Azad Kashmir	10,375	
Total:	251,255,644	14,485,943

1994-95

Punjab		184,035,587	
Sindh		53,103,950	
NWFP		5,378,895	
Balochistan		636,741	
Azad Kashmir		6,755	
	Total:	243,161,928	16,821,613
1995-96			
Punjab		178,770,123	
Sindh		44,999,855	
NWFP		4,876,707	
Balochistan		626,065	
Azad Kashmir		5,375	
	Total:	229,278,125	18,196,233
1996-97			
Punjab		179,704,517	
Sindh		56,479,872	
NWFP		5,391,465	
Balochistan		584,888	
Azad Kashmir		6,326	
	Total:	242,167,067	17,330,970
1997-98			
Punjab		170,440,176	
Sindh		53,947,364	
NWFP		3,024,203	
Balochistan		501,895	

Azad Kashmir	8,000	———
Total:	229,921,638	14,185,502

15. ***Syed Qasim Shah:** Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairs and State and Frontier Regions be pleased to state;

(a) the total number of Afghan Refugees living in District Mansehra;and

(b) the steps being taken by the Government for their repatriation and the time by which they will be repatriated?

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majeed Malik: (a) The number of Afghan Refugees in District Mansehra is as under:-

No.of Families	No.of individuals
4307	30113

(b) The Government is considering various steps to improve the pace of repatriation of Afghan Refugees to their homeland. Although so far 1.8 Million Afghan Refugees have been repatriated from NWFP, yet due to the prevailing political and socio-economic conditions in Afghanistan, the process of repatriation is very slow. Moreover, under international obligations the repatriation of Afghan Refugees to their homeland has to be voluntary, safe and orderly and the refugees can not be forced to leave the country.

In order to speed-up the repatriation, the UNHCR with collaboration of SAFRON has adopted new dynamic strategy known as targetted group repatriation with development activities carried out by UN Agencies and NGOs.

Therefore, exact date for the total repatriation of the Afghan Refugees to their homeland is linked with plitical stability and regeneration of economic

activities in Afghanistan.

16. ***Syed Qasim Shah:** Will the Minister for Defence be pleased to state the names of the countries/places where Pakistani Forces are deployed as Nations peace keeping Force?

Minister Incharge for Defence: Pakistan Army has only one contingent deployed at Western Sahara under UN Peace Keeping Mission.

17 ***.Dr.Safdar Ali Abbasi:** Will the Minister for Defence be pleased to state;

(a) the estimated cost of the building of new Lahore Airport indicating also the local and foreign component;

(b) the time by which it will be completed; and

(c) the total amount released for the project so far?

Minister Incharge for Defence: (a) Total estimated cost of New Terminal Complex Lahore is Rs.10.320 billion including local and foreign exchange components of Rs.4,954 million and Rs.5,366 million(US$ 119.236 million) respectively.

(b) Completion time of the project is 30 months (as per PC-I) starting from 28 July,98.

(c) The total amount released so far is Rs.1,737.891 million.

18. ***Dr.Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state;

(a) the details of check posts of FC and Coast Guards in Balochistan; and

(b) the amount spent on FC and Coast Guards in Balochistan during the last three years?

Ch. Shujaat Hussain: The details of checkposts and amounts spent on FC and Coast Guards in Balochistan during the last three years is as under:-

(i) Frontier Corps(Balochistan)

(a) Number of checkposts:

305(Details at Annex: "A").

(b) Amount spent;

1995-96 1323.925 million

1996-97 1353.190 million

1997-98 1539.750 million.

(ii) Pakistan Coast Guards:

(a) Number of checkposts;

12(Details at Annex;"B")

(b) Amount spent;

1995-96 1.940 million

1996-97 2.233 million

1997-98 1.914 million

Annexure "A"

DETAILS OF FC CHECK POSTS

S.No.	FC Corps	Total Number of Checkposts
1.	Zhob Militia	24
2.	Pishin Scouts	65
3.	Chagai Militia	39
4.	Kharan Rifles	20
5.	Mekran Scouts	15

6.	Kalat Scouts	26
7.	Sibi Scouts	20
8.	Bambore Rifles	25
9.	Loralai Scouts	43
10.	Maiwand Rifles	17
11.	Ghazaband Scouts	11
	Total:	305

AMOUNT SPENT ON FC

(Amount in Million Rupees)

Year	Expenditure
1995-96	1323.925
1996-97	1353.190
1997-98	1539.750
Total:	4216.865

ANNEXURE "B"

DETAIL OF CHECK POSTS PCG (BALOCHISTAN)

Following checkposts are lying by Pakistan Coast Guards:-

1. Uthal Check post on RCD Highway(Permanent).
2. Small Check Post at DAM(Temp)
3. Jiani
4. Badok
5. Pasni
6. Shadi Kaur
7. Chakoli East
8. Ormara

9. Manaji

10. Chahi

11. Suntsr

12. Ghar(Pashal)

19. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the number of persons of FC and Coast Guards posted in Balochistan?

Ch. Shujaat Hussain: The number of Coast Guards and Frontier Corps persons posted in Balochistan is as under:-

(i) Pakistan Coast Guards - 1022(including officers).

(ii) Frontier Corps(Balochistan)- 33151(including officers)

20. ***Syed Abid Hussain Al-Hussaini:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state whether it is a fact that a sum of Rs. 50 is being charged, per passport, by the passport Office, Parachinar, Kurrum Agency in addition to the prescribed fee, if so, its reasons?

Ch. Shujaat Hussain: Yes. The Political Agent, Parachinar has intimated that in order to provide funds for the purchase of stationery, office equipment, other contingent expenditure and conveyance charges of passport staff for their visit to various stations in the Agency in connection with passport work for which no amount is allocated in the budget, a sum of Rs. 50 in addition to the prescribed Passport fee is being charged on each application. The matter is being taken-up with the Provincial Government to provide budgetary provision to the Political Agent and to stop charging Rs.50 from applicants.

21. ***Syed Abid Hussain Al-Hussaini:** Will the Minister for Kashmir

Affairs, Northern Affairs, State and Frontier Regions be pleased to state whether any water supply scheme for Kurrum Agency is under consideration of the Government, if so, i ts details?

Lt. Gen. (Retd) Abdul Majeed Malik: Yes. Work is progress on Five Water Supply Schemes in Kurrum Agency at a total estimated cost of Rs.52. 381 million. Upto 30th June, 1998, an amount of Rs.38.404 million has been spent on these on-going schemes. Four new schemes for supply of drinking water facility in Kurrum Agency ae also included in the A.D.P.1998-99 with total cost of Rs.9.500 million . Detail of these schemes is annexed.

22. ***Syed Abid Hussain Al-Hussaini:** Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairs, States and Frontier Regions be pleased to state whether it is a fact that a number of Arabic teachers and Oriental Teachers in FATA have been working on adhoc basis for the last fifteen (15) years, if so, the time by which their services will be regularised?

Lt. Gen. (Retd) Abdul Majeed Malik: No. All the Arabic Teachers and Oriental Teachers in FATA are working on permanent basis and not on ad-hoc basis .

23. ***Mr.Haji Gul Afridi:** Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairs, States and Frontier Regions be pleased to state;

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to provide uniform and arms to the Khasa Dars, if so, when; and

(b) whether there is any proposal under consideration ofthe Government to increase the number of Khasa Dars in different agencies, if so, when?

Lt. Gen(Retd.) Abdul Majeed Malik: (a) According to the

policy in vogue since British days, Khassadars use their own arms. Presently, there is no proposal under consideration of the Government to provide arms to this force. However, uniform is provided by the Government.

(b) A total number of 4201 posts of Khassadars for FATA were approved by the Federal Government to be provided in three equal phases i.e. Financial Years 1995-96 and1996-97 and 1997-98 with Financial implications of Rs. 76 millions. For 1995-96, and 1996-97. 2801 posts with financial implication of Rs. 50 millions have already been created, while the remaining 1400 posts will be filled up after lifting of ban on recruitment.

24. *Mr. Muhammad Zahid Khan: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the number of the persons appointed on contract basis in FIA since January, 1997 with their grade-wise break-up?

Ch. Shujaat Hussain: 31 Officers/officials have been apponted on contract basis in FIA since January, 1997. Grade-wise break-up is detailed as under:-

S.No.	Post/Grade	Number of persons appointed
1.	Dy. Director (BS-18)	01
2.	Asstt. Director (BS-17)	08
3.	Sub-Inspector (PS-14)	07
4.	A.S.I. (BS-9)	10
5.	U.D.C. (BS-7)	01
6.	L.D.C. (BS-5)	02
7.	Constable (BS-5)	02
	Total	31

25. *Mr. Muhammad Zahid Khan: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the number, names and place of domicile of the persons posted in FIA on deputation basis since January 1997?

Ch. Shujat Hussain : 122 Officers/officials have been posted in FIA on deputation since January 1997. Their names, designation and place of domicile are annexed.

Annex

LIST OF DY. DIRECTORS/ASSTT: DIRECTOR/INSPECTORS/ASI'S/ CONSTABLE AND MINISTERIAL STAFF ON DEPUTATIONIST W.E.F. JANUARY, 1997./

SL. NO.	NAME AND DESIGNATION.		DOMICILE
1.	Mr. Mahmood Salim Mahmood.	Director.	Punjab.
2.	Mr. Fazle Karim.	Dy. Director.	Sindh.
3.	Mr. Nasrullah Khan.	-do-	Punjab.
4.	Mr. Irfan Nadeem Syed.	-do-	Sindh.
5.	Mr. Shujauddin Zada.	-do-	Punjab.
6.	Mr. Jamshid Siddique.	-do-	-do-
7.	Mr. Azhar Ali Ch.	-do-	-do-
8.	Mr. B.A. Nasir.	-do-	-do-
9.	Mr. Haroon M.K. Tareen.	-do-	-do-
10.	Mr. Umer Shahzad.	-do-	NWFP.
11.	Malik Gulab Khan.	-do-	Punjab.
12.	Mr. Athar Ashfaq.	-do-	-do-
13.	Mr. Muhammad Aslam Bhootani.	-do-	Baluchistan.
14.	Sardar Muhammad Anwar Khan.	-do-	N.W.F.P.

15.	Mr. Usman Sarosh Alvi.	Assistant Director.	Punjab.
16.	Mr. Aftab Arshad.	-do-	-do-
17.	Mr. M. Sadiq Bhatti.	-do-	-do-
18.	Dr. Amir Hussain.	-do-	-do-
19.	Mr. Fayyaz Ahmad.	-do-	-do-
20.	Mr. Ehsan Ahmad [illegible].	-do-	-do-
21.	Mr. Faisal Butt.	-do-	-do-
22.	Mr. Sajid Akram Ch.	-do-	-do-
23.	Mr. Iftikhar Ahmad Najmi.	-do-	-do-
24.	Mr. Yar Muhammad Dogar.	-do-	-do-
25.	Mr. Mansoor Naji	-do-	-do-
26.	Mr. Hajat Mir	-do-	N.A.
27.	Mr. Barkat Hussain Khosa.	-do-	Baluchist
28.	Mr. Mohib Ullah.	-do-	-do-
29.	Mr. Tariq Hamid Butt.	-do-	Punjab.
30.	Mr. Abdullah Afzal Khan.	ASSTT: DIRECTOR/LEGAL.	Sindh.
31.	Mr. Inayatullah	INSPECTOR/INVESTIGATION	NWFP.
32.	Mr. Sahib Nasir.	-do-	-do-
33.	Mr. Shams-ur-Rehman.	-do-	-do-
34.	Mr. Jajjar Ali.	-do-	Baluchi
35.	Mr. Zahid Hussain.	-do-	-do-
36.	Mr. Muhammad Ghias	do-	N.A
37.	Mr. Shoaib Zaman.	Inspector/Investigation.	Punjab.
38.	Mr. Abdul Rauf Chishti.	-do-	-do-
39.	Mr. Hussain Ahmad Nasir Lodhi.	-do-	Sindh.
40.	Mr. Rehmatullah.	-do-	-do-
41.	Mr. Nasim ul Haye	-do-	-do-
42.	Mr. Khalid Masood	-do-	NWFP.
43.	Mr. Khurshid Anwar.	-do-	-do-
44.	Rana Abdul Khaliq.	-do-	Punjab.
45.	Mr. Shamshad Hussain.	-do-	N.A.
46.	Mr. Irfan Bashir.	-do-	Baluchis
47.	Mr. Mr. Rauf Ahmad Tariq Bajwa.	-do-	Sindh.
48.	Mullan Mehmood Pecho.	-do-	-do-
49.	Mr. Farhat Abbas Kazmi.	-do-	NWFP.
50.	Mr. Muhammad Ismail.	INSPECTOR/LEGAL.	-do-
51.	Mr. Ayaz Ul-Haq.	-do-	-do-
52.	Mr. Noor Ul Wahab.	-do-	-do-
53.	Mr. Sharafatullah Khan.	INSPECTOR/CUSTOMS.	Sindh.
54.	Mr. Muhammad Mohsin.	-do-	Punjab.

55.	Mr. Sharafatullah Khan.	-do-	Sindh.
56.	Mr. Muhammad Mohsin.	-do-	Punjab.
57.	Mr. Muhammad Saleem Shah.	-do-	Sind(U).
58.	Hafiz Muhammad Ali Khoso.	-do-	Punjab.
59.	Mr. Noor Ullah Shah.	SUB-INSPECTOR/INVESTIGATION.	Baluchistan.
60.	Mr. Shab Ali Shah.	-do-	NWFP.
61.	Mr. Mohammad Khanwazir.	-do-	N.A.
62.	Mr. Mushtaq Hussain Shah.	-do-	Sindh(R)
63.	Mr. Muhammad Ashraf.	-do-	Punjab.
64.	Mr. Muhammad Iqbal.	-do-	-do-
65.	Mr. Alla Ud Din.	-dd-	-do-
66.	Muhammad Ashraf.	-do-	-do-
67.	Mr. Waseem Ahmad Siddiqui.	-do-	Sindh.(U)
68.	Mr. Naddem Ahmad Siddiqui.	-do-	Sdo-
69.	Mr. Rizwan Khalid.	-do-	Punjab.
70.	Nauman Malik.	-do-	Pdo-
71.	Syed Hashim Ali Bukhari.	-do-	-do-
72.	Mr. Kaleem Khan Hausa.	-do-	Sind.
73.	Mr. Muhammad Akhtar Hussain Jandoon.	Sub-Inspector/Inv.	Sindh.
74.	Mr. Adnan Ali Shah.	-do-	Sindh.
75.	Mr. Saadatullah.	-do-	NWFP.
76.	Mr. Alamgir	-do-	N.A.
77.	Mr. Sahibzada Burhanuddin siddiqui.	-do-	Sindh.
78.	Mr. Ishtiaq Masood.	-do-	Punjab.
79.	Syed Imran Ahmad. Zaidi.	-do-	Sindh.
80.	Mr. Mohammad Tariq Baig.	-do-	-do-
81.	Mr. Rashid Hussain.	-do-	-do-
82.	Mr. Faisal Rasheed.	A.S.I INVESTIGATION.	Baluchistan.
83.	Mr. Qaisar Rasheed.	-do-	-do-
84.	Mohammad Akhtar Hussain Jadoon.	-do-	sindh.
85.	Mr. Javed Akhtar.	-do-	Sindh.
86.	Mr. Javed Hameed.	-do-	Punjab.
87.	Mr. Nasrullah Khan.	-do-	-do-
88.	Mr. Muhammad Qasim.	-do-	I.B. POLICE.
89.	Mr. Muhammad Boota.	HEAD CONSTABLE.	Punjab.
90.	Mr. Taufique Hussain.	CONSTABLE.	Sindh.
91.	Mr. Rahat Khan.	Const/Driver.	NWFP.

92.	Mr. Alomdur Hussain.	Constable.	N.A.
93.	Mr. Arif Iqbal.	-do-	Sindh.
94.	Mr. S. Ishtiaq Hussain.	-do-	-do-
95.	Mr. Naik Alam	-do-	N.A.
96.	Jehangir Shah.	F.C./Driver.	-do-
97.	Mr. Mansoor Ahmed.	-do-	Punjab.
98.	Mr. Amanullah.	Constable.	NWFP.
99.	Mr. Ghulam Rasool.	-do-	Punjab.
100.	Mr. Muhammad Irshad	-do-	-do-
101.	Mr. Muhammad Iqbal.	-do-	NWFP
102.	Mr. Farhat Hussain	-do-	Punjab.
103	Mr. Bashir Khan.	-do-	NWFP
104.	Mr. Muhammad Saleem.	-do-	Punjab.
105.	Mr. Aqil Ahmed.	-do-	-do-
106.	Mr. Muhammad Safdar	-do-	-do-
107.	Mr. Arshad Naeem Bhatti	-do-	Sindh (U)
108.	Hafiz Amanullah	-do-	-do-
109	Mr. Muhammad Hayat	F.C/Driver	Punjab.
110	Mr. Zahoor Ahmed	F.C/Constable	NWFP
111.	Mr. Shah Faisal	-do-	-do-
112.	Mr. Mohammad Ibrahim.	Constable.	NWFP.
113.	Mr. Hameed ullah Khan.	-do-	-do-
114.	Mr. Saeed Khan.	-do-	-do-
115.	Mr. Asghar Khan.	-do-	-do-

MINISTERIAL STAFF.

116.	Mr. Khalid Hussain.	Stenographer.	Punjab.
117.	Mr. Lal Shah.	Stenotypist.	NWFP.
118.	Mr. Afsar Shah.	Stenotypist.	Quetta.
119.	Mr. Muhammad Ibrahim.	UDC,	-do-
120.	Mr. Ghulam Hussain.	LDC.	-do-
121.	Mr. Muhammad Hashim.	LDC	-do-
122.	Mr. Zahid Ayub.	LDC	Punjab.

SAGHIR ASAD HASAN

Secreta

ISLAMABAD :

The 14th December, 1998.

PCPPI—1893(98) Senate—14-12-98—200.

UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR ANSWERS

1. **Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Railways be pleased to state;

(a) the historical details of the Railway Projects from Jacobabad to Sibi, Sibi to Bostan via Harnai, Sibi to Quetta and Quetta to Sor Range;

(b) the details of the where about of the steel railway lines, steel structures, bridges etc, of each such project ; and

(c) the details of the present status of the land ownership according to the Provincial Land Revenue Record for each such project?

Minister for Railways: (a) Historical details of the Railway Projects are as under:-

(i) Jacobabad to Sibi,- Like Khyber Pass- Landikotal, Bostan to Zhob valley, Bolan pass to Quetta Harnai to Pishin, Bolan Pass to Nushki this Sindh-Pishin(Sukkur-Sibi) section was also build under the project of strategic lines. These strategic lines were built for purely malitary purposes , irrespective of commercial consideration, though in later years some of these lines acquired commercial importance too. Of allIndia Railways, North Western was the only system which had these lines and formed the vital part of the British Imperial system of defence in North West India. The most important strategic lines and the most interesting too were the Sindh-Pishin Railways, Bolan and Khyber Railways.

On Bolan side, the nearest pointof Railway communication with Afghanistan was then at Sukkur beyond which the British forces had to march all the way from Indus, experiencing sore trials and great loss of life,

therefore, this route Sindh-Pishin Railway and the Bolan Railway was a matter of great urgency.

After the news of masacre at Kabul in 1879, orders were issued to lay a line from Ruk to Sibi at the entrance of the Nari Pass. All the Railways of India contributed material. First rail was laid on 6th October 1879 and on 14th January 1880 railway engine steamed into Sibi 130 miles had been laid in 101 days across the waterless desert, necessitating the feeding of 5000 men and animals. After 1880 orders for extension of Sukkur-Sibi line to Pishin were issued via Harnai rather than Bolan Pass.

(ii) Sibi to Bostan via Harnai,- Early in 1880 it was decided to extend the Sukkur-Sibi Railway line to Pishin, which had been surveyed. It was decide that the route from Sibi should be through the Harnai, rather than the Bolan Pass. The opinion was that the Harnai route was more suitable for a broad guage heavy traffic line and the Bolan route was suitable for a light railway due to steep grade. The work was resumed under the new name " Harnai Road Improvement Scheme." The fiction of the Road Improvement Scheme was abandoned on the Russian Occupation of Mary in February 1884. An amount of 1,000,000 was wasted (for the cost of transportation by camels and labour employed in addition to time). Hence forth the line was known as Sindh-Pishin State Railway.

The Railway line from Sibi to Sharigh having 74 miles was completed and opened for traffic on 21-8-87 and from Sharigh to Bostan, 81 miles was completed and opened for traffic also on 21-8-1887.

(iii) Sibi to Quetta.-Sibi to Bostan line viz Harnai was conceived as a regular broad guage line for heavy traffic and Bolan Railway for light traffic. In 1876 orders

were given for the reconnaissance of the Bolan Pass 60 miles long rising from 450 feet at its entrance to a height of 6000 feet above sea level at the Pishin Plateau known as DASHT-I-BEDAULAT(The plain of poverty) at one end of which was located Quetta. The work of construction was resumed in 1880 and the line was opened to Quetta in August 1886 and in 1887 the line was opened from Quetta to Bostan on Broad guage. The track between Hirak and Kolpur(9 miles) was meter guage. In 1888 the work was started on a high level line between Hirok-Kolpur through Dozan Gorge to replace the meter gauge line as a permanent means of connection but it was washed away in 1889 and again in 1890. The work was continued and the MUSHKAF-BOLAN Railway was opened to traffic in April, 1897 and became the principal route to Quetta.

(iv) Quetta to Sorange.-The coal deposits in th Balochistan Province are mainly located in the following three areas:-

(i) Khost-Sharigh.

(ii) Mach.

(iii) Sor Range-Degari.

The last mentioned area is devoid of any direct railway facilities. It was previously served by a narrow gauge railway line constructed in 1921-22, but it ran only from Quetta to Spin Karez.(15.34 miles). It was closed because of the discovery of better quality coal in Jheria, Bihar and railway's requirements being met mostly from that source. This line was subsequently dismantled in 1925.

The detailed survey was carried out in the year 1964-65 from Quetta to Sor Range which is at a distance of about 20 miles from Quetta. The Chairman, Railway Board, inspected the alignment of the proposed railway line during September, 1970 and in view of certain developments and considerable rise in cost of construction

since 1964-65, a fresh review of the Engineering and Traffic Survey reports was ordered to bring the cost estimates and traffic prospects upto date.

Due to poor financial prospects, the projected line was not considered financially justified and therefore, the project was dropped. As such this line does not exist on ground at all.

(b) Detail of Steel Material-Structure:

(i)	Jacobabad to Sibi	Original track and all related steel
(ii)	Sibi to Quetta}	structure bridges are existing andall
(ii)	Quetta to Bostanthese	Railway lines are under normal
(iv)	Bostan to Khanai	train working.
(v)	Sibi to Zardula via	Original track existing for normal
		Harnai. train working
(vi)	Zardula to Khanai.	The sudden heavy flood with tremendous velocity swept away the whole embankment in the Chappar Rift in July 42. There was nothing left for Railway to be laid upon for restoration of section. It was decided that the railway line between ZARDALU-KHNANAI which carried one train a week should be closed down in the same year and the track was uprooted in 1943.

(c) Details of the present status of the land ownership according to the

Provincial Land Record for the Railway projects from Jacobabad to Sibi, Sibi to Bostan via Hurnai, Sibi to Quetta and Quetta to Sorange are given as under:-

S. No.	Sections	Area as per Railway Record (Acres)	Area shown as authenticated by Revenue Deptt. as per Provincial land Revenue Record (Acres)	Area lying un-surveyed/ unsettled (Acres)
1.	Jacobabad to Sibi (Sibi excluding).	3955.25	2703.01	1252.24
2.	Sibi to Bostan *via* Hurnai (Sibi excluding).	1855.61	1510.08	345.53
3.	Sibi to Quetta (Sibi including).	—	—	—
	(i) Sibi	212.70	212.70	—
	(ii) Sibi-Peshi	713.16	284.29	428.87
	(iii) Peshi-Spezand	2165.50	325.45	1840.05
	(iv) Spezand-Quetta.	690.96	662.18	28.78
4.	Quetta to Sorange.	—	—	—

(Please past the detail)

2. **Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Defence be pleased to state;

(a) the cities where Pakistan Meteorological Department has its observatories and the details of expenditures of each observatory during the last five years with year-wise break-up;

(b) the steps proposed to be taken by the Government to set-up such observatories in the districts of Pakistan where such observatories do not exist; and

(c) the details of benefits acrued from the data collected by such observatories?

Minister Incharge for Defence: (a) List of sites where meteorological Observatories are located alongwith their expenditure for the last five years is enclosed as Annexure.

(b) Pakistan Meteorological Department(PMD) intends to establish observatories during the 9th five year plan in the follwing districts of Pakistan:-

Chakwal, Khushab, Layyah, Landi Kotal, Malakand, Pak Pattan, Rawalakot, Sahiwal and Sanghar.

Up-gradation of the existing observatories at Bahawalpur, Khuzdar, Muzaffarabad, Ormara and Punjgur is also included in the plan.

(c) the data collected by these observatories is being utilized for the environmental information for the masses in general and in particular as follows:-

(i) For Disaster Prevention by irrigation Authorities, Water and Power Development, Relief Commissioner, Army rescue, Police and National Flood Commission.

(ii) For Economical Transportation and Navigation by Civil Aviation Authority, all Aviation Operators, Defence Forces and Port Authorities.

(iii) For Agriculture by Ministry of Food and Agriculture, Agricultural Research Agencies, Provincial Agriculture Departments and the Farmers.

(iv) For construction of Buildings, Dams, Bridges, Motorways and communication links by Private and Government Agencies.

(~~Please Past~~ Annexure)

LIST OF MET OBSERVAT ORIES & LAST FIVE YEARS EXPENDITURE INCURRED ON EACH

Anexture A

S.NO	STATIONS	1993-94	1994-95	1995-96	1996-97	1997-98	TOTAL
1	PBO+Amt. Pasni	268204	313098	365321	352363	336014	1635000
2	Amt. Ormara	108491	110206	138239	97411	133054	587401
3	MO+Amt. Gwadar	214385	246595	306172	315921	313156	1396229
4	PBO Jiwani	240068	238710	275659	280065	322979	1357481
5	PBO+Amt+RS. Punjgur	420655	454887	425576	365453	421637	2088208
6	Amt. Turbat	130935	195246	189107	164958	139922	820168
7	PBO Kalat	223379	235074	244628	316305	240995	1260381
8	PBO+Amt. Khuzdar	274030	284438	315752	322781	393203	1590204
9	MO Lasbella	162869	184780	209392	233028	243032	1033101
10	MO Sibbi	282675	315309	426638	368477	385746	1778845
11	PBO Barkhan	253449	311767	254341	360383	349009	1528949
12	PBO+Amt. Zhob	282019	287945	335726	313511	349145	1568346
13	PBO+Amt. Dalbandin	196726	256519	227871	317467	369014	1367597
14	PBO Nokkundi	235218	359885	315074	381035	515433	1806645
15	MO+Marine Met. Karachi	381776	455389	449412	461001	468278	2215856
16	PBO Badin	172257	250862	266192	338068	362474	1389853
17	PBO+Amt. Nwabshah	228575	249388	335258	443135	495684	1752040
18	MO Padidan	286941	309500	356677	332159	350557	1635834
19	PBO Chhor	219654	240732	357492	313660	308515	1440053
20	MO Rohri	192940	191425	226300	298925	383113	1292703
21	MO Larkana	241123	318811	312206	281600	341386	1495126
22	Amt. Moenjodaro	12336	150922	174864	232039	258646	939807
23	PBO+Amt. Jacobabad	243473	357575	377588	370437	457473	1806546
24	Amt. Sukkur	152824	188832	176350	282114	317876	1117996
25	Amt. Mirpur Khas	57378	61379	22969	25327	11786	178839
26	Amt. Sehwan	-------	------	-------	15983	128243	144226
27	Agro. Met. Tandojam	118645	143386	186143	286865	33778	1072824
28	Agro. Met. Quetta	120000	135000	151000	185000	225000	716000
29	Agro. Met. Larkana	--------	------	--------	--------	53645	53645
30	PBO+DMO Hyderabad	958235	1176752	1222219	1425143	1313056	6095405

31	PBO Lahore	233000	256000	267000	293000	308000	1357000
32	PBO Jhelum	238000	208000	296000	340000	396000	1478000
33	PBO Khanpur	278000	309000	317000	358000	364000	1626000
34	PBO Bhawalnagar	300000	331000	363000	375000	398000	1767000
35	PBO Silakot	331000	371000	378000	397000	427000	1904000
36	PBO+Amt. DI Khan	515000	579000	628000	587000	598000	2907000
37	PBO Drosh	292000	328000	347000	375000	381000	1723000
38	PBO+Amt. Muzafarabad	304000	354000	408000	446000	460000	1972000
39	Met Observatry Murree	211000	266000	282000	302000	360000	1421000
40	Met.Obsy. Balakot	154000	182000	201000	225000	249000	1011000
41	PBO+Amt. Bhawalpur	337000	366000	388000	412000	478000	1981000
42	PBO Ghari Dopatta	102000	135000	164000	170000	175000	746000
43	PBO Kotli	120000	132000	148000	164000	187000	751000
44	PBO Kakul	98000	107000	121000	162000	218000	706000
45	Amt. Rahim Yar Khan	74000	96000	127000	163000	224000	684000
46	Amt.Mangla	74000	77000	81000	89000	101000	422000
47	Amt.R.Kot	68000	71000	77000	87000	110000	413000
48	Amt+Agro Met. Faisalabad	594000	655000	757000	670000	765000	3441000
49	WSR+Agro Met Sargodha	585000	611000	635000	651000	856000	3338000
50	Amt. DG Khan	--------	--------	--------	47000	109000	156000
51	Met Office Multan	2176000	2497000	2672000	3056000	2880000	13281000
52	Met Office Gilgit	1717000	1885000	2176000	2182000	2187000	10147000
53	Met Office Skardu	1065000	1144000	1278000	1351000	1367000	6205000
54	Met Obsy Bunji	304000	310000	338000	330000	340000	1622000
55	Met Obsy Astor	221000	290000	323000	352000	345000	1531000
56	Met Obsy Chillas	257000	361000	280000	321000	354000	1573000
57	Met Obsy Gupis	126000	153000	215000	254000	270000	1018000
58	Met Obsy Saidu Sharif	217000	264000	269000	285000	317000	1352000
59	Met Obsy+APS Chitral	523000	631000	677000	698000	711000	3240000
60	PBO+Amt. Parachinar	253000	298000	328000	351000	353000	1583000
61	Amt. Bannu	138000	176000	184000	191000	193000	882000
62	WSR Chirat	303000	343000	379000	361000	367000	1753000
63	Met Observatory Dir	221000	281000	318000	327000	354000	1501000

Note: Amt: Aeromet Station (Station for providing information to Aviation)
PBO: Pilot Baloon Observatory (Upper Wind Measuring Station)

3 Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Defence be pleased to state;

(a) the historical details of the establishment of ATTOCK CANTT ; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to establish a cantonment at SUI,Balochistan, if so, its details?

Minister Incharge for Defence: (a) Attock Cantonment was established in 1858 near village Kamalpur. The sandy tracks and the strategic Indus River seems to have attracted early British Campaigners to establish their camps on there. It soon became an Artillery Area because of tactical and strategic reasons. Major Campbell, a gunner officer, laid the foundation of this Cantonment. Attock Cantonment is a small Cantonment, comprising an area of 925.84 acres, with a population of 17808 according to 1998 census.

(b) During Prime Minister's visit to Quetta on 18-11-98, he was pleased to direct that a Cantonment may be set-up in Sui. So far no formal proposal from Army authorities regarding declaration of Cantonment at Sui has been reccived. Hence no details are available. The Army authorities are being requested to consider the proposal and provide a proper plan/feasibility report for further action by the Ministry of Defence.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: جناب قاضی محمد انور صاحب نے ناسازی طبع کی بنا پر مورخہ ۱۵ اور ۱۶ دسمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: فاروق احمد خان صاحب نے گزشتہ اجلاس کے دوران ۱۸ نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی

درخواست کی ہے۔ کیاآپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، پرویز رشید صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ گزشتہ اجلاس کے دوران ۱۲ اور ۱۳ نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔

جناب چیئرمین : نثار محمد خان صاحب گزشتہ اجلاس کے دوران مورخہ ۱۱ تا ۱۷ نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: O.K.

جناب شفقت محمود، جناب چیئرمین، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، لمبا تو نہیں۔ جی فرمائیے۔

POINT OF ORDER

Re: The FIA Personnel Raided the Offices of Daily "JANG" And "The News".

Mr. Shafqat Mehmood: Sir, thank you for giving me this opportunity. Sir, this morning's newspapers carried a news item which shocked me and I am sure, shocked you and shocked every person in the country who has any love for democracy, any love for the freedom of the press, any love for all of these matters.

Sir, the news item was that the offices of Jang and News in Rawalpindi were raided by the FIA. The FIA personnel were present in the offices of these newspapers for six hours and sir, they harassed the reporters. They harassed the people who were in the account section. They went to the store room and they

tried to find out what is the news print quota. All this was done sir, because a news item was published in the Jang and the News quoting a story originally published by the Observer Newspaper in England. The story was that the Prime Minister Nawaz Sharif's family has been sued by Al-Toufique Group of Investment Company because they have failed to pay back 11 million pounds which they have borrowed from the Al-Toufique. The story said that a writ has been issued on this. This is a story which was published by the Observer London.

Of course there was one other item in this that this loan was guaranteed by Mian Muhammad Sharif, by Mian Shahbaz Sharif and by Mian Abbas Sharif. Now if the Government had any problem with the story, the best option for the Government was to sue the newspaper in England or lodge a protest with the press Council over there. What the Government in fact did was that first they tried to suppress the story.

A day before, the Media Representatives of this government, went to the Press offices and they tried to tell every newspaper, please do not publish the story and it should be borne in mind that this story was not a story originated by either Jang or The News but this was a reproduction of a story which was printed in the "Observer" London.

So, some newspapers perhaps agreed to do it and some newspapers said that no, this is an important story. It concerns the Prime Minister of Pakistan. It concerns the family of the Prime Minister of Pakistan. So this story must be reproduced. And what do they do? They raided the offices of the 'Jang' and 'The News'.

Sir, this is not the first time that such a violation of the freedom of the press has been done, this is not the first time that whenever the corruption, money

laundering and the default of loans of the Prime Minister and his family have been pointed out, that harassment of newspaper has been resorted to. In fact the harassment of newspapers has been often resorted to. Particulary, sir, in the case of Jang and The News, you must be aware it came in the press also that tax notices have been issued.

جناب چیئرمین: وہ تو اور بات ہو گئی ناں۔ basic جو ہے۔

Mr. Shafqat Mehmood : It is pattern of the harassment of the press in Pakistan.

Mr. Chairman : The relevant issue is what happened.

Mr. Shafqat Mehmood : Sir, the relevant issue is that this raid on Jang and The News offices and also there was a raid on the House of the BBC correspondent in Karachi but particularly this raid on the Jang and The News offices. Strikes are the very fundamental of democracy, strikes are the very fundamental of the Constitution which is related to the freedom of the press and this government has callously, consistently, calculatedly adopted this tactic to harass the press and to stop them from carrying out their official duty.

It is because of that reason that you see that the press galleries have all walked out today. They have walked out in protest against this heavy handed, dictatorial attitude of the government. We strongly condemn it and we would like to know that why this government is resorting to such dictatorial and hand made weapon. Is it that they want to establish a Raiwind dictatorship in the entire country? We strongly protest it. We strongly protest and we feel that we have strong solidarity with press and my other friends will also like to say a few words on this. We will not tolerate this harassment of the press. Thank you sir.

جناب چیئرمین: اس جانب سے اس کا جواب کون دے گا۔ وہ مسئلہ وہی ہوتا ہے کہ Point of Order چونکہ ایک دم raise ہوتا ہے۔

Mian Raza Rabbani: This is a martter which this government should answer. Ministers are sitting there. Why can not they reply?

Mr. Chairman: Appropriate Minister would be the Information Minister.

Mian Raza Rabbani: Appropriate Minister is out of the country.

جناب چیئرمین: کب آئیں گے وہ واپس؟ آج آجائیں گے؟

Mian Raza Rabbani: I do not know when he will come back.

جناب شفقت محمود: جناب raid تو FIA نے کیا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ تو ٹھیک ہے لیکن let the Minister come tomorrow - کل جواب دے دیں گے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, no, no. We can not wait for the Minister. This is collective responsibility.

جناب چیئرمین: رضا صاحب ہوتا یہ ہے کہ اگر تو ان کو نوٹس ہوتا تو وہ تیاری کرکے آتے کہ کیا بات ہے۔

Mian Raza Rabbani: FIR is under the Interior Ministry. He would know, strictly speaking even from the Interior Ministry the charge has gone over to the Ehtesab Cell. The Chairman of the Ehtehsab Cell is here also.

وہ جواب دیں۔ چوہدری صاحب اگر جواب نہیں دے سکتے، کیونکہ ان سے charge لے لیا گیا ہے FIR کا تو چیئرمین احتساب سیل جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: چیئرمین احتساب سیل تو as a Minister جواب نہیں دے سکتے

It has to be the Minister۔ناں

Mian Raza Rabbani: Sir, he can make a reply. There are so many ministers sitting here. He can brief them.

جناب چیئرمین: قانون کے مطابق تو وزیر ہی جواب دے گا ناں۔

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman the business of the House can not be brought to a stand still because a Minister is out of the country.

Mr. Chairman: It is correct but then you have to give a proper notice.

Mian Raza Rabbani: Sir, there is notice on this.

آج صبح یہ issue ہوا ہے ۔ They did not expect that it will be raised in the Senate ۔ کیا Interior Minister کو پتہ نہیں ہے ۔ چیئرمین احتساب سیل ان کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ وہ جواب دے۔

Mr. Chairman: Yes, please Aftab Sahib.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I may submit that I have moved this matter not by the point of order but I have already deposited with the office. Sir, I want the office to be in order.

جناب چیئرمین: جی پلیز یہ شیخ صاحب بات کر رہے ہیں۔ جی جناب شیخ صاحب۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I have already deposited with the office a Call Attention Notice carrying the same incident putting the Minister on notice. One. Because the matter happened yesterday, there could not be three days notice.

جناب چیئرمین۔ نہیں تو اس کا یہی کر سکتے ہیں that can be taken up tomorrow.

جناب آفتاب احمد شیخ: میری عرض تو سن لیں۔

Not only that I have deposited a Call Attention Notice in the office today but I have also moved an adjournment motion wherein I have stated that it is not only the matter of 'Jang' but in Karachi forcibly they have entered into the house of the BBC Reporter and they have also entered into the house of Nasir Saleemi and two of the Reporters , I have mentioned in the adjournemnt motion.

Now adjournment motion Mr. Chairman is something which is under the rules , urgent. The incident took place yesterday. The journalists are not here. Now , if Mr. Chairman , you want us to wait for the Minister to come and till such time the Journalists should not attend this Session of this august House , this is really very pitiable. When the matter has taken place yesterday in the evening, I was present at that site where this incident had taken place, FIA people had surrounded Jang Building and there was a total jam on the road, I was myself present there and I saw this. Now they should have known this that this matter will be taken up in the Senate Session today and they should be ready for this.

Now, my submission is Sir that this is very very pitiable, specifically objectionable that a newspaper like 'Jang'---, it is not one single newspaper , it is a group of newspapers. You know it Mr. Chairman, I don't have to tell you. "The News", "Jang" and the so many periodicals that they publish all are put together . Such a big newspaper has been subjected to three hours raid by FIA people. They were present in the office of the 'Jang' for three hours. They put every sort of questions. They were told if they want to seek the facts and figures of Jang people they get their newsprint from their Bank. It is the bank which gives the newsprint. They cannot have the newsprint unless the Bank issues. Now FIA people were told that if you want facts and figures and particulars you may kindly contact the

Bank and they will give you the entire facts and figures and all the particulars. What the Government has done? It is since long that the Government is after 'Jang'. 'Jang' has not been very favourably reporting for us but that is not the reason, it is a question of democratic principle because Mr. Chairman, in democracy, it is so-called decmocray if the press is not free. The rolls which are required, the newsprint which is required for publishing the newspaper, they are being stopped so much so that the Jang Newspaper had to reduce its pages from normal 12 pages to 8 pages because the roll is not being given to them by the Bank and when they go to collect the roll sometimes the Manager is absent but particularly, this is done deliberately, this is done intentionally. The man is made absent from that place and the rolls are not being issued to Jang. This is what is being dealt with the Jang Newspaper. So, not only it was done yesterday. Mr. Chairman, CIA............

جناب چیئرمین۔ میری عرض تو سن لیں، آپ نے call attention notice بھی دیا ہوا ہے، adjournment motion بھی دیا ہوا ہے، آج یہ بھی مختصر raise ہو رہا ہے۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اس کو کل کیوں نہ لے لیا جائے، وزیر بھی تیار ہو کے آئیں۔ اگر Information Minister نہیں ہے تو کوئی اور تیار ہو تا کہ باقاعدہ ایک بات ہو سکے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب والا! آپ صحیح فرماتے ہیں کہ اس کو کل لے سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ تو کل اس کو سارا consolidate کر کے and take it up tomorrow جی۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ Adjournment motion جب بھی آئے، اسی روز لینا چاہیئے کیونکہ جو adjourned معاملہ ہو تا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ مجھے پتا ہے۔ اس لئے میں آپ کو ....

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ اگر وہ شیخ صاحب نے دی ہے تو یہ point of order جو ہے اس کے بارے میں میں تو یہ تجویز کروں گا اور rules میں بھی یہ ہے کہ جو تمام important معاملے ہیں ان کے متعلق adjournment motions دیکھئے ، Prime Minister کو notice ہو، Minister تیار ہو کے آئیں۔

جناب چیئرمین۔ وہی تو میں کہہ رہا ہوں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ اسی روز take up کریں اور اسی روز اس پر بحث ہو۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ یہ ایک اہم معاملہ ہے۔ میرے خیال میں پہلے خٹک صاحب کی بات سن لوں، یہ کیا کہتے ہیں۔ جی اجمل خٹک صاحب آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔ Let me hear him

جناب محمد اجمل خان خٹک ۔ اس لئے کھڑا ہوا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کے ذریعے ساتھیوں کو بھی بتاؤں اور پاکستان کے عوام کو بھی اور جو لوگ باخبر ہو سکتے ہیں، سب کو بتاؤں کہ یہ مسئلہ ایک اخبار کا نہیں ہے۔ یہ حکومت state کے اداروں کو ختم کرنے کے درپے ہے اور یہ جو ادارہ ہے ' یہ ریاست کا اہم ترین ستون ہے جس پہ حکومت اور عوام کے درمیان ایک اہم information via نظریات کا دارو مدار ہے۔ بہرحال وہ اخبارات بھی اور اخبارات کا وہ حصہ، وہ فرد ، وہ جز جو تسلیم نہیں ہوتا ، اس کے ساتھ، جیسے باقی ستونوں سے جو تسلیم نہیں ہوئے، کس کس کا نام لوں، اور سب کے ساتھ جو سلوک کیا گیا' وہ دنیا جانتی ہے اور کسی کو نہیں چھوڑا۔ اب اس کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ " جنگ " کو سب جانتے ہیں کہ ہم اپوزیشن والوں اور میری پارٹی کے ساتھ اس کا سلوک کیا ہے ، ہمیشہ سے ہمارے ساتھ کچھ خصوصی رعایت کی ۔ لیکن یہ سوال ہے press کی آزادی کا ، ریاست کے ستون کا۔ مجھے " جنگ " کے ساتھ منسلک ایک ذمہ دار آدمی نے کہا کہ کروڑوں روپے، تقریباً 77 کروڑ روپے کا notice ان کو دیا گیا' یہ خیر ایک بات ہے ۔ دوسری ان کو فہرست دی گئی ہے کہ ان چودہ افراد کو ادارے سے نکالیں ۔ پھر اس

کے بعد کہا گیا کہ باقی کو چھوڑیں، فلاں" فلاں کو نکالیں۔ یہ مسلسل عمل ہے ۔ صرف "جنگ" کے ساتھ نہیں ۔ جو جھک گیا وہ جھک گیا ، جو نہیں جھکا وہ سمجھ لے کہ یہ سب کے ساتھ وہ عمل کریں گے ۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک ستون کے ساتھ نہیں، اس ملک کے ساتھ ہے" اس ریاست کے ساتھ ہے، اس قوم کے ساتھ ہے۔ دوسرا مسئلہ کہ فلاں نہیں ہے، فلاں نہیں ہے ۔ چونکہ یہ سوال اٹھایا گیا ہے اور پریس ناراض ہے۔ ہم اس سے زیادہ ناراض ہیں۔ یہ صرف "جنگ" کے ساتھ نہیں ہو رہا ہے بلکہ ریاست کے ایک ستون کے ساتھ ہو رہا ہے ۔ تینوں کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ تو انشاء اللہ دیکھیں گے لیکن اس کے ساتھ جو ہو رہا ہے اس پہ اپنی مکمل ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اس کی مذمت کرتے ہیں ۔ ہم اس کا انتظار نہیں کرتے کہ کوئی ہے یا نہیں ہے، ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ بتا دیں کہ یہ ایک زیادتی ہو رہی ہے۔ زیادتی اس قسم کی کہ ایک شخص امیر المومنین بننا چاہتا ہے، ایک remote controled figure اس ملک کی بنیادوں کے ساتھ مذاق کرنا چاہتا ہے اور اس ملک کو تباہی کی طرف دھکیلنا چاہتا ہے۔ اس نکتے پر ہم مزید برداشت نہیں کر سکتے۔ ہو یا نہ ہو، بحث تو کریں۔ آج ہم ہڑتال کرتے ہیں۔

(اس موقع پر اپوزیشن نے ایوان سے واک آؤٹ کیا)

جناب چیئرمین۔ جی پرویز رشید صاحب آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔ جی۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ 1991ء میں بھی "جنگ" کے ساتھ یہی سلوک کیا گیا تھا۔

جناب چیئرمین۔ آپ یہ ساری باتیں کل کیوں نہیں کر لیتے تاکہ باقاعدہ ہو، کوئی جواب بھی دے سکے۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ جناب یہ کیا جواب دیں گے، جواب کیا دیں گے، گھروں میں گھس رہے ہیں، عورتوں کو تھانے میں لے آ رہے ہیں، نوجوان لڑکیوں کو پولیس والے تھانے لے جا رہے ہیں، چوہدری صاحب کو پتا بھی کچھ نہیں ہے۔ ان کو پتا بھی کچھ نہیں ہے ۔ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی پرویز رشید صاحب، آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔

جناب پرویز رشید ؛ میں اس Adjournment Motion کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا

ہوں۔ چونکہ جو طریقہ کار ہے کہ متعلقہ وزیر نے جواب دینا ہوتا ہے ۔ اور وہی -----خان صاحب ایک منٹ مہربانی کرکے سن لیں۔ جی سرانجام خان صاحب ، ملک صاحب مہربانی کرکے میری بات سن لیں ۔ متعلقہ وزیر نے جواب دینا ہوتا ہے اور وہی مستحق ہیں کہ اس کا جواب دیں لیکن چونکہ بات کو کچھ اس انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ اس میں صرف جنگ کے ساتھ جو کل واقعہ پیش آیا ، بات کو اس تک محدود نہیں رکھا گیا۔ بات کو ذرا پھیلایا گیا ہے تو کچھ بنیادی سوال اٹھتے تھے ۔ میں چاہتا تھا کہ اگر میرے اپوزیشن کے دوست موجود ہوتے تو میں ان سے، بات کو سمجھنے کے لئے اپنی بات کہنا چاہتا تھا ۔ مجھے خوشی ہے کہ یہ بات ایسے لوگوں کی طرف سے کہی گئی، سرانجام ایک منٹ چپ ہو کر میری بات سن لیں، ملک صاحب اگر آپ تھوڑی سی توجہ کریں میری بات سن لیں، یہ مجھے خوشی ہے کہ بات ایسے لوگوں کی طرف سے کہی گئی جنہوں نے ایک دن میں کراچی کے تمام اخبارات کی اشاعت بند کردی تھی ۔ تھوک کے حساب سے اخبارات کی اشاعت پر پابندی لگائی گئی تھی ان کی طرف سے ، مجھے خوشی ہے کہ دوسرے دوست سینیٹرز میرے ساتھی جو تقریر فرما رہے تھے ایک زمانہ ایسا آیا کہ وہ بزور بندوق" جنگ" اخبار کے پرچے اٹھا کر لے جاتے تھے اور یہ" جنگ" اخبار کی شکایت تھی ان کے خلاف ۔ یہ" جنگ "اخبار میں خبریں چھپتی تھیں کہ ایم کیو ایم کے کارکن بندوق کے زور پر" جنگ "اخبار کے پرچوں کو اٹھا کرلے جاتے ہیں اور ان کی اشاعت کو ناممکن بناتے ہیں ۔ تقسیم کو ناممکن بناتے ہیں اور ان کو جلا دیتے ہیں ۔ اس پر پھر میرخلیل الرحمان صاحب(مرحوم) کے اور الطاف حسین صاحب غازی جو ہیں ان کے مذاکرات ہوا کرتے تھے آپس میں ۔ " ڈان" کے ساتھ بھی اس طرح کا سلوک کیا گیا ۔ میں چاہتا تھا کچھ اپنے دوستوں سے سمجھنا کہ جب اخبارات کو جلایا جائے ۔ جب اخبارات کی تقسیم کو ناممکن بنایا جائے ۔ جب اخبارات کی اشاعت پر پابندی لگا دی جائے تو یہ کیسے آزادی صحافت کے خلاف نہیں ہے اور یہ کیسے آزادی صحافت کے خلاف ہے اگر کسی کاروباری شخص سے اس کے صرف کاروباری معاملات کے بارے میں کوئی سوال پوچھ لیا جائے ۔

جناب والا! میں صنعت سے وابستہ ہوں ۔ میرا تعلق صنعت سے ہے۔ میں جب سے سینیٹر بنا ہوں اس کے بعد بھی درجنوں دفعہ میری فیکٹری میں Sales Tax والے بھی آتے ہیں ۔ میری فیکٹری میں Excise Duty والے بھی آتے ہیں Income Tax والے بھی آتے ہیں Wealth Tax والے بھی آتے ہیں ۔ مجھے تو کبھی نہیں محسوس ہوتا کہ یہ کوئی جمہوریت کے

خلاف کام کر دیا گیا ہے ۔ مجھے تو کبھی شکایت نہیں ہوئی ۔ اگر آپ سڑک پر جا رہے ہیں اور آپ کا licence کوئی چیک کرے تو کیا آپ کا licence صرف اس لئے چیک نہیں ہونا چاہیئے کہ آپ کسی اخبار کی اشاعت کرتے ہیں اور وہ کیا آزادی صحافت پر حملہ ہو جائے گا اگر آپ کی گاڑی میں licence نہیں ہے ۔میں یہ بنیادی سوال اپنے دوستوں سے پوچھنا چاہتا ہوں----

(اس موقع پر اپوزیشن کے ارکان واپس آ گئے)

جناب پرویز رشید۔ اور ان دوستوں سے پوچھنا چاہتا ہوں جو اخبارات کو جلا دیتے تھے، ان کی تقسیم کو ممکن نہیں بناتے تھے اور ان دوستوں سے پوچھنا چاہتا ہوں جو ایک دن میں کراچی کے تمام اخبارات کی اشاعت پر پابندی لگا دیتے تھے کہ آیا صرف "جنگ" اخبار ہے جو پاکستان مسلم لیگ کی حکومت کے خلاف کچھ چیزیں شائع کر رہا ہے ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، Please interrupt نہ کریں let it finish میرے خیال میں اس طرح نہ کریں ۔ میرے خیال میں اس پر اگر آپ agree کریں اس کو کل لے لیتے ہیں ۔ نہیں میری understanding یہ تھی رضا صاحب کہ آج آپ وہ مسئلہ شروع کرنا چاہتے ہیں Prime Minister's visit کا. if you want to start this, ok.

Mian Raza Rabbani: Sir, my request is that Law Minister is here, he runs the House.......

Mr. Chairman: Ok, who would like to start with this کون کر رہا ہے ۔ Ok , you start, Safdar Abbasi Sahib, Ok let him start with this, so we will now start with ایک منٹ now what we do is کہ جو adjournment motion ہے ، point of order ہے اور call attention ہے اس کو آج لے لیتے ہیں ۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب ! پہلے Government کو کہیں جاکر پریس کو لے کر تو آئے ۔ somebody should go to the Press.

Mr. Chairman: Let me clear, what you would try to do, now because you have indicated to me that you wanted to take up the other matter, that is why I

I was saying...

(interruption)

Mr. Chairman: I will request the government that

پریس والوں کو جا کر منا کر لائیں۔

میاں رضا ربانی۔ جب تک حکومت پریس کے پاس نہیں جائے گی proceedings will not go on.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ چوہدری صاحب پریس کو منانے گئے ہیں۔

Mr. Chairman: OK. Let us take it up today. Who wants to start it.

(interruption)

Mr. Chairman: We are now taking up the issue of the raid on "Jang". There are three matters before me. One has been raised through a point of order. There is an adjournment motion with me and one is call attention notice. They will be consolidated with a method. Let us start discussion on this because, my understanding was frankly, that they want to start the Prime Minister's visit. That is why I was saying that --

آج وہ کر لیں، کل وہ کر لیں۔ لیکن اگر آپ یہی چاہتے ہیں تو 'fine OK' شیخ صاحب آپ اپنی تحریک التواء پر بات کریں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, we started this issue on a point of order and this issue is on a point of order.

Mr. Chairman: OK, I will take it on a point of order.

Mian Raza Rabbani: Let it go on on a point of order.

جناب چیئرمین۔ نہیں، نہیں۔ کوئی جواب بھی تو دے گا۔

میاں رضا ربانی ۔جناب والا! point of order پر کوئی جواب دے گا۔

جناب چیئرمین۔ OK مجھے یہ بتائیں کہ point of order پر پھر شیخ صاحب کے بعد اور کوئی نہیں بولے گا۔

میاں رضا ربانی۔ جناب والا! دو تین ممبر بولیں گے۔

Mr. Chairman: How can I do it?

میاں رضا ربانی۔ Point of order پر پہلے یہ ہوتا رہا ہے۔

Mr. Chairman: I will take it up as a point of order.

میاں رضا ربانی۔ جناب چیئرمین صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر پہلے ہوتا رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ نہ کریں۔

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, no, I am sorry.

Mr. Chairman: Please Raza Sahib, I will take it up, so that everybody can speak on it.

مجھے آپ یہ کہہ رہے ہیں ۔ Please don't dictate this to me that what procedure should I follow.

Mian Raza Rabbani: Sir, I am not dictating, I am asking you to look at the precedents.

Mr. Chairman: Please listen to me, I am going to take up adjournment motion, the call attention and the point of order. OK, that is a ruling. Now, Sheikh Sahib, start it.

جب آپ کی بات مانتا ہوں پھر بھی ناراض ہیں، نہیں مانتا پھر بھی ناراض ہیں۔ کچھ تو قانون follow کریں۔ OK Sheikh Sahib start it.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Should I read the call attention?

جناب چیئرمین۔ Call attention پڑھیں یا تحریک التواء جو بھی آپ پڑھنا چاہتے ہیں۔

Mr . Aftab Ahmed Sheikh: The call attention is moved for the Minister of Information for reply how and under what circumstances ---

جناب چیئرمین۔ تحریک التواء پیش کریں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ پہلے Call attention پیش کر رہا ہوں اس کے بعد وہ کر دوں گا۔

جناب چیئرمین۔ پہلے وہ کر دیں ۔ ایک ہی پر بات ہو گی۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب والا! پہلے Call attention پیش کروں گا ، اور تحریک التوا پر کل بات ہو گی۔

جناب چیئرمین ۔ Call attention پر پانچ منٹ بحث ہو گی۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ بھلے پانچ منٹ ہو۔

Mr. Chairman: You don't want to discuss it further...

جناب آفتاب احمد شیخ ۔تحریک التواء ریکارڈ پر ہے۔ میری بات ریکارڈ پر آ جائے گی۔

جناب چیئرمین ۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ پھر آپ پانچ منٹ پر مطمئن ہو جائیں گے۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ پانچ منٹ کی کوئی حد تو نہیں ہو گی ۔

Mr. Chairman: If you are agreed -

کہ پھر اس پر مزید بحث نہیں کرنی تو fine, but if you want to discuss it تحریک التواء پر بول لیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ پہلے یہ مسئلہ point of order پر اٹھایا گیا اور کال اٹینشن---

جناب چیئرمین ۔ شیخ صاحب دیکھیں ، point of order پر raise ہوا ، سب لوگ بات کرنا چاہتے ہیں، اس حد تک کہ واک آؤٹ بھی کیا ہے ۔ اب میں کہہ رہا ہوں کہ طریقے سے ڈسکس کر لیں تاکہ سب بات کر سکیں ۔ خٹک صاحب نے کہا کہ it is a very important

پس میں کہتا ہوں کہ اس پر بات کریں۔ issue we want to talk on it.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں Call attention پیش کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ call attention کے پانچ منٹ ہوگئے ، آپ تحریک التوا پڑھ دیں۔

میاں رضا ربانی۔ جناب والا! ابھی تحریک التوا پر بحث نہیں ہوگی because اس ایوان کی یہ روایت رہی ہے کہ یہاں پر ایسے معاملات پر points of order پر بات ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین۔ لیکن آپ کو اعتراض کیا ہے، میں چاہتا ہوں کہ بحث ہو جائے۔

میاں رضا ربانی ۔ بحث پوائنٹ آف آرڈر پر ہو رہی ہے۔ On points of order members are raising the issue.

جناب چیئرمین۔ میں چاہتا ہوں رضا صاحب کہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے، اس پر بحث ہو جائے اور اس طرح ہو کہ لوگ مطمئن ہو جائیں۔

میاں رضا ربانی۔ پرویز رشید صاحب پولوں کی بات نہ کریں۔ پول تو آپ کے کھل رہے ہیں جو کچھ اوسلو میں ہوتا رہا ہے اس کے بھی پول ابھی کھلنے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ رضا صاحب، دیکھیں آپ نے یہ مسئلہ اٹھایا ہے۔

Mr. Chairman: It was decided that we will take up the issue of the Prime Minister's visit today on an adjournment motion. We can take it up tomorrow.

Mian Raza Rabbani: Sir, this adjournment motion will run into tomorrow. This will not end today. If you keep it on points of order you will be able to finish it of today. If you take it as an adjournment motion, it will run into tomorrow and this is a method by the treasury to flibuster that motion. They don't want the facts to come out.

should allow 5 people from here, 5 people from there.

Mian Raza Rabbani: Yes.

Mr. Chairman: Why can't we do it this way

کہ جی adjournment motion پر کرتے ہیں and you fix it کہ جی آج ہم نے 9.30 ختم کرنا ہے۔ We finish it today, settle کر لیتے ہیں کہ اس کو 9.30 ختم کر دیتے ہیں۔

جناب محمد اجمل خان خٹک: مجھے یقین ہے کہ میرے سب دوست اسے پسند کریں گے کہ adjournment motion پر بحث کو کبھی بھی اتنا طویل اور اتنا پیچیدہ نہیں بنانا چاہیئے۔ لیکن آپ ان کو اجازت دے دیں کہ call attention notice پر اپنی رائے پیش کریں۔

جناب چیئرمین: اس میں خٹک صاحب! جو وقت آ رہی ہے ناں جی کہ call attention notice پر بحث محدود ہوتی ہے، اس کو اس طرح کر لیتے ہیں کہ جو رضا صاحب کے ذہن میں ہے کہ یہ لمبا نہ ہوجائے تو why don't we do it like this, اس وقت سوا آٹھ بجے ہیں، ہم یہ کرتے ہیں کہ adjournment motion پر بحث شروع کرادیتے ہیں and at 9.30 we will close this matter and adjourn for tomorrow for the new issue. ٹھیک ہے جی۔ So, we will consolidate all these matters, آپ شروع کردیں۔ دوسرا یہ بھی کرتے ہیں کہ چونکہ وقت تھوڑا ہے اس لئے اس کو fix کردیتے ہیں کہ جی پانچ پانچ منٹ یا سات سات منٹ تقریر کرلیں۔ ٹھیک ہے جی۔ چلیں حل ہوگیا مسئلہ۔ جی جناب شیخ صاحب۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, I beg to move, first I will move the Call Attention Notice and then I will move the Adjournment Motion.

Mr. Chairman: O.K.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I beg to move a Call Attention Notice for the Minister for Information to reply how and in what circumstances "Jang" offices were raided by FIA yesterday in Rawalpindi and an insulting attitude was brought to bear upon Mr. Bakhtiar, BBC Reporter and Nasir Saleemi and the

journalists in Karachi.

Now, Adjournment Motion, sir the House is to discuss it by adjourning all other business, the PML(N) Government's persistent and consistent attitude of crushing newspapers and reporters by trying to cow them down, compelling them to toe the Government line, violating all democratic norms and constitutional rights.

Mr. Chairman: O.K. So, anybody opposing this adjournment motion? Nobody is opposing it. So, it is held in order.

شروع کریں جی۔ Start the discussion now. اور بات لمبی نہیں کرنی کیونکہ شاید اور لوگ بھی بات کرنا چاہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ: نہیں چیئرمین صاحب! صرف پانچ منٹ لوں گا۔ جناب چیئرمین! یہ adjournment motion اس back ground میں move کیا گیا کہ یہ اطلاع تو ہم لوگوں کے پاس بہت پہلے سے ہے کہ 1991ء سے لے کر کے اور اب تک "جنگ" معتوب رہا ہے، مسلم لیگ نواز حکومت کا۔ مختلف حیلوں سے مختلف بہانوں سے "جنگ" کے خلاف notices issue ہوئے ہیں انکم ٹیکس کے tribunal کے بھی، جو "جنگ" نے contest کیا اور جیتا اور وہ تمام notices جو ہیں وہ file کردیئے گئے۔ اب کل کا جو واقعہ ہے وہ اتنا بھیانک ہے، اتنا سنگین ہے اور جمہوریت کے اصولوں کی صریحاً خلاف ورزی ہے کہ کل تین FIA کے افسران "جنگ" کے دفتر میں گئے اور انہوں نے تین، ساڑھے تین گھنٹے تمام "جنگ" کے عملے کو brow-beat کیا، ان کے ساتھ زیادتی کی، یہاں تک کہ عملہ پورا باہر آگیا، انہوں نے نعرے لگائے، یونین کے لوگ آگئے اور جب نعرے بازی شروع ہوئی تو کسی صورت سے تین گھنٹے کے بعد یہ FIA کے جو لوگ تھے وہ چلے گئے۔ وہ جو ریکارڈ مانگ رہے تھے۔ "جنگ" اخبار والوں نے بالکل واضح ان کو جواب دیا کہ جناب یہ ریکارڈ بنک کے پاس ہے کہ نیوز پرنٹ ہمیں کتنا issue ہوتا ہے، کتنے roles issue ہوتے ہیں۔ صبح بنک کھلیں گے آپ ان سے یہ ریکارڈ collect کرلیں، ہمارے پاس یہ ریکارڈ ہوتا ہی نہیں اور چونکہ ہمیں نیوز پرنٹ کے issue کرنے میں پہلے سے ہی حکومت ہمارے

ساتھ زیادتیاں کر رہی ہے لہذا ہم نے اپنے اخبارات کے صفحات بھی کم کر دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین! بات یہاں یہ ہے کہ حکومت بلند بانگ دعوے کرتی ہے کہ حکومت نے جمہوریت قائم کی ہے اور حکومت کو بڑا ہی heavy mandate ملا ہے، بہت بڑا mandate ملا ہے اور اس mandate کا بڑا پرچار ہے۔ لیکن حکومت کے اس عمل سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حکومت کا جو قبلہ ہے اور حکومت کی جو سوچ ہے وہ تنقید کو برداشت نہ کرنا، ایسے تمام اخبارات جو ایسی کوئی خبر شائع کر رہے ہوں جو حکومت کے مفادات کے منافی ہے یا افراد کے منافی ہے یا وزیر اعظم کے مفاد کے منافی ہے ان کو ختم کرنا یا ان کو brow beat کرنا یا ان کو دبانہ، ان پر ظلم ڈھانہ، یہ کسی بھی جمہوری حکومت میں روا نہیں رکھا جا سکتا۔ جنگ اخبار کے ساتھ حکومت نے جو کچھ کیا ہے وہ قابل مذمت ہے۔ پریس جمہوریت کا چوتھا pillar ہوتا ہے اور یہ پریس کے ساتھ مکمل زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین! جیسے میں نے کہا دوسرا واقعہ کراچی میں ہوا جہاں ادریس بختیار کے گھر میں ایف آئی اے کے لوگ plain clothes میں زبردستی گھس گئے۔ ان کے ساتھ نہ کوئی lady searchers نہ ہی کوئی search warrant تھا، نہ ہی ان کے پاس کوئی قانونی کاغذ تھا۔ انہوں نے دو تین گھنٹے تک اس گھر کو تہہ و بالا کیا، ان کی بے عزتی کی اور دھمکیاں دیں کہ ہم بچوں کو گرفتار کر کے لے جائیں گے۔

تیسرا واقعہ کراچی میں ایک اور جرنلسٹ کے ساتھ پیش آیا۔ تو مسلسل اس قسم کے واقعات جنگ جیسے ایک بڑے ادارے کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ حکومت کا یہ عمل جمہوریت کے بالکل منافی ہے۔ جیسے کہ آپ کو علم ہے کہ حکومت نے سندھ میں گورنر راج نافذ کر دیا ہے۔ وہاں ایک elected ادارے یعنی صوبائی اسمبلی کو کام نہیں کرنے دیا جا رہا ہے۔

میں آپ کو جناب مثالیں پیش کر رہا ہوں کہ کس طرح جمہوریت کے بخیے ادھیڑے جا رہے ہیں اور اس کو ختم کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! ایک بات نسرین جلیل نے ابھی اٹھائی اور میں اس کی وضاحت کرتا ہوں کہ پہلے تو مردوں کو گھر سے تھانے لے جاتے تھے، اب خواتین تک بات آ گئی ہے۔ ہمارے پاس پرسوں دو واقعات آئے ہیں جس میں وہ دو نوجوان لڑکیوں کو لے کر گئے، محلے والے چیخے، چلائے، شور مچایا، تب جا کر ان کی عزتیں محفوظ ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین! خواتین کو گھر میں گھس کر گالیاں دینا، قیمتی سامان چرا کر لے جانا، یہ کہاں کی جمہوریت ہے ۔ اسی حوالے سے ، یہ عمل جو حکومت نے کیا، جس میں جنگ کے دفتر پر حملہ کیا، اس لئے کہ جنگ نے ایک خبر چھاپ دی، اس لئے کہ جنگ سے ناراضگی ہے ۔ یہ غنڈہ گردی اور جمہوریت کے قطعی منافی ایک عمل ہے ۔ دستور کو ایک طرف رکھ دیا، قانون کو دوسری طرف رکھ دیا اور جو مرضی ہو وہ کرتے ہیں۔ جناب والا! اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے ۔ وہ تمام افسران جنہوں نے یہ کام کیا ہے ان کے خلاف تادیبی کارروائی ہونی چاہیئے اور حکومت اس بات کا جواب دے کہ ایسا کیوں کیا گیا ہے۔ صحافیوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کیوں کیا جا رہا ہے ، چاہے وہ کراچی کے صحافی ہوں ، چاہے وہ ملک کے کسی کونے کے صحافی ہوں ، ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کیوں کیا اور اتنے بڑے اخبار کو 1951 سے لے کر آج تک جو معتوب کر رکھا گیا ہے ، ان کے news print کو کیوں issue نہیں کیا جاتا ، کیوں ان کے ساتھ ظلم و زیادتی کی جا رہی ہے ۔ حکومت اس ہاؤس کے سامنے جوابدہ ہے ، اس کو وضاحت کرنی چاہیئے ۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ ۔ جناب پرویز رشید صاحب۔

جناب پرویز رشید۔ جناب چیئرمین ! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان مسلم لیگ اس ملک کی واحد سیاسی جماعت ہے اور اس کا ریکارڈ چیک کیا جا سکتا ہے، مکمل ایوان پر ایک کمیٹی بنائی جا سکتی ہے جو اس بات کی تصدیق کر سکتی ہے جو میں کہنا چاہ رہا ہوں، واحد جماعت پاکستان مسلم لیگ ہے جس کی طرف سے آج تک کبھی بھی کسی اخبار کے خلاف وہ قدم نہیں اٹھایا گیا جو پاکستان کی باقی تمام جماعتوں نے اٹھائے۔

جناب والا! جنگ اخبار کو کراچی میں تقسیم سے بندوق کے زور پر روکا گیا۔ میر خلیل الرحمان صاحب کے اور الطاف حسین صاحب کے پھر صلح کے مذاکرات ہوا کرتے تھے اور یہ تمام ریکارڈ کا حصہ ہے کہ اخباروں کے bundle ایم کیو ایم کے کارکن اٹھا کر لے جاتے تھے، انہیں آگ لگا دی جاتی تھی ۔ "ڈان" اخبار کی اشاعت کو ناممکن بنایا گیا۔ کلاشنکوف کے زور پر اور "تکبیر" کے ایڈیٹر کو قتل کیا گیا۔ جناب والا! دوسری سیاسی جماعت پاکستان پیپلز پارٹی ۔ پورا ریکارڈ نہیں صرف ایک واقعہ ، کراچی میں ایک دن میں دنیا کا ریکارڈ ہے Gennis Book of

Record میں درج کیا جا سکتا ہے کہ روئے زمین پر ایک دن میں اتنی بڑی تعداد میں اخباروں کی اشاعت پر پابندی نہیں لگائی گئی جتنی پاکستان پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں ایک دن میں لگائی گئی۔ جناب تیسری سیاسی جماعت کا ذکر ،" مشرق" اخبار پشاور کو جلایا گیا جناح پارک میں۔ جناح پارک میں" مشرق "اخبار کو آگ لگائی گئی۔ پاکستان مسلم لیگ کی طرف سے کوئی ایک اس طرح کا incident quote کر دیں۔ جناب والا پرویز رشید سینٹ کی سیٹ سے استعفیٰ دے کے گھر چلا جائے گا۔

میں کہتا ہوں کہ ہم نے، پاکستان مسلم لیگ نے آزادی صحافت کو جو مقام دیا ہے اس پر میں جتنا فخر کروں کم ہے۔ جناب والا! اب سوال پیدا ہوتا ہے کل کے واقعہ کا۔ جناب کل کا واقعہ جو میں نے "جنگ" اخبار میں پڑھا ہے۔ کسی دوسرے اخبار میں نہیں ۔" جنگ" اخبار میں پڑھا ہے کہ حکومت کے ایک ادارے کا ایک فرد" جنگ" اخبار کے circulation branch میں نہیں ، صحافت کے شعبے میں نہیں، ان کے دفتر میں جاتا ہے اور کچھ کاغذات کی تصدیق چاہتا ہے۔ جناب والا ! ہم میں سے جتنے ایسے لوگ بیٹھے ہیں جو کاروبار کرتے ہیں وہ قسم اور حلف اٹھا کر مجھے بتائیں کیا روز ہمارے دفتروں میں Excise Inspectors نہیں آتے۔ عاقل شاہ ہوٹل کا business کرتا ہے ۔ عاقل شاہ مجھے بتائے کیا اس کے ہوٹل میں روز Excise Inspectors آتے ہیں یا نہیں۔ Sales Tax والے آتے ہیں یا نہیں۔ Income Tax والے آتے ہیں یا نہیں۔ Social Security والے آتے ہیں یا نہیں ۔اس میں کون سی غیر قانونی بات ہے۔ اگر اس بنیاد پر کسی شخص کو کہ وہ اخبار کی اشاعت کرتا ہے اور اس سے حکومت کا کوئی ادارہ کسی چیز کی پوچھ گچھ نہیں کر سکتا تو جناب والا! پھر تو انہیں سات قتل معاف کر دیں آپ۔ وہ بغیر لائسنس کے گاڑی چلا لیں۔ وہ بغیر لائسنس کے اسلحہ رکھ لیں وہ کسی قسم کی documentation نہ کریں۔ جناب والا یہ آزادی صحافت نہ ہو گئی ۔ لوٹ مار کرنے کی آزادی دے دی جائے۔ میں بھی ایک اخبار نکال لیتا ہوں۔ اور شیخ صاحب کی میں قدر کرتا ہوں۔ وکیل ہیں ، یہ غلط کہتے ہیں کہ ان کو کاغذات بینک میں رکھنے چاہیئے تھے نہیں جناب والا! آپ کو ہر Entry Register اپنی فیکٹری میں رکھنا پڑتا ہے اور چوبیس گھنٹے کسی وقت بھی آپ کے سٹاک کو چیک کیا جا سکتا ہے۔ لہذا یہ کہنا کہ یہ آزادی صحافت پر حملہ ہے۔ آزادی صحافت پر حملہ کس بنیاد پر کہ" جنگ" نے ہمارے خلاف خبر چھاپ دی۔ جناب والا! "نوائے وقت" ہمارے خلاف خبریں چھاپتا ہے۔ "نیشن"

ہمارے خلاف خبر چھاپ دی۔ جناب والا! "نوائے وقت" ہمارے خلاف خبریں چھاپتا ہے۔ "نیشن" ہمارے خلاف خبریں چھاپتا ہے۔ "ڈان" ہمارے خلاف خبریں چھاپتا ہے۔ شفقت محمود کے بہترین دوست نجم سیٹھی کا اخبار Friday Times ہمارے خلاف خبریں چھاپتا ہے ۔ "جنگ" تو اس کے حساب سے کچھ بھی نہیں چھاپتا ۔ ہم نے نجم سیٹھی کو کبھی کچھ کہا۔ Harold کو کسی نے کبھی کچھ کہا۔ "ڈان" کو کسی نے کچھ کہا۔

جناب والا! پاکستان میں سینکڑوں اخبار ، درجنوں لوگ پاکستان مسلم لیگ کی حکومت کے خلاف روز چھاپتے ہیں۔ کبھی کسی کو کچھ کہا گیا۔ بالکل حقائق تو اس کی نفی کرتے ہیں۔ ہماری طرف سے صحافت میں کسی قسم کی کوئی مداخلت نہیں ہوئی۔ درجنوں اخبار چھاپتے ہیں ہم کسی کو کچھ نہیں کہتے۔ ایک اخبار سے تو ہمارا کوئی جھگڑا نہیں۔ اخبار سے کوئی معاملہ نہیں ۔ بھئی ان کے کاروباری معاملات ہیں۔ انہیں اپنے income tax کے حسابات دینے ہیں اور وہ ان کو دینے پڑیں گے۔ اس سے مفر نہیں ہے۔ جناب والا ! مجھے بھی دینے پڑتے ہیں روز۔ میں بھی اس کے لئے جواب دہ ہوں اور اپنے آپ کو ہمیشہ جواب دہی کے لئے تیار رکھتا ہوں۔ یہ نہیں کہ میں سینٹ میں آگیا ہوں تو میں کہوں کہ یہ جمہوریت پر حملہ ہو گیا ہے کہ پرویز رشید سے حساب کتاب پوچھ لیا گیا ہے۔ میں صحافی ہوں تو یہ صحافت پر حملہ ہو گیا ہے کہ مجھ سے حساب کتاب پوچھ لیا گیا ہے۔ کسی نے صحافت پر حملہ نہیں کیا۔ حقائق اس کی تصدیق نہیں کرتے۔ ان کے کاروباری معاملات ہیں۔ کاروباری معاملات میں انہیں اپنا حساب کتاب پیش کرنا چاہئیے۔ پیش کرنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ اس لئے میری درخواست یہ تھی کہ میرے اپوزیشن کے دوست ، میرے ساتھی اس کو آزادی صحافت کا معاملہ نہ بنائیں۔ یہ آزادی صحافت کا معاملہ ہے نہیں۔ یہ ایک کاروباری معاملہ ہے۔ اس کو یہیں رہنے دیں۔ اور یہ protection نہ دیں اس طریقے سے۔ پارلیمنٹ کا کام نہیں کہ آپ *** کو protection دیں۔ پارلیمنٹ کا کام نہیں ہے کہ *** کی رہائی کے لیے مطالبے کرے۔ پارلیمنٹ کا کام نہیں ہے کہ وہ *** کو تحفظات فراہم کرتی رہے۔ لوگ ہماری طرف دیکھتے ہیں، لوگوں کی نظریں ہم پر ہیں۔ اگر پارلیمنٹ اس طرح کے تحفظات فراہم کرے گی لوگوں کو تو عوام اس پارلیمنٹ کے بارے میں کیا رائے قائم کریں گے کہ ایک شخص جو اخبار نہیں نکال سکتا وہ تو جواب دہ ہے انکم ٹیکس انسپکٹر کو، ایک شخص جو رسالہ نہیں نکال سکتا وہ اگر بغیر لائسنس کے گاڑی

(**** Expunged by order of the Chairman)

چلائے تو اس کا چالان کیا جائے گا لیکن اگر آپ اخبار کے مالک ہیں تو آپ گاڑی سے کچلتے ہوئے چلے جائیں اور پارلیمنٹ اس پر مہر لگا رہی ہے۔ ہم لوگوں کو یہ message دے رہے ہیں جناب والا! میری درخواست ہے کہ خدا کے لیے یہ نہ کریں ۔ پارلیمنٹ کی عزت میں ' احترام میں کمی نہ آنے دیں اور پارلیمنٹ کو ایسے لوگوں کے تحفظ کے لیے استعمال نہ کریں جس کی وجہ سے پارلیمنٹ لوگوں کی نظر میں اپنے مقام سے نیچے گر جائے۔ یہی میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا تھا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین : جناب جمیل الدین عالی صاحب۔ یہ لکھتے بھی ہیں اس اخبار کے لیے۔ سب کو باری ملے گی۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی : جی میں اس اخبار میں لکھتا ہوں اتفاق سے لیکن دوسرے لوگوں نے initiate کیا ہے۔ صرف ایک بات میں اپنی گزارشات سے پہلے اپنے دوست محترم پرویز رشید صاحب سے یہ عرض کروں کہ انہوں نے جنگ جیسے ایک محترم اور سینئر اور تحریک پاکستان میں لڑنے والے اخبار کو *** کہہ کر اچھا نہیں کیا۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ ان الفاظ کو expunge کر دیجئے۔

Mr. Chairman : OK. expunged.

انہوں نے یہ کہا ہے جو پارلیمنٹ کسی *** کا تحفظ کرے گی اس کی عزت نہیں رہے گی۔ بہرحال اگر آپ کی یہ خواہش ہے تو expunge کر دیتے ہیں۔ بیٹھیں صفدر صاحب۔ expunge ہو گیا۔ جی جناب عالی صاحب۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی : پرویز صاحب کا بھی شکریہ کہ انہوں نے یہ فرمایا کہ ان کی مراد یہ نہیں تھی۔ حالانکہ تناظر وہی تھا لیکن آپ نے expunge کر دیا یہ بہت شکریہ۔

جناب والا ! یہ جو کہا جا رہا ہے کہ ایسے ہی خبر concoct ہو گئی ہے یا اس کی وجہ نہیں ہیں۔ میں خود آپ کی توجہ دلاؤں گا ۔ اتفاق سے میرے پاس' جنگ پنڈی ' نہیں ہے ' جنگ کراچی ' کا ہے۔ اور اس کے پہلے پیج پر دوسرے کالم پر ' اگر آپ کی اجازت ہو تو ' خود ان کے ترجمان نے بیان دیا ہے ۔ آج اس کا reference میرے خیال میں اہم ترین ہے بجائے اس کے کہ آفتاب صاحب یا شفقت صاحب اپنی بات سے واقعہ بیان کریں۔ واقعہ خود انہوں نے بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ جنگ پنڈی میں ایف آئی کا چھاپہ دراصل اسی انتقامی کارروائی کا تسلسل

ہے جو موجودہ حکومت کی طرف سے گذشتہ چھ ماہ سے جنگ گروپ اور دیگر اخبارات کے خلاف اختیار کی جا رہی ہے۔ اس پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے پہلے ہی مالکان اخبارات کی تنظیم APNS یعنی All Pakitan News Papers Society نے صحافیوں کو خوفزدہ کرنے کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ ایف آئی اے کے اہلکاروں نے اصرار کیا کہ جنگ اور The News کی طباعت میں ہونے والے نیوز پرنٹ کے گودام چیک کرائے جائیں، ان کی مقدار بتائی جائے، جنگ کی انتظامیہ نے ان افسران کو بتایا کہ نیوز پرنٹ کے گودام بنک کی تحویل میں ہیں، جیسے کہ شیخ آفتاب صاحب کہہ چکے ہیں اور درست کہہ چکے ہیں، میں بنک کی سینئر انتظامیہ کا رکن رہا ہوں اور آج بھی سب جانتے ہیں کہ بنک اپنے گوڈاؤن میں کاغذات کے رول منگا کر رکھتا ہے اور روزانہ یا دوسرے دن issue کرتا ہے، جس اخبار کی ڈیمانڈ ہوتی ہے وہ پیسے جمع کراتے ہیں اور لے آتے ہیں۔ Total چیز ان کی limit میں سے کراتے ہیں۔ تو میرا خیال ہے کہ ان کی limit بھی cancel کر دی گئی ہیں۔ تو بہرحال وہ آگے کہتے ہیں کہ انتظامیہ نے ان افسران کو بتایا کہ بنک کی تحویل میں ہیں، ادارہ بنک کو ادائیگی کر کے نیوز پرنٹ حاصل کرتا ہے اور نیوز پرنٹ سٹاک کا ریکارڈ بنک کے پاس موجود ہے۔ لہذا وہ کل بنک کے اوقات میں آ جائیں تو انہیں ریکارڈ اور گودام چیک کرا دیا جائے گا۔ اس واضح موقف کے باوجود ایف آئی اے کے افسران دفتر میں بیٹھے رہے۔ جس سے عملے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ ان اہلکاروں نے غیر متعلقہ ریکارڈ زبردستی حاصل کرنے کی کوشش کی، تو کارکن سراپا احتجاج بن گئے۔ انتظامیہ نے ایف آئی اے کی ٹیم سے کہا کہ وہ اس ضمن میں متعلقہ بنک سے رجوع کریں لیکن انہوں نے اپنا اصرار جاری رکھا۔ تو یہ ایک پوری کہانی ہے ۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جاتا ۔ جس کی مرضی ہو وہ دیکھ لے۔

جناب اس میں سے دو باتیں نکلی ہیں۔ ایک بات یہ ہے جناب چیئرمین! کل کا واقعہ بذات خود کوئی الگ واقعہ نہیں ہے اور اس کا کسی ایک واقعہ سے تعلق نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ خود ان کے بیان کی روشنی میں صرف ایک خبر اس کا باعث مجھے نہیں لگتی ,جناب ممکن ہے آفتاب صاحب کا خیال درست ہو ، شفقت صاحب کا خیال درست ہو ، لیکن چونکہ خود جنگ کا ترجمان کہہ رہا ہے کہ ہم چھ مہینے سے مسلسل victimize کیے جا رہے ہیں۔ تو آج غیر رسمی طور پر میں نے جو اطلاعات پوچھیں تو مجھے زیادہ دوست تو نہیں مل سکے۔ مگر مجھے یہ معلوم ہوا کہ چھ مہینے سے ان کے عمومی رویے کے خلاف حکومت نے ان سے یہ ڈیمانڈ کر رکھی ہے کہ آپ اپنے ۱۶ آدمی نکال

دیجئے۔ جن میں لاہور کے ایک دو ایڈیٹرز، سب ایڈیٹرز شامل ہیں۔ یہاں کی ملیحہ لودھی شامل ہیں۔ خدا معلوم کیا حقیقت ہے۔ لیکن بہرحال بہت سے نام لیے جاتے ہیں۔ جو ان کے main workers ہیں۔ ان کو نکلوانے کی ڈیمانڈ مبینہ طور پر حکومت نے کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ کل مشاہد صاحب اس کی وضاحت کریں گے۔ دوسرا یہ کہ جیسے ہم سب دیکھ رہے ہیں۔ میں تو ان کا ۳۶ برس سے لکھنے والا ہوں۔ گو ان کا ایسا پابند نہیں ہوں۔ تو یہ ہاؤس یہ خیال نہ فرمائے کہ میں ہر قیمت پر ان کی طرفداری کر رہا ہوں۔ میں کبھی کبھی ان کی پالیسیز کے خلاف بھی لکھتا رہا ہوں اور وہ بیچارے مجھے نہیں روکتے۔ لیکن جناب اس میں آزادی صحافت کا مسئلہ یوں پیدا ہوتا ہے کہ انگلستان میں جب سے اس کو فورتھ سٹیٹ کا نام دیا گیا ہے۔ رائٹرز کو، صحافیوں کو، خود آپ نے slightly ان معاملات سے پریویلج کلاس کہا ہے۔ مجھے اپنے بھائی رشید صاحب سے اتفاق ہے کہ صحافی ہونے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ لائسنس نہ رکھے یا کسی کو مار دے۔ تو اس کو پکڑا نہ جائے یا وہ کوئی خلاف قانون بات کرے۔ انکم ٹیکس نہ دے تو اس سے مانگا نہ جائے ایسی بات نہیں ہے۔ اس کو کوئی عام شہری کے مقابلے میں کوئی پریویلج حاصل نہیں ہے لیکن آپ نے خود دیکھا کہ تمام مہذب حکومتوں میں قوموں میں اور پاکستان میں پچھلے مہینے ۱۶ نومبر کو خود وزیر اعظم نے ادیبوں کو انعامات تقسیم کرتے ہوئے ان کو ایک خصوصی جماعت قرار دیا تھا اور یہ کہا تھا کہ میں آپ کا ایک طالب علم ہوں۔ جو لوگ وہاں تشریف رکھتے تھے وہ یاد کر سکتے ہیں۔ آپ ہمیں سکھاتے ہیں اور ہم پڑھتے ہیں اور آپ ایک خصوصی کلاس ہیں۔ یعنی ہر دور میں پاکستان کے بعد اور ہندوستان میں بھی ادیب اور صحافی کو ایک خصوصی حیثیت ضرور دی جاتی ہے۔ اس کو کچھ تھوڑے سے پریویلجز دیئے جاتے ہیں۔ تو یہ اصل میں صحافیوں کا فورم ہے۔ میر خلیل الرحمٰن کی قائم کردہ ایک انڈسٹری بھی ہے۔ انڈسٹری نوائے وقت بھی ہے۔ دراصل ان اخبارات نے اپنے آپ کو industry declare کرا رکھا ہے۔ جس کے میں بہت خلاف ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انڈسٹری نہیں تھے۔ یہ صحافی تھے ان کو جیسے مولانا ظفر اللہ خان تھے۔ ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا جیسے زمیندار تھا سب کو ایسا ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن حالات نے، بزنس نے، کاروبار نے ان کو مجبور کر کے اپنے آپ کو انڈسٹری ڈیکلیر کرایا اور حکومتوں نے کیا۔ تو انڈسٹری کے مالکان کوئی behave کرتے ہوں گے۔ سوال یہ ہے کہ اس میں جو ہزاروں کارکن ہوتے ہیں، جو اپنی بات کہنا چاہتے ہیں اور جو خبر لا کر خبر رسانی کرتے ہیں۔ خبررساں کے فرض کے بارے میں جناب یہ کہا گیا ہے

کہ سچی خبر جلد سے جلد پہنچاؤ۔ عواقب کی پرواہ کیے بغیر، وہ جج کی طرح ہوتا ہے ۔ اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے، کہ اس کا کیا ردعمل کس طبقے پر ہوگا کیا نہیں ہوگا۔ یہاں اس کو سوچنا چاہیئے۔ مگر انگلستانی صحافی نہیں سوچے گا اور ایک اچھا امریکی صحافی نہیں سوچے گا۔ وہ اصول کی پابندی کرے گا کہ میرا کام کیا ہے ۔ خبر کیا ہے ۔ آفتاب صاحب ، شفقت صاحب یا عالی صاحب کیا سوچتے ہیں۔ خبر یہ ہے تو میں اس کو لونگا اور جلد سے جلد پہنچاؤں گا۔ ترسیل کروں گا۔ تو یہ کام کرنے والوں کو یہ خاص انڈسٹری پال رہی ہے۔ یہ انڈسٹری' ایک لحاظ سے آپ اس کو انڈسٹری کہیں ، گروپ کہیں ، گروہ کہیں یہ ایک certain privilege کے لوگ ہیں۔یعنی آپ اتنے ہزار آدمیوں کو اس طرح بیکار نہیں کرسکتے۔ جیسے آپ ٹیکسٹائل کے اونر کو کچھ کر دیں۔ حالانکہ ٹیکسٹائل کے ورکر کو بھی بیکار کرنے کے میں اخلاقی طور پر خلاف ہوں۔لیکن اتنے ہزار آدمی جو تجربہ کار لوگ ہیں جو بیرون ملک پڑھے جاتے ہیں ۔ جن کا ملک میں اثر ہے ، جن کے لاکھوں قارئین ہیں ۔ نارتھ امریکہ ' یورپ میں جنگ جاتا ہے ۔ انگلینڈ میں تو اس کا روزنامہ ۱۹۷۱ء سے چھپتا ہی ہے ۔ جیسا کہ شیخ آفتاب صاحب نے فرمایا کہ ان کا اخبار جہاں ہے ' دی نیوز ہے ' سپورٹس کا پرچہ ہے ، آواز اور ہفتہ وار میگ بھی ہے ۔ اور عوام ان کا شام کا اخبار ہے ۔ تو جناب اتنے اخباروں میں اتنے ہزار صحافی اور ادیب کام کرتے ہیں اور اس اخبار پر کسی قسم کا ایسا حملہ انکم ٹیکس کے نام پر آپ کریں ۔ یہ اتنے سارے لوگوں کو نہ صرف بیکار کرسکتا ہے بلکہ ان کی تو ایک set readership ہے جو دس لاکھ روزانہ کی کہلاتی ہے ۔ دس لاکھ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ٹوٹل اشاعت کا ، اگر آپ ایک گھر میں average پانچ آدمی بھی لگائیں ۔ حالانکہ آبادی زیادہ ہے تو پچاس لاکھ کی تو daily readership ہے اور پھر اس کو لوگ گھر میں رکھ کر دو دو تین دن پڑھتے ہیں ۔ اور ریستورانوں میں تو پچاس پچاس آدمی پڑھتے ہیں ۔ اور لندن کا تو مجھے معلوم ہے کہ گھر سے گھر جاتا ہے سب تو نہیں لیتے اور نیویارک میں اور لاس اینجلس کا میں بتا سکتا ہوں چونکہ میں خود وہاں سے کالم بھیجتا تھا اور جب پڑھنے اور دیکھنے جاتا تھا تو وہ ایک حلوائی کی دکان میں ملتا تھا اور ۱۹۹۰ء میں کم از کم ڈیڑھ سو آدمی اس وقت لے کر جاتے تھے ۔ تو جناب اس قسم کے اخبار کو میں یہ نہیں کہ میں اس میں لکھتا ہوں ۔ ضرور مجھے اس سے محبت ہے لیکن اس قسم کے ادارے پر انکم ٹیکس کے نام پر حملہ کرنا ، میں آپ کو واضح کرتا چلوں اور یہ بتاتا چلوں----

جناب چیئرمین۔عالی صاحب ذرا لمبا ہوگیا ختم کریں ۔

جناب جمیل الدین عالی۔ جناب میں ختم کرتا ہوں ۔ جناب میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ حملہ انکم ٹیکس کے نام پر ہوا ہے کہ انیس سو ملین یا کتنے دبا لئے ۔ ۳۲ کروڑ روپے کا تو ان پر ۱۹۷۷ء میں ہوا تھا تو میرخلیل الرحمن جیت گیا تھا ۔اب جتنے کا بھی ہوا ۱۹۹۰ء کا مجھے اصل اعداد وشمار یاد نہیں ، کئی کروڑ کا ان پر الزام تھا وہ بھی میرخلیل الرحمٰن جیت گئے تھے ۔ اب اس دفعہ کی میں کوئی پیشنگوئی نہیں کرسکتا کہ کیا ہوگا لیکن ایک پیشنگوئی کرنا چاہتاہوں as a student' کہ مارشل لاء کی حکومت تک جناب صدر ایوب خان صاحب کو اللہ ان کو بخشے میں ان کا بڑا مداح رہا ہوں ۔ انہوں نے پاکستان ٹائم کو take over کرلیا تھا ۔ اس کے نتیجے میں انہیں تو کچھ نہیں ملا لیکن پورا ادارہ تباہ ہوگیا ۔ جب تک آپ مارشل لاء نہ لگاکر کسی ادارہ ابلاغ کو ختم کرنا چاہیں ۔ مارشل لاء بھی آٹھ برس چلے جیسے صدر ایوب کے زمانے میں چلا تھا ، کسی اخبار کو ختم کرنا کسی بڑی سے بڑی طاقت اور حکومت کے لیے بھی ممکن نہیں ہے ۔ اگر جمہوریت کا دور دورہ ہے ۔ تو نقصان اٹھائے گی حکومت ، اگرکسی نے غلط مشورہ دیا ہے حکومت کو تو غلط مشورہ دیا گیا ہے ۔ اور ابھی بھی وقت ہے اپنے رویہ پر نظرثانی کریں ۔ ان سے ٹیکس وصول کریں ، جیسے اوروں کو وقت دیا ہے وقت دیں ۔ نارمل سلوک کریں ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین۔شفقت محمود صاحب وقت کم ہے صرف دو منٹ ۔

جناب شفقت محمود ۔جناب پرویز رشید نے میرا نام لے کر کہا ہے ۔ افسوس ہے کہ ابھی وہ ہیں نہیں کیونکہ ابھی ان کو سینٹ سے resign کرنا پڑے گا ۔ جناب انہوں نے یہ کہا کہ اگر شفقت محمود اور ان کے ساتھی جو ہیں کوئی مثال دے دیں کہ victimization مسلم لیگ یا اس کی حکومت نے کی ہو تو میں سینٹ کی ممبری سے استعفیٰ دے دوں گا ۔

۱۳مئی ۱۹۸۹ء کو لاہور میں ایم ایس ایف کے سٹوڈنٹس نے حکومت کی ایماء پر جلوس نکالا جنگ کے دفتر کے سامنے نعرہ بازی کی اخباروں کو وہاں جلایا گیا ۔

۱۹۹۲ء میں ڈاکٹر ملیحہ لودھی ایڈیٹر دی نیوز کے خلاف sedition کا مقدمہ درج کیا گیا ۔ چونکہ ایک نظم نیوز کے اندر چھپی تھی اس کے اوپر ڈاکٹر ملیحہ لودھی کے خلاف sedition کا مقدمہ چلایا گیا۔ اس کے بعد ٹی ایف سی جس کا انہوں نے ذکر کیا ۔ Friday Times کو ۱۹۹۲ء کے اندر اس وقت کے لاہور پولیس کے لوگ اور سی آئی ڈی کے لوگوں نے وہاں پر جاکر کہا کہ لکھنا بند

کر دو ورنہ تمہارا اور تمہاری فیملی کا تحفظ نہیں کیا جائے گا ۔ بلکہ فون کال کی گئیں کہ باز آ جاؤ ورنہ تمہارا تحفظ نہیں کیا جائے گا۔ اور "جنگ " کی جو مثال جمیل الدین عالی صاحب نے دی ہے کہ by name پندرہ یا سولہ جرنلسٹ کا کہا گیا کہ ان کو یہاں سے نکالا جائے ۔ اگر ان ساری چیزوں کے بارے میں ان کو کوئی شک ہو تو اس بارے میں تو کوئی شک نہیں کہ ڈاکٹر ملیحہ لودھی کے خلاف sedition کا مقدمہ انہوں نے 92ء میں درج کیا ۔ اور پھر کہتے ہیں کہ کوئی ایک مثال دے دو ۔ تو میرا خیال ہے کہ اگر ان میں ذرا غیرت ہوئی تو ان کو ---

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ ان کا یہ کہنا ہوگا کہ ہم نے مقدمہ درج کیا ، حملہ نہیں کیا ۔ جی فضہ جونیجو۔ کوشش کریں کہ پانچ منٹ لیں تاکہ دوسروں کو بھی موقع ملے ۔

محترمہ فضہ جونیجو۔ میری بات پانچ منٹ کی بھی نہیں ہے ۔ یہ بہت ہی افسوس ناک واقعہ ہے جو کہ پیش آیا ہے "جنگ "کے دفتر میں ۔ اس پر میں یہ کہوں گی جناب چیئرمین! کہ واقعہ کی پوری تفصیلات میرے علم میں نہیں ہیں ، اب دونوں طرف کے ممبر صاحبان اس کی تفصیلات بتا رہے ہیں ۔ لیکن اس کا سارا الزام اگر ہم حکومت پر لگا دیں کہ حکومت اس کی پوری پوری ذمہ دار ہے بغیر اس طرف سے کچھ سنے کہ منسٹر صاحب کیا کہتے ہیں تو یہ صحیح نہیں ہوگا ۔ جہاں تک پریس کا تعلق ہے ، صحافت کا تعلق ہے ، چیئرمین صاحب ! ہمارے معاشرے میں صحافت نے ، پریس نے بہت ہی مثبت کردار ادا کیا ہے ۔ اخباروں نے اس ملک کو بنانے میں بہت ہی اہم کردار ادا کیا ۔ اس وقت میڈیا کے یہ سارے وسائل نہیں تھے جو اس وقت موجود ہیں ۔تو یہ اخباریں ہی تھیں اور یہ ہمارے صحافی بھائی ہی تھے جنہوں نے ہمارے لیڈروں کا message پورے برصغیر تک پہنچایا اور یہ ملک تخلیق ہوا جس کے نتیجے میں ہم آزاد ملک میں سانس لے رہے ہیں اور ایک آزاد مسلمان کی حیثیت سے آج یہاں پر بیٹھے ہیں ۔

جہاں تک ویسے پریس کا تعلق ہے تومیں کہوں گی کہ پریس نے عوام میں اور ہمارے ملک میں بہت ہی شعور پیدا کیا ہے ۔ ہمارے اخبارات نے معاشی طور پر بھی،معاشرتی طور پر بھی سیاسی طور پر بھی بہت ہی شعور پیدا کیا ہے ہمارے عام عوام کے اندر ۔ میں سمجھتی ہوں کہ صرف اپوزیشن کی سائیڈ سے ہی سیاستدان نہیں یا گورنمنٹ کی طرف سے سیاستدان نہیں ، ہم سب

ہی صحافی بھائیوں کی ' اخبارات کی بہت عزت کرتے ہیں ' بہت قدر کرتے ہیں اور ہمیں احساس ہے کہ انہوں نے کس طرح کے کردار معاشرے میں ادا کیے ہیں ۔ لیکن اس معاملے میں' میں یہ کہوں گی کہ وزیر صاحب تشریف لائیں اور ہم سنیں کہ ان کا جواب کیا ہے ۔ تو پھر اس پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ آیا ان کا جواب اطمینان بخش ہے یا نہیں ہے ۔ رہی بات آج کے واقعے کی تو اس طرح ہونا نہیں چاہیے تھا اور یہ dues وغیرہ جو بھی ہیں جو ان کی طرف نکلتے ہیں وہ دے دیں گے یا جو بھی ہے ' کل بات clear ہوجائے گی ۔ تو وہ ان سے لے لئے جائیں گے یا دے دئیے جائیں گے ۔ لیکن منسٹر صاحب کے جواب کا ہمیں انتظار کرنا چاہیے ۔

جناب چیئرمین۔ جی رضا ربانی صاحب ۔ باری باری جی ۔ party wise چلتے ہیں ۔ ہر ایک کو موقع ملے گا ۔ مٹھ صاحب ۔OK مٹھ صاحب ۔

جناب بشیر احمد مٹھ۔ جناب' مجھے آپ نے اظہار خیال کا موقعہ دیا اور آپ نے اس ہاؤس کو موقع دیا کہ اس واقعہ پر اور اس trend پر جو اس ملک میں چل رہا ہے ' تمام ممبران اظہار خیال کریں ۔ جناب چیئرمین صاحب ! میں اس کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ آپ کو یہ جتاؤں کیونکہ آپ کو خود پتہ ہے کہ کسی بھی democratic state میں ' کسی جمہوری ملک میں ' معاشرے میں پریس ' جیسے کہ عالی صاحب نے کہا ' یہ 4th pillar بھی ہے ۔ سٹیٹ کے سٹرکچر کا یہ 4th pillar ہے ۔ اور ایک لحاظ سے جتنا کوئی ملک مہذب اور جتنا ترقی یافتہ ہو ' جتنا لبرل ہو ' جتنا democratic ہو ' جتنے اس میں عوام کے حقوق ہوں ' وہاں پر اس کی افادیت اور طاقت بھی زیادہ ہوتی ہے ۔ تو پریس ایک طرح سے ایک ملک کی civiliation یا اس کی maturity یا اس کے mental calibre کا ایک reflection ہے ۔ اگرکسی ملک میں آپ صحافیوں کو زد وکوب کریں گے اور اس کی خبرکسی اور ملک میں جائے گی تو پہلے جو نقشہ مرتب ہوگا تو وہ یہ ہو گا کہ یہ ایک جاہل ملک ہے ' غیر مہذب لوگ ہیں ۔ تو اس سے جو تشہیر ملتی ہے کسی ملک کو ' جس طرح آپ ٹی وی پر دیکھتے ہیں ' میں ان ممالک کا نام نہیں لینا چاہتا ' کیونکہ ان سے ہمارے تعلقات خراب ہوتے ہیں ' مگر ایسے ممالک ہیں جہاں پر روزانہ وہ مارتے ہیں ' وہ شہروں پر چڑھائی کرتے ہیں ' ان کے فوجی آتے ہیں ' دنگل ہوتا ہے تو the first impression we have regarding them is کہ یہ ابھی تہذیب کی اس سٹیج کو نہیں پہنچے جس میں یہ بیسویں صدی کی دنیا تیر رہی ہے اور لوگ

اکیسویں صدی کی دہلیز پر کھڑے ہیں ۔تو جناب چیئرمین ! اگر ہمارے ملک میں پچاس سال کے بعد ہمارا یہ حال ہو کہ ہم نے اس کا structure realize ہی نہیں کیا ہے کہ اس پریس کا مقام کیا ہے تو بہت ہی افسوس کی بات ہے ۔پھر جناب جو یہ واقعہ ہوا ہے اس کے بعد اس کے بارے میں میرے معزز دوست نے کہا کہ یہ پارلیمنٹ کو زیب نہیں دیتا کہ وہ (***) کی طرفداری کرے ۔اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پریس کے لوگ، ان کے نظر میں، جو لفظ انہوں نے استعمال کیا ہے یہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ یہ مسلم لیگ کی موجودہ گورنمنٹ پریس کی کوئی پرواہ نہیں کرتی ۔ اس لئے نہیں کرتی کہ انہوں نے یہ پروگرام یہ بلیو پرنٹ بنایا ہے کہ اس ملک میں انہوں نے رائے ونڈ کی آمریت قائم کرنی ہے ۔اگر ان کو یہ احساس ہوتا کہ اپنی پالیسیوں کی ترویج کے لئے یا اپنے فلسفے یا نظریئے کی پروگریس کے لئے ان کو پریس کی ضرورت پڑے گی اور ان سے اچھے تعلقات قائم کرنا ہوں گے تو وہ ایسے الفاظ استعمال نہ کرتے ۔

تو دوسری بات جو انہوں نے کی وہ کیا کہتے ہیں کہ which is really وہ اس کو مضحکہ خیز کہتے ہیں جی ۔ مضحکہ خیز یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے پارلیمنٹ کو یہ بات زیب نہیں دیتی کیونکہ پارلیمنٹ کا مرتبہ تو اونچا ہے ۔میں جناب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے جو معزز وزیر اعظم صاحب ہیں وہ اس سینٹ ، اس ہاؤس کے بارے میں کیا خیالات رکھتے ہیں ۔ وہ جب دیہات میں جاتے ہیں سندھ ،بلوچستان ،یا پنجاب کے دیہات میں تو وہ ان لوگوں کے سامنے کہتے ہیں کہ میں تو شریعت لانا چاہتا ہوں لیکن یہ سینٹ جو ہے یہ نہیں لانا چاہتا۔

تو اس بات پر، بار بار میں اس کا ذکر نہیں کرنا چاہتا مگر میں یہ کہتا ہوں کہ شریعت تو چودہ سو سال سے یہاں پر عالم اسلام میں رائج ہے ۔اس بل کا تو شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ بل تو اپنے اختیارات بڑھانے کے لئے وہ لانا چاہتے ہیں بلکہ وہ اس جگہ پر اپنے آپ کو بٹھانا چاہتے ہیں کہ جس کا کبھی ان کو خواب بھی نہیں آنا چاہیے ،اپنے گریبان میں ذرا دیکھیں ! کیا وہ اس قابل ہیں کہ وہ اس مسند پر بیٹھیں جس کی وہ بات کر رہے ہیں تو یہ سینٹ جس کی وہ روزانہ بے عزتی کرتے ہیں حالانکہ شریعت میں وہ interested نہیں ہیں ، آپ کو بھی پتا ہے مجھے بھی پتا ہے ۔ کیا وہ اس قابل ہیں کہ وہ شریعت کو face کریں ان کے ساتھی اس قابل

(*** The words expunged by the order of the Chairman)

ہیں کہ وہ شریعت کو face کریں ۔ مگر یہ تو لوگوں کی آنکھوں میں خاک ڈالنے کے لئے ہیں لیکن ہمیں کوئی ڈر نہیں ہے شریعت کے قانون لائیں ہم پاس کریں گے ۔ بہر حال میں تو اس طرف اس لئے چلا گیا کہ انہوں نے پارلیمنٹ کی بات کی جس پارلیمنٹ کا ان کو کوئی احترام نہیں ہے، پریس کا ان کو کوئی احترام نہیں ہے، جوڈیشری کو زدو کوب کیا ۔ وہاں پر بہت معزز لوگوں نے جا کر گالیاں دیں، جو میری زبان پر نہیں آتیں ۔ چیف جسٹس کے دروازے پر لات مار کر جو گالی دی ہے وہ میری زبان پر نہیں آتی ہے ۔ پھر انہوں نے اور اداروں میں بھی intervention کی ۔ بلوچستان کی ہائی کورٹ کے جج کے ساتھ، چیف جسٹس کے ساتھ جو آج کل واقعہ ہوا ہے وہ آپ کے سامنے ہے ۔ تو مطلب میرا یہ ہے کہنے کا مختصراً کہ وہ جناب عالیٰ جو ہیں! وہ فاؤنڈری کے مالک، اتفاق فاؤنڈری سے ابھی وہ خواب دیکھ رہے ہیں یہاں پر بادشاہی بنانے کا، اور یہ بھی اس کی ایک کڑی ہے جو پریس کو وہ مرعوب کرتے ہیں، پریس کو وہ دباتے ہیں، پریس کا گلا دباتے ہیں ۔ پریس کو کہتے ہیں کہ آپ یہ بات لکھیں کہ نواز شریف تو سب سے بڑا عظیم لیڈر ہے ورنہ ہم آپ کے ساتھ یہ کریں گے، وہ کریں گے ۔

جناب ابھی کل! یہ میرے دوست اٹھ گئے دونوں اٹھ گئے ہیں، عبدالرحمان خان ملک میرے بہت دوست ہیں، انہوں نے جب ہمارے وزیراعظم کو بلایا ممہند ایجنسی میں تو انہوں نے کہا کہ میں یہاں طالبان کی طرز کی شریعت لاؤں گا ۔ جب واشنگٹن میں پیشی کے لئے گئے تو توبہ کی اور کہا کہ میں نے یہ بات نہیں کی ہے ۔ ابھی ہمارے انفارمیشن منسٹر یہاں کیا آئیں گے، وہ تو گلی کوچے میں پھر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ کبھی اس نے یہ نہیں کہا ۔ تو پہلے آپ اس شخص کو دیکھیں کہ وہ یہاں کیا کہتا ہے اور وہاں کیا کہتا ہے but his main aim is to have the Raiwind blend of *Shahanshahiat* in this country. اس کے لئے وہ پریس پر دباؤ ڈال رہے ہیں ۔

میں ان کی خدمت میں، صرف اتنا اپنے مسلم لیگ کے بھائیوں کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ جوڈیشری کو بھی مٹائیں گے، پارلیمنٹ کو بھی مٹائیں گے، پریس کو بھی مٹائیں گے تو پاکستان کی بنیادیں تو آپ ختم کر دیں گے ۔ آپ شہنشاہیت کہاں پر قائم کریں گے ۔ تو پھر ایسے کریں کہ ان سب مصائب سے نجات کے لئے، ہم مانتے ہیں کہ ان کو مینڈیٹ ملا ہے ۔ بالکل مینڈیٹ ملا ہے ہم مانتے ہیں ۔ ہاؤس میں ان کی اکثریت ہے تو کیا ان تیرہ

کروڑ عوام میں کوئی ایسی شخصیت نہیں ہے جو آ کر اس مینڈیٹ کو سنبھالے ۔ وہ بے لگام گھوڑا جو انہوں نے مینڈیٹ کا بنایا ہوا ہے وہ کہاں پر جا کر غرق ہو گا۔ اس کو تھوڑا سا لگام دیں یا کسی اور آدمی کو جو اس پر سواری کو جانتا ہو اس کو آگے لائیں تاکہ ملک کو چلائے جی ۔ دوسری بات جی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو سلسلہ ہے پریس کو دبانے کا ، پریس کا گلا گھوٹنے کا یہ تو کافی عرصے سے جاری ہے جی نیوز لائن پر اٹیک ہوا ہم نے اس question کو یہاں پر raise کیا ارشاد حقانی کو threat ملا ، اس question کو ہم نے raise کیا ۔

ہمارے وزیر داخلہ صاحب معلوم نہیں جاگ رہے ہیں یا سو رہے ہیں ، ہمارے وزیر قانون صاحب کے ساتھ محو گفتگو ہیں ، ان بیچاروں سے ہم اگر سوال کرتے ہیں تو وہ ایک ہی نسخے میں اس کا جواب دے دیتے ہیں ۔سوال آپ گندم کریں وہ جواب جو دے دیتے ہیں اور پھر اس پر insist بھی کرتے ہیں ۔ اتفاق سے انفارمیشن کے وزیر اس وقت موجود تھے انہوں نے ہنسی خوشی میں وہ بات گزار دی۔ اس کا نتیجہ آج یہ ہوا کہ the press in Pakistan is really threatened which means that the institution of democracy in this state is really threatened, which means that the Constitution of this country is really in the process of being demolished. آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ ایجنڈا لے کر جو ان کا بلیو پرنٹ ہے ، جو ان کا ایجنڈا ہے ، اس کو لے کر جو ہمارا brother میدان میں اترا ہے، وہ ہمیں کہاں تک لے جائے گا۔ میں بڑے ادب کے ساتھ اور with all the emphasis and seriousness ان سے یہ درخواست کروں گا کہ آپ مہربانی کر کے یہ process جو ہے demolition کا ، institutions کی، judiciary کی، سینٹ کی اور press کی ، اس کو چھوڑیں اگر نہیں چھوڑیں گے تو ملک کی تباہی کے آپ ذمہ دار ہیں ۔ بہت شکریہ جی ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ اس طرف سے کوئی بولنا چاہتا ہے۔ کوئی نہیں جی۔ اب party-wise چلتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اکرم شاہ صاحب پہلے بولیں ۔ شاہ صاحب آپ مختصر کریں تاکہ سب کو وقت مل جائے۔

جناب اکرم شاہ خان۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین صاحب ! بظاہر تو اس ملک میں آئین بحال ہے ، پارلیمنٹ موجود ہے ، آئینی ادارے اپنا کام کر رہے ہیں لیکن جناب

چیئرمین صاحب ! جب آپ اس کو حقیقت میں دیکھتے ہیں تو تحریر و تقریر کی آزادی مفقود ہے جو کہ انسان کا بنیادی حق ہے ،جمہوری حق ہے ۔ یہاں پر مختلف اوقات میں جو کچھ ہوا ، چونکہ کل کے واقعہ پر بحث ہو رہی ہے بالخصوص جنگ اخبار کے دفتر میں جو ہوا ، وہ یقیناً جمہوریت کے لئے ، اداروں کے لئے ، اس ملک میں آئین کی حکمرانی کے لئے ایک انتہائی نقصان دہ عمل ہے ۔ جناب چیئرمین ! یہاں پر question hour میں جناب وزیر داخلہ صاحب بار بار فرماتے رہے کہ مجھے ذرا کراچی سے فارغ ہو لینے دیں ۔ مجھے کراچی کے حالات درست کرنے دیں کیونکہ وہاں دہشت گردی ہو رہی ہے لیکن جناب چیئرمین ! انہوں نے تو بہت سے محاذ کھولے ہوئے ہیں ۔ جنگ اخبار کے دفتر میں کیا دہشت گردی ہو رہی تھی ۔ وہاں تو کسی سے کوئی اسلحہ برآمد نہیں ہوا ۔ وہاں تو ہمارے صحافی دوست قلم اور کاغذ لے کر بیٹھے ہوئے تھے ۔ تو کیا یہ طریقہ کار مناسب تھا کہ وہاں جا کر صحافیوں سے ایف آئی اے کے لوگ معلومات حاصل کریں جس سے اچھے اچھے لوگوں کی جان نکلتی ہے ۔ اگر کوئی معلومات کرنی بھی تھیں تو کیا اس کا یہ proper راستہ تھا کہ ایف آئی اے والے جا کر وہاں بیٹھ جائیں اور دہشت اور خوف و ہراس پھیلائیں۔

تو جناب چیئرمین صاحب ! میں سمجھتا ہوں کہ جس طریقے سے یہاں پر ایمرجنسی نافذ ہے، جس طریقے سے یہاں پر ہمارے ایک صوبے میں گورنر راج نافذ ہے ، جس طریقے سے فوجی عدالتیں بنائی گئی ہیں اور اب جس طریقے سے صحافت پر ، تحریر پر ، لوگوں کو اپنا مافی الضمیر بیان کرنے پر پابندی لگائی جا رہی ہے تو ہماری حکومت ، ہماری سوسائٹی آہستہ آہستہ facism کی طرف بڑھ رہی ہے اور یہاں پر حکومت کا طرز روز بروز facist ہوتا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! ہمارے وزیراعظم صاحب ایک تاجر ہیں ، ایک industrialist ہیں ۔اس پر کوئی پابندی نہیں۔ یہ کوئی بری بات نہیں ہے کہ وزیراعظم صاحب کا کوئی کاروبار ہے لیکن جناب چیئرمین صاحب! جب آپ اتنے کاروبار کے مالک ہیں تو یقیناً کہیں پر آپ کا ادارہ ڈیفالٹ کر جائے گا۔ کہیں پر کوئی دھوکہ یا ڈاکہ پڑ جائے گا تو جب دنیا کا تمام پریس چھاپتا ہے تو ہمارے پریس کو یہ حق ہے کہ وہ ہماری عوام کو بتائے کہ فلاں شخص یا فلاں تاجر یا فلاں industrialist کیا کر رہا ہے۔ اس کے خلاف کیا کیا کیسز ہیں۔ اس نے کیا دھوکہ دہی کی ہے ، اس نے کیا ڈیفالٹ کیا ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی جرم نہیں ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! اب تو ہم یہ مطالبہ کریں گے کہ کل کا جو واقعہ ہوا ہے ، وزیر داخلہ صاحب بیٹھے

ہوئے ہیں ، ایف آئی اے ان کا محکمہ ہے ، ان کا ادارہ ہے تو اس کی مکمل تحقیقات کرائیں اور ذمہ دار لوگوں کے خلاف انکوائری کریں ، ان کو سزا دیں اور" جنگ " کی ساکھ کو جو نقصان پہنچا ہے ، ہمارے " جنگ " کے صحافی دوستوں میں جو خوف و ہراس پھیلایا گیا ہے ، جو عدم تحفظ کا ان میں احساس پیدا ہوا ہے اس کا ازالہ کیا جائے ۔ یہی میری گزارشات تھیں ۔ بڑی مہربانی جی ۔

جناب چیئرمین۔ جی مولانا حافظ فضل محمد صاحب ۔

حافظ فضل محمد ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ بہت بہت شکریہ جناب عالی ! یہ ایک انسانی فطرت ہے کہ جب بھی انسان کی عقل پر اس کی نفسیات کا غلبہ ہو تو اس کے اندر ایک غرور ، ایک احساس برتری ، ایک تکبر ، اس قسم کے احساسات پیدا ہو جاتے ہیں ۔ وہ کبھی اس کو محسوس بھی کرتے ہیں ، کبھی غیر شعوری طور پر ایسے حرکات اس سے سرزد ہوتی ہیں کہ وہ اسے محسوس بھی نہیں کرتے ۔ اگر واقعتاً میاں نواز شریف صاحب " امیر المومنین " بننا چاہتے ہیں ، اگر وہ اس منصب کے مستحق ہیں اور اپنے آپ کو مستحق سمجھتے ہیں تو پھر وہ اپنے اندر وہ صفات دیکھ لیں اور ان کو پیدا کرنے کی کوشش بھی کریں جو ایک" امیرالمومنین " کے لئے ضروری ہیں ۔ جناب عالی ہم سب کو پتا ہے کہ ہمارے اسلام کے خلفائے راشدین کا ایک زریں دور گزرا ہے اور وہ پوری دنیا کے لئے ایک نمونہ ہے ۔ اس میں خاص طور پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور ہے کہ ایک عام صحابی نے خطبے سے روک لیا کہ مال غنیمت سے جو چادریں آئی تھیں ، جو کپڑا آیا تھا وہ اتنا نہیں ہو سکتا تھا کہ آپ کے لئے اتنا لمبا اور بڑا کُرتا بن سکتا تھا لہذا پہلے خطبہ روک دیں اور اس کُرتے کا حساب آپ اس امت کو دیں کہ یہ آپ نے کہاں سے غبن کیا ہے یا چوری تو نہیں کی ہے ۔ انہوں نے خطبہ روک لیا اور اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اشارہ کیا ، انہوں نے مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر تمام صحابہ کو بتایا کہ بھئی میرا جو کپڑے کا حصہ تھا وہ بھی میں نے ان کے حوالے کر دیا تھا ۔ لہذا اس سے اتنا بڑا کُرتا بن گیا ۔ پھر خطبہ شروع کیا اور یہ الفاظ کہے کہ الحمد اللہ الذی مجھے اس ذات کی حمد ہے جس نے اس امت کے اندر وہ افراد پیدا کئے ہیں کہ خلیفہ کو خطبے سے روک کر ایک کُرتے کا حساب مانگتے ہیں ۔ اس نے اس پر اللہ کا حمد بھی ادا کیا ، اس کو ٹوکا نہیں ، اس کو دھمکایا نہیں ، اس کو ڈرایا نہیں ، حالانکہ حضرت عمر کے پاس وہ فوج بھی تھی کہ اس آدمی کو اسی جگہ پر جس طریقہ سے وہ چاہتے ، اسی طرح کا حشر کر

سکتے تھے لیکن یہ امیرالمومنین کی ایک صفت ہے جو ایک مسلمان حکمران کے اندر تحمل ، برداشت، صبر اور لوگوں کی بات کو صحیح طریقے سے سننا اور پھر اس پر عمل کرنا یہ ان کے بنیادی اثاثی فرائض میں شامل ہے۔

ہماری صحافت میں بھی کچھ کمزوریاں ضرور ہوں گی، وہ بھی ہمارے معاشرے کا ایک حصہ ہیں ، لیکن حکمرانوں اور صحافیوں کا ہمیشہ جھگڑا رہتا ہے۔ وہ اس بنیاد پر نہیں ہے کہ تمہارے اندر یہ کمزوری ہے لہذا میں تم پر ہاتھ ڈالنا چاہتا ہوں اور تمہاری اصلاح کے لئے میں یہ کرنا چاہتا ہوں بلکہ حکمرانوں اور صحافت کے اندر ہمیشہ جھگڑا اس بنیاد پر ہے کہ تم ہماری بے جا اور بلا جواز مدحی کیوں نہیں کرتے ، ہمارے ہر ناجائز عمل کو ، ہر بُرے عمل کو ، ہر سیاہ کاری کو تم کیوں زریں الفاظ سے لکھ کر دنیا کے سامنے ایک خوشنما انداز سے پیش نہیں کرتے ، ہمیشہ حکمرانوں کے جو جھگڑے رہتے ہیں وہ اس قسم کے جھگڑے ہوتے ہیں۔اب خصوصاً "جنگ" کے ساتھ جھگڑا چل رہا ہے، مجھے بہت بڑی حد تک یہ یقین ہے کہ یہ اس بنیاد پر نہیں ہے کہ "جنگ" کے ادارے کے ساتھ ان کا کوئی قانونی جھگڑا ہے بلکہ دراصل جھگڑا یہ ہے کہ وہ ادارہ اس کی ہر ہاں میں ہاں ملانے کے لئے تیار نہیں ہے، ان کے تمام کرتوت چھپانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ وہ منظر عام پر لانا چاہتے ہیں اور لا رہے ہیں ۔ اس بنیاد پر ان کے ساتھ جھگڑاہے ۔ جناب اگرچہ ہمارے کچھ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ ملک کا نقصان ہے۔یہ عوام کا نقصان ہے ، نہیں ، یہ حکومت کا اپنا نقصان ہے۔ یہ حکومت خود اس قسم کی حرکتوں سے ڈوب جائے گی اور پچھلے دور میں بھی ہمارے یہاں جو ساتھی ہیں ، پیپلز پارٹی دور میں ان کا رویہ بھی اس وقت اخبارات کے ساتھ اچھا نہیں تھا تو ان کا حشر کیا ہوا۔

تو میں نواز شریف صاحب کو ایک مشورہ دیتا ہوں کہ آپ کم از کم اس لومڑی کی جو ایک مثال ہے اس سے کچھ سبق سیکھیں۔ ایک لومڑی تھی، ایک شیر تھا اور ایک بھیڑیا تھا۔ یہ تینوں شکار پر گئے اور وہاں تین چیزیں شکار کیں ۔ جب واپس اپنی جگہ آئے تو شیر نے بھیڑیے کو کہا کہ یہ چیزیں تقسیم کرو۔ تو بھیڑیے نے کہا کہ یہ ہرن آپ کا ہے۔ خرگوش میرا ہے۔ ایک چھوٹا سا پرندہ تھا، یہ لومڑی کا ہے۔ تو شیر کو غصہ آیا کہ یہ سارے کے سارے میرے حوالے کیوں نہیں کئے۔ تم نے تو میرے ساتھ برابری کا مظاہرہ کیا کہ اپنے لئے بھی کچھ حصہ لے لیا تو شیر نے حملہ کیا اور بھیڑیے کی ران نکال دی اور اس سے خون بہنے لگا ۔ پھر شیر نے

لومڑی کو کہا کہ اب تم تقسیم کرو۔ لومڑی جان گئی کہ اگر میں نے بھی اس طرح تقسیم کر دی تو میرا حشر بھی بھیڑیے والا ہوگا۔ تو لومڑی نے کہا کہ شیر ابا ' یہ ہرن جو ہے یہ آپ کا شام کا کھانا ہے۔ یہ خرگوش جو ہے آپ کا دوپہر کا کھانا ہے۔ یہ پرندہ آپ کا صبح کا ناشتہ ہے۔ شیر نے کہا کہ شاباش لومڑی۔ آپ کتنی عقلمند ہیں - یہ تقسیم تم نے سیکھی کہاں سے ہے۔ لومڑی نے کہا کہ بھیڑیے کی ٹانگ سے میں نے یہ تقسیم سیکھی ہے۔

تو میں نواز شریف صاحب کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ اس قسم کے حکمرانوں کے انجام سے آپ یہ سیکھ لیں کہ جنہوں نے صحافت کے ساتھ ٹکر لی ہے ان کا انجام کیا ہوا ہے۔ لہذا ہمارا ان کو یہ مشورہ ہے کہ آپ صحافت کو بے جا نہ چھیڑیں۔ یقیناً اس حد تک میں اس کے حق میں ہوں کہ پوری دنیا کے لئے، ہر فرد کے لئے ' ہر ادارے کے لئے ضابطہ اخلاق ہو۔ صحافت کے لئے ضابطہ اخلاق ہو۔ پارلیمنٹ کے لئے بھی ہو' سیاستدان کے لئے بھی ہو' بیوروکریٹ کے لئے بھی ہو' فوج کے لئے بھی ہو' عوام کے لئے ہو۔ایک دائرہ کے اندر ہر ایک فرد آزادی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے - لیکن یہ غلط رویہ ہے کہ وہ خوامخواہ اس کو اس پر مجبور کرنا چاہتے ہیں کہ وہ ہماری مداحی کریں اور ہمارے ہر ناجائز کو جائز قرار دیں۔ یہ پھر صحافت کے ساتھ خیانت ہے۔ صحافی اگر اس طرح کرنا چاہیں تو وہ بھی خائن ہوں گے۔ اس ادارے کا جو اصل حق ہے' فرض ہے وہ اس میں ناکام ہوں گے - وہ پھر صحافی بننے اور صحافی کہلانے کے بھی حقدار نہیں ہوں گے۔ میں کہتا ہوں کہ ایک لحاظ سے صحافت تو حکمرانوں کے ساتھ تعاون کر رہی ہے۔ وہ جو عام معاشرے کے اندر پھیلتے ہیں' جاتے ہیں ' عام لوگوں کے جو احساسات ہیں' ان کی جو روش ہے' ان کا حکومت کے بارے میں جو رویہ ہے یا جو ایک فکر ہے' ایک عقیدہ اور نظریہ ہے ' اس کے بارے میں پورے ملک کے عوام کی جو ایک سوچ ہے وہ ان کے سامنے رکھ دیتی ہے۔ یہ تو صحافت کا تعاون ہے اور ان کو چاہیئے کہ اسی سے اپنی اصلاح کرلیں۔ یہ صحافت حکمرانوں کے لئے ایک آئینہ ہے۔ صحافت کے اندر حکمرانوں کو جب آئینے میں اپنا چہرہ نظر آتا ہے تو وہ اپنے چہرے کو دیکھ لیں کہ میرے چہرے پر کتنے داغ ہیں اور کتنے دھبے ہیں۔ ان کو صاف کرنے کی کوشش کریں۔ آئینے کو توڑنے کی کوشش نہ کریں۔ یہ انتہائی حماقت ہے اور بہت بڑی حماقت ہے اور اس قسم کے احمق حکمران ہمیشہ تباہ ہو جاتے ہیں۔ لہذا ہماری دوا بھی ہے' دعا بھی ہے اور مشورہ بھی ہے کہ وہ اس قسم کی حرکات سے باز آجائیں۔

جناب چیئرمین : خدائے نور صاحب ، آپ کچھ کہنا چاہیں گے۔

جناب خدائے نور: شکریہ جناب چیئرمین، کل کا جو واقعہ "جنگ" کے ساتھ ہوا ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ بہت کم ہے۔ صحافت پر قدغن لگانا جمہوریت کے بھی منافی ہے اور اسلام کے بھی منافی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایف آئی اے نے یہ کرایا ہے ، میں تو کہتا ہوں کہ ایف آئی اے کی کیا مجال کہ وہ اپنی طرف سے یہ کرتا، ان سے یہ کروایا گیا ہے، کیوں کروایا گیا ہے وہ بھی واضح ہے کہ اسی دن کے اخبار آبزرور میں ایک خبر چھپی اور فوری طور پر حکومت وقت نے ان کو سبق سکھانے کے لئے یہ حرکت کی۔ بات کی جاتی ہے اسلام کی اور شریعت کی لیکن میں یہاں پر یہ ضرور کہوں گا کہ شریعت اور اسلام کے بارے میں شاید ہماری موجودہ حکومت totally نابلد ہے۔ انہوں نے اسلام کے بارے میں کچھ پڑھا ہی نہیں ہے، نام شاید سنا ہے لیکن پڑھا کچھ نہیں ہے۔ جیسے مولانا صاحب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قصہ سنایا تو حضرت عمر بھی یہی کچھ کر سکتے تھے اگر وہ کرنا چاہتے، وہ اس شخص کو سبق سکھا سکتے تھے جس نے اس پر نکتہ چینی کی لیکن نہیں، انہوں نے ایسی حرکت نہیں کی بلکہ انہوں نے اپنی بات کی وضاحت کی۔ لیکن یہاں پر بجائے وضاحت کرنے کے ان کو سبق سکھانے کا انہوں نے عمل شروع کیا اور میں یہ معذرت کے ساتھ کہوں گا ، میں وہاں بیٹھا ہوا تھا، میں نے یہ بات وہاں سے کی کہ میاں صاحب جو کچھ بھی ہیں، جیسے بھی ہیں ، وہ کسی کی پگڑی نہیں اچھالتے، آج میں اپنی اس بات پر پشیمان ہوں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

آج میں اپنے آپ کو خود جھٹلاتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کہا وہ جھوٹ کہا، آج پہلی بار میاں صاحب نے یہ حرکت کی جو کہ میں کہتا ہوں کہ قابل مذمت ہے، اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ میں treasury bench والوں سے بھی یہ کہوں گا کہ یہ اسلام کے بھی خلاف ہے، جمہوریت کے بھی خلاف ہے، اخلاقیات کے بھی خلاف ہے اور آئین و قانون کے بھی خلاف ہے۔

جناب چیئرمین! یہ جو بھی کوئی ایسی حرکت کرتا ہے وہ اس کے انجام کو بھی دیکھتا ہے، آپ شرعی نظام کی بات کرتے ہیں، کل بھی وہاں میانوالی میں آپ نے یہی کہا کہ آپ کو منظور ہے، آپ کو منظور ہے، میں تو وہاں دیکھ رہا تھا تالیوں کے لئے۔ کیونکہ ان کو سمجھ ہی

نہیں آ رہی تھی کہ یہ کہہ کیا رہا ہے کہ کیا منظور ہے۔ وہ طریقہ نہ اختیار کیا جائے جو اس سے پہلے ان کے پیش رو ضیاء الحق نے اختیار کیا کہ اسلام قبول ہے ' ہاں قبول ہے تو میں پانچ سال کے لئے صدر بنا۔ خدا کے لئے اس ملک پر رحم کریں' اس قوم پر رحم کریں' اسلام پر رحم کریں' اسلام یہ نہیں کہتا کہ اگر انہوں نے ایک خبر چھاپی تو آپ اس پر یلغار کریں' آپ ان کو نوٹس دیں' آج سے پہلے آپ نے انہیں کچھ کیوں نہیں کہا' آپ نے یہ جانچ پڑتال پہلے کیوں نہیں کی آج آپ کو کیوں یہ ضرورت محسوس ہوئی ' صرف یہی وجہ تھی کہ وہ آبزرور میں خبر چھپی۔ تو جناب چیئرمین! میں زیادہ وقت نہیں لوں گا' اس سلسلہ میں' میں ہاؤس سے بھی اور اپنے معزز دوستوں سے بھی کہوں گا کہ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کریں اور آزادی رائے کے حق کو پامال نہ ہونے دیں۔ اسی میں ان کی بہتری ہے اگر انہوں نے یہی حرکت کی تو اللہ جانے ان کا حشر کیا ہو گا۔

جناب چیئرمین : اچھا جی پیپلز پارٹی کی جانب سے کون بولیں گے' جی پہلے جہانگیر بدر صاحب' آپ پانچ منٹ میں کرلیں کیونکہ صرف پانچ منٹ ہی رہ جائیں گے۔

جناب جہانگیر بدر : جناب والا! یہ واقعہ جس کی خصوصی طور پر اس جانب سے زبردست مذمت کی گئی ہے۔ میرا خیال تھا کہ دوسری جانب سے کوئی وزیر صاحب حسب روایات آئیں گے اور وہ اپنا point of view یہاں پر پیش کریں گے۔ حکومت کی طرف سے ابھی تک یہی point of view پیش کیا گیا ہے اور بہت ہی کمزور موقف پیش کیا گیا ہے۔ اس موقف کو میں پاکستان ٹیلی ویژن کا خبرنامہ ہی کہہ سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین! جب جنرل ضیاء کی آمریت کے دوران جمہوریت کی بحالی کے لئے تحریک زوروں پر تھی تو اس وقت بھی یہی ہوتا تھا کہ جب جمہوریت کے لئے جدوجہد کرنے والوں پر تشدد کیا جاتا تو ڈپٹی کمشنر کی طرف سے ایک موقف آ جاتا کہ چند شر پسند عناصر سڑک پر اکٹھے ہوئے جنہیں منتشر کر دیا گیا اور دو کو گرفتار کر لیا گیا۔ جناب اس قسم کا موقف ہی دوسری جانب سے پیش کیا گیا اور اس میں دو پوائنٹ جو ہیں وہ خصوصی طور پر لئے گئے ہیں کہ مسلم لیگ نے آزادی صحافت کو یعنی freedom of the press کو کبھی اپنی تاریخ میں پامال نہیں کیا اور اگر کیا ہو گا تو جن صاحب نے موقف اختیار کیا ہے وہ استعفیٰ دے دیں گے۔ جناب

والا! اس کی روشنی میں جناب شفقت محمود نے چند مثالیں پیش کی ہیں لیکن میں یہاں ہاؤس کے ریکارڈ کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مسلم لیگ تو اس ملک میں حکمرانوں کی لونڈی رہی ہے، اس ملک میں آمروں کی لونڈی رہی ہے اور مسلم لیگ کی موجودہ شکل جس میں آج یہ موقف اختیار کیا جا رہا ہے، اس کو جنرل ضیاء نے shape دی تھی، نئی شکل دی تھی، جس میں آج وہ موجود ہیں۔ یہ ساری کی ساری جنرل ضیاء کی ٹیم تھی جناب والا! جو آج دوسری جانب سے حکمرانوں کی شکل میں کھیل رہی ہے اور میں اس پر زیادہ بات کرنا نہیں چاہتا، میں یہ نہیں کہتا کہ جنرل ضیاء نے وہ پابندی لگائی آزادی صحافت پر، ڈکٹیٹر ایسی پابندی لگایا کرتے ہیں، ہٹلر نے بھی ایسا کیا، مسولینی نے بھی ایسا کیا۔ دنیا کے تمام ڈکٹیٹرز ایسا ہی کرتے ہیں، جنرل ضیاء نے بھی ایسا ہی کرنا تھا۔ لیکن جناب والا! نواز شریف بھی انہی کا شاگرد ہے، ابھی کل ہی کی بات ہے، لوگ تاریخ کو بھول جاتے ہیں کہ ایمرجنسی کے نام پر صرف " جنگ " نہیں، صرف " نوائے وقت " یا کوئی ایک ایسا اخبار نہیں، تمام آزادی صحافت، تمام freedom of the press کو ختم کر دیا گیا، تمام fundamental rights سلب کر لئے گئے۔ اس سے بڑی مثال آج کیا دی جا سکتی ہے، یہ کہتے ہیں کہ مسلم لیگ نے کبھی آزادی صحافت پر حملہ ہی نہیں کیا۔ یہ حملے کو سمجھتے ہیں کہ اس کی بلڈنگ پر حملہ کیا جائے، اور اس کی شفقت محمود مثالیں دے چکے ہیں۔ جہاں پر سپریم کورٹ پر حملے کی مثالیں موجود ہیں، وہاں پر اس کی کیا حیثیت ہے۔ اور یہ freedom of the press یہ دنیا کے تمام آئین، دنیا کے پہلے آئین، امریکہ کا آئین، فرانس کا آئین، وہاں سے لے کر آج تک دنیا میں جتنے بھی آئین بنے ہیں، freedom of the press, fundamental rights ان کا بہت ہی important جزو ہے، بہت ہی important ، کوئی جمہوریت اس کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی، یہ تو پریس کی بات کرتے ہیں، یہ تو تمام جمہوریت کے دشمن ہیں، اس کو ہی ختم کر دینا چاہتے ہیں۔

جناب والا! میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہ رہا، مجھے پتہ ہے کہ آپ نے مجھے اتنا وقت دیا ہے۔ دوسرا جو موقف ان کی جانب سے پیش کیا گیا وہ ہے کہ انکم ٹیکس، سوشل سیکیورٹی، حکومتی واجبات، سرکاری جانچ پڑتال، واہ، سبحان اللہ کیا بات کی گئی ہے ۔ اس ملک کی آبادی کے لحاظ سے ایک فیصد لوگ ٹیکس دیتے ہیں اور یہاں کا حکمران طبقہ ٹیکس نہیں دیتا، دوسری جانب سے بیٹھے ہوئے بتائیں کہ یہاں پر کہا گیا کہ جناب مجھے بھی ٹیکس کا نوٹس آتا ہے، بتائیں کہ کتنوں کو نوٹس آئے، دو ماہ، چار ماہ، ایک سال کے دوران، کل یہ بھی اپنے ٹیکس

کے نوٹس لے آئیں، ہم بھی اپنے نوٹس ادھر لے آتے ہیں، جو اس جانب سے دیئے گئے ہیں اگر ان میں اتنا بڑا تضاد نہ ہوا تو ، یہ پتہ نہیں سیٹ چھوڑ کر جائیں نہ جائیں میں استعفیٰ اسی وقت دے کر چلا جاؤں گا، ورنہ یہ چیلنج ہے ، جو مرضی میدان میں آ جائے۔ کل ہی آپ بھی نوٹس لے کر آ جائیں میں بھی لے کر آ جاتا ہوں۔

جناب چیئرمین ! بات بیان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہاں پر جمہوریت کی یکطرفہ ٹریفک چلائی جا رہی ہے، یہاں پر سرکاری وسائل کو ، یہاں ریاستی مشینری کو میاں نواز شریف اور اس کے ساتھی اپنی عیاشیوں کے لئے اور طاقت کو ایک ہاتھ میں رکھنے کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ خواہ اس کو کسی بل کا نام دیں، خواہ اس کو پولیس کے ذریعے استعمال کریں، خواہ ریاستی مشینری کے ذریعے استعمال کریں۔ ان کی جانب سے جناب والا! ان چیزوں کو اس طرح استعمال کیا جا رہا ہے۔ آپ دیکھیں میاں نواز شریف کے کتنے units ہیں اس ملک میں، تیس units۔ دوسری جانب بیٹھے ہوئے وزراء بھی، پارلیمنٹ کے ممبر ان کے کارخانے دیکھیں، ان کے ادارے دیکھیں، بتائیں، ریکارڈ پر لائیں کہ کبھی کوئی Social Security والا آیا، کبھی کوئی Income Tax والا آیا۔ جناب والا! وہاں پر تو میٹر ریڈر بھی نہیں جاتے، وہاں کے کارخانے چوری کی بجلی سے چلتے ہیں، حکمرانوں کے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ میر شکیل الرحمن اور "جنگ" کے جو ہے Income Tax raider تھا، Social Security لینی تھی۔ آئیں میدان میں آئیں وہ وزیر صاحب آ کے بتائیں ، کوئی تو ایک وزیر آئے، کوئی متعلقہ وزیر نہیں آیا ورنہ اگر کوئی ایسی بات ہوتی ، وزیر آتا، کہتا میں Social Security کا وزیر ہوں، یہ Social Security کی violation ہوئی ہے۔ آ کے کہتا کہ میں Income Tax کا وزیر ہوں ، میں Finance Minister ہوں ، Income Tax نہیں دیا گیا۔ جناب والا! کتنی غلط باتیں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ حبیب جالب صاحب۔

جناب جہانگیر بدر۔ اگر باتیں مکمل نہ کروں تو میری تسلی نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ باتیں ہوگئیں ۔ اصل بات تو آپ نے کر دی ہے۔

جناب جہانگیر بدر۔ اصل بات تو یہ ہے جناب کہ نواز شریف اس ملک میں اپنی dictatorship قائم کرنا چاہتا ہے اور جو لوگ آج اس dictatorship میں حصے دار بن رہے ہیں

تاریخ کی بہت بڑی غلطی کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اچھا۔

جناب جہانگیر بدر۔ کوئی dictator دنیا میں نہیں بچا جناب والا! کوئی ایک مثال بھی دنیا میں نہیں ہے کہ کسی dictator نے survive کیا ہو۔

جناب چیئرمین۔ نہیں بڑے بڑے کرتے ہیں جی۔

جناب جہانگیر بدر۔ کچھ عرصے تک but not for every time۔

جناب چیئرمین۔ بتیس سال، کتنے سال رہا ہے۔

جناب جہانگیر بدر۔ جناب والا! ویسے تو بادشاہ بھی چالیس سال بیٹھتے رہے ہیں لیکن بڑے democratic انداز کے ساتھ اپنی محفلیں بھی لگاتے تھے۔

جناب چیئرمین۔ لیکن پاکستان میں نہیں ہوا۔

جناب جہانگیر بدر۔ جناب duty لگائی ہوئی ہوتی تھی۔ تاریخ میں ایسی مثالیں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ چلیں شکریہ جی۔ حبیب جالب صاحب۔ آپ حبیب جالب صاحب کو موقع دیں time ختم ہو رہا ہے۔ حبیب جالب صاحب۔

جناب جہانگیر بدر۔ ابھی کافی باتیں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ Time ذرا دیکھ لیں، ساڑھے نو بجے ہیں۔ جی حبیب جالب صاحب۔

جناب جہانگیر بدر۔ اگر آپ کا حکم ہے تو میں بند کر رہا ہوں۔ آئندہ میرے ساتھ یہ سلوک نہیں ہونا چاہئیے۔ مہربانی۔

جناب چیئرمین۔ اچھا۔ حبیب جالب صاحب۔ جب آپ پانچ منٹ کہتے ہیں، پانچ منٹ بات کریں تو یہ سلوک نہیں ہو گا پھر اچھا سلوک ہو گا۔ جی جناب حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ Thank you جناب چیئرمین صاحب! ویسے آزادی صحافت کا جو concept ہے یقیناً مختلف طبقات، مختلف حکمران، گروہ اپنے حوالے سے ہی پیش کرتے ہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ صحافت کو state کا independent ستون، بعض دوستوں نے کہا

سٹیٹ کا چوتھا ستون ہے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ state کا ستون ضرور ہے لیکن independent ستون ہے۔ اب اس میں state کے ستون اور government کے ستون میں یہ فرق ہے۔ مسئلہ بنیادی طور پر یہ ہے ، غلطی یہاں سے یہ ہوئی ہے کہ صحافت کو برسراقتدار ٹولہ یا حکمران گروہ ہمیشہ گورنمنٹ کا controlled, well designed, well formulated ستون سمجھنے لگے ہیں، غلطی یہاں سے شروع ہو جاتی ہے۔ اب آپ اس transaction کو دیکھ لیجیئے FIA کی جانب سے یہ جو transaction ہوئی ہے، وہاں گئے ہیں اور record مانگنے کی کوشش کی ہے ، زبر دستی دھمکی، دھونس وغیرہ یہ ایک transaction ہے۔ اگر آپ اس کو دیکھ لیں تو اندازہ یہ ہوتا ہے کہ یہ well calculated تھی well designed تھی اور اس act کا مطلب یہ تھا کہ press کو pressurise کیا جائے۔ مثلاً اس سے دو مقاصد کارفرماں تھے۔ پہلا مقصد یہ تھا کہ press کو خود" جنگ" فورم کو یا" جنگ" گروپس کو subjugate کر کے، انہیں یہ بتا دیا جائے کہ یہ آواز جو جنگ فورم اس وقت اٹھا رہی ہے، دراصل یہ آواز یہاں کے عوام کی ہوسکتی ہے۔ یہ آواز ان طبقات ان افکار کی ہوسکتی ہے جو برسراقتدار نہیں ہیں۔ لہذا" جنگ " جو ہے اس آواز کو قلم کے ذریعے ، media کے ذریعے ،ذرائع ابلاغ کے زریعے dissiminate نہ کرے، اس کی تشہیر نہ کرے کیونکہ اس کی تشہیر کرنے سے جو نظریات و افکار پنپنے لگیں گے وہ 97% لوگوں کے ہونگے۔ اور جو 97% لوگوں کے خیالات و افکار کی کنٹرول آہستہ آہستہ بڑھے گی وہ 3% افراد جو مختلف حوالوں سے یہاں کے لوگوں کو subjugate کرتے ہیں محکوم رکھتے ہیں ان کے وسائل کو لوٹتے ہیں اور وہ کامیاب نہیں ہوسکیں گے ۔ اور دوسری بات یہ تھی کہ یہ بات میں مانتا ہوں کہ جو لوگ حکمران ہوتے ہیں ریڈیو ٹی وی اور مختلف ایسے میڈیاز بھی ان حکمرانوں کے گن گاتے ہیں ان کو mold کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ میڈیا بھی برسراقتدار" گرو" کا ہونا چاہیے جس طرح یہ خام خیالی پیدا ہوئی ہے ۔ لیکن یہ نوٹ کیا جائے کہ پریس جو ہے جس کو ہم صحافت کہتے ہیں ۔صحافت معاشرے کی ضمیر سے جنم لیتی ہے ۔ لوگوں کے مسائل و افکار کے گن گانے لگتی ہے ۔ اور ان تمام مسائل کو یا ان تمام تضادات کو expose کرتی ہے اور وہ جب تمام زیادتیاں exploitation کی شکل میں ہوں یا کسی اور شکل میں ہوں ان کو اٹھاتی ہے اور حتٰی کہ گورنمنٹ کی state running جو ان کے organs ہیں ان کے تمام کرتوت جتنے بھی ہیں یا functions جتنے بھی ہیں ان کی تمام خامیوں کو بروقت اچھالتی ہے اور یہ ہی پریس کا اہم رول

ہے جس کو وہ مارنا چاہتے ہیں ۔ ہمارے منسٹر صاحب بیٹھے ہیں وہ ذرا یہ نوٹ کر لیں کیونکہ
ان کے under ہے یہ پتہ نہیں کس کے under ہے لیکن FIA فی الحال ان کے under ۔
نوٹ کرلیں کہ یہ جو نیچے سے جو پریس کی importance ہے اس ملک کے اندر جو بڑھ سکتی
یقیناً یہی وہ pressure تھا جو مختلف حوالوں سے دیا جاتا رہا ہے مختلف ادوار میں دیا جاتا رہا
پریس کے خلاف صحافت کے خلاف جس کی وجہ سے اس ملک کے اندر وہ جو ہم کہتے
democratic culture نہیں ہے political culture موجود نہیں ہے اخلاقیات کا re develop
نہیں ہو پا رہا ہے ۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ صحافت کو، جو معاشرے کے ضمیر
جنم لینے کی کوشش کرتی ہے اس کو وہاں پر ہی دبانے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ اس کے
پریس کو صرف اس حوالے سے بھی کمزور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے بلکہ پریس کو م
حوالوں سے جیسے کہ اس نے مثال دی ہے ایمرجنسی کا نفاذ کرکے ، آئینی ضمانتیں فر
کرکے، مثلاً ، ایک طرف تو آئینی ضمانت موجود ہے کہ پریس کی آزادی اور اظہار رائے کی آ
انسان کا fundamental right ہے، اس کو کوئی بھی نہیں چھین سکتا ۔ تو میں ان سے پوچھنا
ہوں کہ اس وقت جنگ کو جس طرح سے بتانے کی کوشش کی گئی کہ نہ صرف تمہیں اج
نہیں ہوگی بلکہ دوسرے صحافی بھی سن لیں ۔ جیسے کہ ہماری بلوچی میں ایک مثال ہے (کہتے
کہ سن لے تو، اور کہنا چاہتا ہوں بہو کو)

جناب چیئرمین: یعنی بیٹی سن لے کہنا چاہتا ہوں بہو کو ۔

جناب حبیب جالب بلوچ: ہاں بیٹی سن لے کہنا چاہتا ہوں بہو کو ۔ اب مس
ہے کہ جنگ فورم کو دبانے سے آپ دوسرے اخبارات پر بھی یہ تاثر قائم کرنے کی کوشش
رہے ہیں کہ وہ بھی اس ڈگر پر نہ چلیں۔ تو کیا خیال ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ اس ملک کے
fascist رویوں کو یا fascist خیالات کو جنم دیا جارہا ہے۔

جناب چیئرمین: میں بھی یہی کہتا ہوں، جب جہانگیر بدر کو کہتا ہوں کہ پانچ
ہیں، تو سن لیں اور بھی ۔

جناب حبیب جالب بلوچ: صرف ایک منٹ رہتا ہے، پانچ منٹ کا آپ ذرا
لیں ۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔

جناب حبیب جالب بلوچ: اب یہاں مسلم لیگ کے دوستوں نے کچھ advance
stater ہیں یعنی سابقہ حکومتوں نے جو کچھ کیا ہے وہ ہمارے لئے جائز ہے۔ میرے
mi تو آپ لوگ آپس میں ضائع کر دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے جی ختم کرلیں۔

جناب حبیب جالب بلوچ: اب دیکھیں advance statement انہوں نے دیا انہوں
کہا ہے کہ کیونکہ سابقہ دور میں پیپلز پارٹی کے دور میں یہ کچھ ہوا ہے لہذا ہمارے لئے
ہ جائز ہے۔ خطرہ یہ ہے کہ کہیں وہ یہ نہ کہہ بیٹھیں کہ ہٹلر کے دور میں یہ کچھ ہوا تھا۔
ں کو تہس نہس کر دوں گا اور پارٹیوں کو تہس نہس کر دیا۔ یہ صحافت تو اپنی جگہ پارٹیوں
تہس نہس کردیں۔ یا وہ فرعون کے زمانے میں قرآن کے جو بعد میں آئے تھے ان کے
نسخے جلا ڈالے گئے اس لئے کہ تاکہ کوئی حافظ پیدا نہ ہو۔ دوسری بات انہوں نے کہا کہ
والے information collect کرنے کے لئے گئے، حالانکہ صحافیوں کو FIA والوں کے پاس
ہیے کیونکہ ان کے پاس زیادہ information ہوتی ہیں۔ اب informed لوگ انفارمیشن کے
حافیوں کے پیچھے ہیں تو صحافت کو چھوڑیئے کہ وہ ان انفارمیشنز کو میدان میں لے آئیں
ان پر حملہ کرنے کے۔ آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین! وزیر صاحب، دو تین منٹ کوئی چھوٹی سی بات کرنا چاہیں گے۔

چوہدری شجاعت حسین! کل متعلقہ وزیر صاحب آئیں گے تو وہی جواب دیں گے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب والا! اس موشن کو آپ پہلے dispose of کر دیں۔ اور یہ
ریکارڈ پر آجائے کہ پہلی بار تحریک التواء پر وزیر صاحب نے respond نہیں کیا۔

جناب چیئرمین: وہ اس لئے کہ متعلقہ وزیر صاحب نہیں ہیں۔

The House is adjourned to meet again tomorrow at 10.00 a.m.

(The House was then adjourned to meet again on16th December, 1998at 10.00a.m.)